# چند نسخجات مجربات مفید عام

جسکو بچھو کاٹے ہینگ پانی مین پیسکر قدرے گرم کرکے لگادے **ایضاً** برگ پنواڑ
ایک چھٹانک پیسکر جہان کاٹا ہو باندہے جلد آرام ہوگا پھر کھولدے **ایضاً** قدرے
سانبھر پانی مین گھوٹ کر جسطرف بچھو نے کاٹا ہو اوسکے دوسری طرف کی کان مین چار
پانچ بوند ڈالے اور جہان کاٹا ہے وہان وہ پانی سلے **ایضاً** بسکھپرہ کی جڑ یا چرچٹہ
کی جڑ پانی سے گھسکر سردہی لگادے جلد آرام ہوگا **ایضاً** سیاہ مرچ اور ملتھی ہم تال
گھوٹ کر گرم کرکے لگادے جلد آرام ہو **ایضاً** شیر درخت آک خوب لگا کر اوپر برگ آک
رکھے اور اوپر سے سینکے جلد آرام ہو **دیگر** جسنے افیون کھائی ہو اوسکو مقدار افیون
سے دوچند ہینگ عمدہ پانی مین گھوٹ کر دو تین بار پلادے افیون کا اثر ہرگز نہ ہوگا۔ خواہ
کوکر بھانگرہ کا عرق پلادے مجرب ہے۔ **دیگر** بھانگ کے نشہ کو نالی کی پتون کا عرق
خواہ خشک پتون کو گھوٹ کر پلادے جلد نشہ جاتا رہے یہ افیون کے زہر کو بھی مفید ہے۔
**دیگر** جسکا پیشاب بند ہوگیا ہو بھینس کے کان کا میل پانی مین گھولکر قدرے ناف کے اندر لگادے
اور ناف کے نیچے بہی نیمگرم لیپ کردے فوراً پیشاب ہو **ایضاً** نیم ماشہ شورہ قلمی ۳ تولہ
پانی مین پیسکر پلادے۔ مولی کا عرق ۳ تولہ دودہ مین ملا کر پلادے۔ ریوندی عمدہ ۴ ماشہ کیلا
۶ ماشہ ۳ تولہ گرم پانی مین ملا کر پلادے جلد شفا ہو۔ **دیگر** جسنے سنکھیا کھایا ہو فوراً پھٹکری پانی
مین گھوٹ کر چند بار پلادے یہ سانپ کے زہر کو بھی دور کرتی ہے۔ **دیگر** روغن بیروزہ دو تین
قطرہ اگر موسم گرم ہو شربت مین اور موسم سرد ہو تو بتاشہ مین ایک ہفتہ تک ہر دو وقت کھلادے خواہ
پھٹکری بریان دانہ الائچی کلان ہموزن مصری دونون کی برابر ہر دو وقت چھ ماشہ ہمراہ شیر بادہ گاؤ
کے کھلادے ایک ہفتہ مین ضرور آرام ہوگا مجرب ہے۔ جسکو جمال گوٹہ کھانے سے دست اور قے ہوتی ہون
آدہ سیر دہی مین بتاسہ ملا کر دو تین دن مین کھلادے دست اور قے بند ہوجاوینگے۔ فقط

اول بار ۱۰۰۰ جلد
قیمت فی کاپی ار

جو سچ ہے راستگو اوسکو ہے بہنا
مری بزم مین یہہ ہی رہتا ہے ذکر
کہ خالق کسیطرح ایسا کرے
کہ سب ہر کوئی راستی کو قبول
عزیزو مری ہے یہی ایک پند

تو سب کذب گویون کو یہہ مرتبہ
سے مجہے ہر گھڑی یہہ ہی رہتا ہے فکر
جو ہر شخص اب جہوٹ کو چھوڑ دے
کہ ہو دین و دنیا کی راحت حصول
کرو راستبازی کو دل سے پسند

جگناتھ کی بس یہی ہے دعا
کرے راستی کی ترقی خدا

## تفصیل کتب معہ تعداد قیمت موجودہ نزد مصنف

| نام کتاب | قیمت کتاب |
|---|---|
| دیانند ست پرکشا ستیارتھ پرکاش سمیکشا | ۵ر |
| ویدوار پرکاش | ۲ر |
| اننتو پرکاش | ۲ر |
| مکتی پرکاش | ۲ر |
| دیانند پرلبھے | ۲ر |
| منگل دیو پراجے | ۲ر |
| دیانند کی ودیا اور سورگ سدھی | ار |
| دیانند لیلا | ار |
| دیانند چرتر | ۰ر |
| آریتو پرکاش حصہ اول | ۴ر |
| ایضاً حصہ دوم | ۶ر |
| کوش ہندو ۳۰۰۰ سنسکرت لفظ معہ ترجمہ بھاشا | ۴ر |
| دیوان آفرین | ۲ر |

منشی اندرمن صاحب کی کتابین بہی میرے پاس سے ملین گی۔

المشتہر جگناتھ داس از مراد آباد محلہ دہند ابہوہ

اگر آرسے ہو جہوٹ کو چہوڑ دو ‏ سچائی کی جانب کو منہ موڑ دو

کرو جہوٹ سے ہر گہڑی تم حذر ‏ رکہو راستبازی پہ ہر دم نظر

کرو راستی کو جو تم اختیار ‏ تو راضی رہے تمسے پروردگار

سمجہ لے بڑے کام کی ہے یہ بات ‏ بلا راستی کے نہوگی نجات

مین کہتا ہون تجہسے یہی بار بار ‏ دل و جان سے کر راستی اختیار

جو ہے کذب گو اوسکی عزت نہین ‏ جو ہے لغو گو اوسکی حرمت نہین

کہین کذب گو کو شرافت نہین ‏ مین کہتا ہون سچ یہ ظرافت نہین

سما جون سے ہم کو عداوت نہین ‏ سبہاؤن ہی ہمکو محبت نہین

فقط راستی کے خریدار ہین ‏ جو کچہہ جہوٹ ہی اوس سے بیزار ہین

نہین پیروی کسیکی ہے کام ‏ فقط راستی سے ہے اپنا مرام

جو ہے راستگو وہی استاد ہے ‏ غلط گو سے دل اپنا ناشاد ہے

فقط راستی دل کو مرغوب ہے ‏ فقط راستی اپنا محبوب ہے

فقط راستی اپنا دلدار ہے ‏ فقط راستی اپنا غمخوار ہے

ہمین راستی مثل گلزار ہے ‏ جو ہے جہوٹ وہ مثل پرخار ہے

ہمین راستی سے سروکار ہے ‏ مگر جہوٹ سے ننگ ہی عار ہے

سمجہ راستی کو تو آب حیات ‏ مگر جہوٹ کو جان زہر ممات

جو ہے راستگو وہی انسان ہے ‏ جو کاذب ہے وہ مثل حیوان ہے

جو ہے راستگو وہی حق شناس ‏ تو ہر وقت رہ راستگو کے پاس

کبہی کذب گویون سے الفت نکر ‏ خدا سے نڈر کذب گویون سے ڈر

نکر کذب گویون سے زنہار بات ‏ ہزارون طرح کی یہ کہتے ہین گہات

جو ہے راستگو وہی ہے رہنما ‏ جو ہے راستگو وہی ہے پیشوا

ہر اک شخص کا راست ہو گر کلام ❊ عدالت میں جانے نہ پھر کیا ہی کام
اگر راستی سب کو منظور ہو ❊ ہر اک شخص کا یہہ ہی دستور ہو
تو پھر سب کو آرام ہو ہر طرح ❊ ہر اک شخص خوش کام ہو ہر طرح
کیا جہوٹ نے اسقدر تمکو خوار ❊ کہ سچ کا تمہارے نہیں اعتبار
ہوئی راستی ہند سے ہائے گم ❊ ہوئے جہوٹ سے اپنے بدنام تم
کہاں ہین یہان ایسے دوکاندار ❊ خریدار کو جن کا ہو اعتبار
عزیزو یہہ ہے جہوٹ ہی کا اثر ❊ کہ لے ساہوکار دین جو قرض زر
تمسک لکہے اور گواہی کرائے ❊ رجستری کی خاطر عدالت میں جائے
کرے جایداد اپنی مکفول بھی ❊ ہو مطلب براری کی صورت تبھی
مگر ساہوکارون کو ہے یہہ ہی ڈر ❊ پسند اسکو کرتا نہیں ہر بشر
جو داد و ستد کا کرین روزگار ❊ رہین وہ عدالت مین لیل و نہار
حلف کرکے کرتے ہین جہوٹا بیان ❊ بھلا خوف خالق کا انکو کہان
نہین ہے جنہین لغو گوئی سے ڈر ❊ تو کر انکی صحبت سے ہر دم حذر
جو تو راستبازی سے نافر ہوا ❊ تو پھر ناستک اور کافر ہوا
نہین راستبازی کی مانند تپ ❊ نہین راستبازی کی مانند جپ
نہین راستبازی کی مانند دان ❊ نہین راستبازی کی مانند دہیان
نہین راستبازی کی مانند دہرم ❊ نہین جہوٹ سا کوئی پاپ کرم
سدا راستبازون کی ہوتی ہے جے ❊ سدا کذب گویون کا ہوتا ہے چھے
کیا ہو کسی سے جو تو نے قرار ❊ جہانتک بنے کر وفا اسکو یار
سماج اور سبہا ہو گئین گو ہزار ❊ ہوا راستی کا نہ کچہہ بھی پرچار
ترے پاس ہو گرچہ زر بیشمار ❊ بلا راستی کے نہین ہے وقار

## ہدایت راستی

کرو راستبازی کو تم اختیار — کوئی پاپ ہوگا نہ جھوٹ سے ہتیار
فقط راستی ہی بڑا دھرم ہے — نہ مانند اسکی کوئی کرم ہے
لکھی بیاس نے راستی کی ثنا — ہر اک دھرم سے اسکو بہتر کہا
یہی کہتے ہین وید شاستر پران — نہین دھرم ہے راستی کی سمان
نہین کوئی دنیا مین ایسی کتاب — کہے راستی کو جو کار عذاب
نہین ایسا دنیا مین کوئی بشر — کہے راستی کو جو کار خطر
جسے راستبازی سے انکار ہے — وہی تو دغاباز و مکار ہے
نہ ہو راستبازی مین جو کامیاب — رہے دین و دنیا مین ہر دم خراب
مسلمان یہودی نصاریٰ جو ہین — یہ سب راستی کی بڑائی کرین
بجز راستی جھوٹ ہرگز نہ بول — نہ تو شربت قند مین زہر گھول
ہوا جھوٹ جسکی زبان سے عیان — تو پھر اعتبار اوسکا ہووے کہان
کبھی جھوٹ کو پائداری نہین — کبھی جھوٹ کو استواری نہین
نہین راستبازون کو ہرگز ضرر — نہین راستبازی سے ہرگز خطر
رہے راستبازی پہ جسکی نظر — نہین اوسکو دوزخ کا زنہار ڈر
ہوا جسکا دل راستی پر نثار — اوسے پھر کہان خوف روز شمار
رہ راستی مین قدم تو بڑھا — در خلد ہے تیری خاطر کھلا
سمجھ جھوٹ کو زہر قاتل سدا — عزیز اس سے جان اپنی ہر دم بچا
سمجھ جھوٹ ہی کو جہنم کی آگ — بچا تن کو اس سے سمجھ اسکو ناگ
جو ہو راستبازی کا اسکو خیال — تو پھر خواب مین بھی نہ آئے زوال

کرے عمر بھر گر تو بیجا جستجو — نہ ہوگا مرے سامنے سرخرو

جو شادی کی نسبت ہے امر نہی — دکھا وید مین مجکو تو اب یہی

نہین گوتر مین شادی کرنا بجا — سپنڈون مین ماتا کے ہے ناروا

دکھا وید مین یہ کہان ہے لکھا — وگرنہ مرے سامنے سر جھکا

لکھین شادیان ہشت کا نہ کہان — دکھا وید مین اونکا بھی سب بیان

پرمان آٹھ مانے ہوئی وید مین گر — دکھا اونکو بھی تو مجھے اک نظر

بلی ویشو اور سندھیو پاسن ذرا — ملا وید سے سوامی جی کا لکھا

دیانند جی کا جو ہے یہ کلام — کہ جن جنترون کا ہو پربت پہ نام

ندی نخل نکشتر پہ نام ہو — تو زنہار اوسے نہ شادی کرو

دکھا وید مین یہ لکھا مجکو تو — وگرنہ عبث ہی تری ہاے ہو

جگناتھ بس بند کر اب زبان — بیان دیانند ہے لا بیان

تمت

مسلمان وعیسائی اور بت پرست
کروڑون ہین دنیا مین اے نیکبخت

بس اب اپنے دین کو تو جہوٹا بتا
وگرنہ دیانند سے ہو جدا

وسیل اپنے سوامی کی تسن پہیو تج
نکر سامنے میرے پہر گفتگو

لکہا تیرے سوامی نے یہہ کیا بہلا
ملا سچ مین ہو جہوٹ بہی گر ذرا

تو اوس سچ کو بہی کر نہ ہرگز قبول
بلا شبہہ جان اوسکو بالکل فضول

ملا زہر جس کہانے مین ہو ذرا
وہ کس کام کا رہتا ہے پہر بہلا

ملا ایسے ہی جہوٹ سے سچ جو ہو
تو دونو کو ترک ایکدم سے کرو

ذرا دہیان کر اب ادہر مہربان
سنا تو نے سوامی جی کا یہہ بیان

عمل کر تو اب اونکی تحریر پر
ذرا دہیان رکہہ اونکی تقریر پر

تو کر دل سے اس حکم کو اب قبول
جو مذہب مین انکے ہوا ہے شمول

کتابون مین اونکی ہین جہوٹ بیان
دیا مین نے ہر اک کا تجکو نشان

جو شیدا ہے سوامی جی کے حکم پر
تو اب اونکے سچ کو بہی تو ترک کر

کہ ہے جہوٹ مین انکا سچ بہی ملا
یہہ کہانا ملا زہر کا تو نہ کہا

کسی بات پر کر نہ اونکی یقین
بہلا اصل کا کہانا مناسب نہین

بہلا تیرے سوامی نے یہہ کیا لکہا
کہ ہین مستند بس فقط سنگہتا

غلط ہین بجز وید کے سب کتاب
تو کیون اونکے مضمون لکہی دی جواب

فقط وید ہی جسکو کرین قبول
سوا اونکے امر و نہی سب فضول

تو امر و نہی سوامی جی کے لکہے
دکہا وید ہی مین ذرا تو مجہے

لکہے شانتر دہ اوس نے جو سنسکار
دکہا وید مین اونکو تفصیلوار

مہا پنچ یگیون کی ہے جو دو ہی
دکہا وید مین تو مجہے اوسکو بہی

ذرا مجکو ایمان سے یہہ بتا
ہے ویدون مین ستیارتہہ مین جو لکہا

شمار اوسنے شاکہاؤن کی جو لکھی
مہابہاشیہ سے چار کی ہے کمی

مہابہاشیہ کا وہ بچن خود لکھا
کہ وکہلاتا ہے فرق جو چار کا

خدا کو کہے عالم الغیب جو
دیانند کے دین مین جاہل ہے سو

لکھا آریہ بھی سب نے مین مگر
کہ ہے عالم الغیب پرمیشور

لکھا نام خالق کا نار این آپ
ہوا پھر اوسے کون سا اونکا پاپ

جو نامایینا یہ نسہ کو بہلا
خلاف آپ ہی وید کے لکھدیا

شوائے نسہ کی مذمت لکھی
یجر وید مین تو ہے یہہ منتر بھی

فتح دہوکہہ دینے سے ہوتی ہو گر
لکھا تیرے سوامی نے تو یہہ ہی کر

جو پھر جنگ سے بہاگنا لکھدیا
بہت ہی برا سوامی جی نے کیا

یہہ مفہوم گیتا کا ہرگز نہین
بناوٹ ہے سوامی جی کی بالیقین

سمجھہ یہہ ہی مضمون گیتا کا ہے
کہ واجب نہین بہاگنا جنگ سے

ذرا دیکھیے سوامی جی کا اب شعور
یہہ کیا عقل مین اونکی آیا فتور

کہ مطلب ہے گیتا کا جو صاف صاف
لکھا اوسکو بھی سوامی جی نے خلاف

جو گیتا کے مطلب کو اولٹا لکھا
تو پھر کیا یقین وید کے بہاشیہ کا

لکھی تیرے سوامی نے کیا یہہ دلیل
ہوئے جس سے شاگرد اونکے ذلیل

وہ کرتا ہے سمار خود اپنا گھر
مگر اوسکو مطلق نہین ہے خبر

استیارتھہ ہی مین یہہ منقول ہے
سراسر ترے سوامی کی بہول ہے

کہ ہو دین کروڑون ہی انسان جہان
کرے ایسے دین کو جو جھوٹا بیان

بتائے جو سچا وہ پھر اپنا دین
کوئی جھوٹا دین اوس سے بڑھکر نہین

ہوئی یان سے ثابت یہی بات اب
کہ دین تیرا جھوٹا ہے اور حق ہین سب

ہر اک دین کو اوسنے ہی جھوٹا کہا
بتایا ہے اپنے کو سچا سدا

یہہ ستیارتھ مین پہلے اونسے لکہا
کہ خالق نے روحونکو پیدا کیا

دیانند جی نے جب اوسکو یہہ گیان
انادی لیا تب سے روحون کو مان

جو روحون کو مخلوق بتلائے گا
وہ کب بیدوید کہلائے گا

لکہا پہلے سوامی جی نے بار بار
کتابون مین اپنی بہ تفصیلوار

کہ مکتی سے ہرگز نہین بازگشت
رہینگے وہین وا ایما حق پرست

عطا جنکو خالق نے کی ہے نجات
نہین اونکو زنہار خوف ممات

کیا حوصلہ اونکا پہر کس نے پست
جو لکہہ بیٹھے مکتی سے وہ بازگشت

یہہ ہے وید اور اوپ نشد کے خلاف
کیا حق سے سوامی جی نے انحراف

کہا بیاس کے قول کو بہی غلط
ہے لاحول ستیارتھ پر ہر نمط

دیا مکتی کو جیس خانہ بتا
ترے سوامی نے اوسکو پہانسی لکہا

پڑہے غور سے گر تو مکتی پرکاش
تو ہو تیرے اگیان کا جلد ناش

لکہا پہلے ستیارتھ مین دیکہہ لو
پڑہائے نہین سنگہتا شودر کو

پہر اوسکے لئے وید سے کی ودہی
عجب عقل تہی کچہہ دیانند کی

یہہ لکہتے ہین سوامی جی مہاراج آپ
بنا ہوکے چہٹتا نہین کوئی پاپ

خلاف اسکے اکثر بچن خود سے لکہے
کہ چہٹتا ہے پاپ ایسے اعمال سے

بتا کون سی بات کو سچ کہون
ترے سامنے ہنسکے چپ ہو رہون

جو ہے تجکو تحقیق سے اسکی کام
تو رکہہ یاد ہے راست پچہلا کلام

لکہا ہے پہلے اوپ باس ہین غلط
کئے پہر خلاف اسکے خود دستخط

کہ اوپ باس تین اوسپہ واجب کئے
جنیو کا ہو کرم جس کے لئے

شرتی کے خلاف اوسکا ہے یہہ بیان
زمین کو لکہا ہے جو اوسنے روان

شرتی وہ رتم جسکے سوامی نے کی
دہروا اسمین پرتہوی صریحاً لکہی

سناو ہی بچپن اوپنشد کا لکہا | تو وشن اوپنشد مین تو مجکو دکہا
بچن رسیعی کی جو تعریف کا | دیانند نے اوپنشد کا لکہا
کسی اوپنشد مین وہ ہرگز نہین | ہے قول پر کر تو بالکل یقین
غلط ہین نشان اوسکی ایسے چند | کہان ہوش اوسے جو کہے خود پسند
لکہا تیرے سوامی نے یہہ کیا بہلا | کہ چوٹی کو رکہو خواہ تم سرمنڈا
خلاف اوسکے پہر اوسنے یہہ لکہدیا | ضرور ہے کرین غور اسپر ذرا
نہ لکہا سوتر کو ترک جس نے کیا | مسلمان وعیسائی وہ بن گیا
عزیزو ہے افسوس کا یہہ مقام | کیا دونون کو سوامی جی نے سلام
مسلمان اب اونکو بتاؤگے تم | کہ عیسی کے پیرو کہاؤگے تم
یہہ ہے عقل کا سوامی جی کی فتور | نہین کچہہ ہمارا تمہارا قصور
لکہا پہلے ہے آریہ اوسکا ہی نام | سدا سے ہو جسکا یہان پہ قیام
کیا پہر یہہ سوامی جی نے کیا رقم | ستم ہے ستم ہے ستم ہے ستم
کہ تبت مین پیدا ہوئے آریہ لوگ | لڑائی کا داؤن لگ گیا اونکو روگ
تب اوٹہکے وہان سے یہان آگئے | دیانند جی کہا یہہ فرما گئے
نقیض اونکی تحریر مین آگیا | قصور اونکی تقریر مین آگیا
جو تبت مین پیدا ہوئے مرد و زن | نہ تہا اونمین زنہار کچہہ آریہ پن
کہ اونکا تہا یان سدا سے قیام | تو رکہتا ہے کیون آریہ پہر اونکا نام
دیانند کا دیکہہ عقل و شعور | تو کرتا ہے کس بات پر پہر غرور
بزرگون کو بدنام اپنے کیا | عبث سر پہ الزام اپنے لیا
نہ کچہہ آریہ اپنے کو اب زیبا ہے | بزرگون کو تیرے نہ تہا یہہ وقار
دیانند کو کہتے ہو تم فہیم | نہ سمجہا وہ ویدون کو اول قدیم

وکہا انت کو ویدمین تو سمجھے
تو دونگا مین انعام دو سو تجھے

وگرنہ گرد کو سمجھہ لغو گو..
نہ تھا علم حق کچھ دیانند کو

لکھا ہے وہان ایشور کا طاقت
دیانند کا قول ہے یہہ خلاف

جو سب سے اوسے غیر محدود تو
تو پھر لغو ہے یہہ تری گفتگو

سمجھہ مین تری اسے ہے وہ محدود گر
تو حق سے سراسر ہے تو بیخبر

جو دیوئی منو اسمرتی کا نشان
دیانند جی نے کیا ہے بیان

وکہا مجکو چھاندوگیہ مین تو کہین
پتہ اس کا اوس اوپنشد مین نہین

دکہا ماتریان اسکو بھی تو ذرا
ہے چھاندوگیہ مین کس جگہہ یہہ بھلا

کیا پاٹھ چھاندوگیہ کا چند بار
نہین یہہ شرتی اوس مین ہر زینہار

دیانند کی سربسر ہے خطا
جو شودر او سنے جہان شرتی کو لکھا

جسے سنسکرت مین ذرا بھی ہو دخل
سمجھنے کی مطلب کے رکھتا ہو عقل

وہ چھاندوگیہ مین یہہ بیان دیکہلے
مری حق بیانی کی تب داد دے

سب ہے منڈک مین اگنہوتری کو کہا
غلط ہے دیانند کا یہہ بیان

سمیت پانی اتیادی شترتیونکو جو
بتاتا ہے ماندوکیہ کی لغو گو

نہین لغو گوئی مین اوسکی کلام
کرے کیسے یہہ علم عالم کا کام

نہ ماندوکیہ ایسی بڑی کچھ کتاب
تو کر سکتا ہے پاٹھ اوسکا شتاب

تو پڑہ اوسکو اک بار اے مہربان
تو ہو جھوٹ سوامی جی کا کل عیان

عبث اونکو سمجھے ہو تم ویدوان
یہہ بالکل غلط ہے تمھارا گمان

خبر اونکو جب اوپنشد کی نہین
تو ہو سکتے ہین ویدوان وہ کہین

بیانون کی ہین جب کہانی غلط
تو ہے دعوئے ویدوانی غلط

نہین گرہن کے سلوک وان بیتا
سشروتی مین جوکہ تو نے لکھا

ترے سوامی کو جھوٹ سے شوق تھا | بہت کذب و بہتان کا ذوق تھا

بتا کس نے ایسا کیا ہے رقم | تجھے اپنے سوامی کے سر کی قسم

مرے سامنے جھوٹ گر کچھ کہا | تو پائیگا پھر واقعی تو سزا

گرو اندر من کا میں شاگرد ہوں | تو دم بھر میں جھوٹی کو سو بات دوں

یہ ہے کوچہ نظم میدان تنگ | مری جنگ کا نثر میں کچھ ہے رنگ

دیانند مت کی پریکشا کو دیکھ | استیارتھ کی تو سمیکشا کو دیکھ

دیانند جی کا پیا سے بچار | نظر آئیگی صاف ہی بار بار

دیانند وڈیا کو دیکھے اگر | مرے سامنے پھر نہ ٹھہرے نظر

گرو نے خطا تیرے کیسی یہ کی | لکھی زوجہ بلدیو کی روہنی

ہے اس سے تو واقف ہر اک خاص و عام | یہ بلدیو کی والدہ کا ہے نام

سنی ہوتی گر بھاگوت کی کتھا | تو لکھتا غلط کیوں وہ ایسا بھلا

عجب ہے برہمن کا بیٹا جو ہو | نجانے وہ اتنی سی بھی بات کو

پڑھے ہے جو کہ بچپن میں اکثر کتاب | نہ ہو اتنی سی بات میں کامیاب

اشارہ ہی کافی ہے اے مہربان | کروں کیا زیادہ میں اسکا بیان

لکھا گاے کو اور گدہی کو سمان | دیانند سا کون ہے بدزبان

لکھی جسنے ایکادشی کی کتھا | اوسے سوامی جی نے قصائی کہا

سناتے ہو دنیا کا جو تم حساب | کرو جمع و باقی کی میزان شتاب

ملاؤ اسے اصل سے پھر جو تم | تو دیکھو رقم کتنی ہوتی ہے کم

یہ ہے سہو کسکا بتاؤ ذرا | خطا غیر کی یا قصور آپ کا

گرو دروں کا اس میں ہن کر لیا | ترے سوامی نے دل مگن کر لیا

لکھا اپنی سندھیا میں تو دیکھئے | کہ گایتری چاروں ہی وید میں ہے

جو ہے تجکو دعوی تو سیدا نہین آ
سے مجھے جوہر پرستی اب دکہا

ترا باگھ کمبل کا سب پر کھلا
نہ شمشیر چوبی سے مجکو ڈرا

مرے ہاتھ مین رستی کی ہے تیغ
نہین خوف دشمن جان کا دریغ

کھلے تیرے سب پر مین مکر و ریا
خردمند پھندے مین کون آئیگا

کتھا بھگت پرہلاد کی جو لکہی
عبادت ہے سوامی جی کی اوس مین بہی

اگر اونکا تہا کذب ہی مرام
تو پھر بھاگوت کا نہ لینا تھا نام

استیارتھ مین یہہ اونہون نے لکہا
کہ والد نے پرہلاد کے تنگ آ

تپا کر ستون آگ مین آہنی
یہہ بات اوسنے پرہلاد سے تب کہی

کہ ہے تیرا معبود سچا اگر
پکڑ اسکو ہوگا نہ تجکو ضرر

پکڑنے کو پرہلاد اوسکے چلا
تو دل مین یہہ شک اوسکے پیدا ہوا

بچونگا مین جلنے سے یا اب نہین
تو اوس کھمبہ پر چیونٹی چلنے لگین

ذرا اب تو میری طرف دہیان کر
نڈر مجھسے لیکن خدا سے تو ڈر

ستون آہنی بھاگوت مین نہین
نہین آگ مین بہی تپانا کہین

نہین چیونٹیون کا بہی کچھہ ذکر وان
غلط ہے ترے سوامی کا کل بیان

اگر استگو اسکو سمجہا ہے تو
تو کرامات آکر مرے روبرو

مجھے بھاگوت مین وہ آکر دکہا
جو کچھہ تیرے سوامی نے ہے یان لکہا

لکہی شنکر آچاریہ کی جو کتھا
ترے سوامی کی ہے وہ بالکل خطا

استیارتھ مین یہہ ہی تحریر ہے
یہہ سنیاسی صاحب کی تقریر ہے

کہ دو جین نے زہر قاتل ملا
دیا شنکر آچاریہ کو کچھہ کھلا

نکل آئے پھوڑے بدن پر تبھی
اسی مین غرض جان اونکی گئی

غلط ہے ترے سوامی کا یہہ بیان
یہہ شنکر کی تاریخ مین ہے کہان

سمجھ دل مین کیا اس نے بات بہا — پڑہا کس سے وید انگرا سے جہاد

جو بہاجی کے ششیہ کا ششیہ تہا — بس اوس سے ہی وید انگرا نے پڑہا

سراسر ہے تیرا یہہ مکر اور کید — پڑہا انگرا سے کہ برہما نے وید

سنو ہے یہہ ہوتا ہے صاف آشکار — نہ کر اس سے انکار تو زینہار

کہ برہما نے کل دیوتون کو جپا — جو تہا وید مین نام اون کا رکہا

رہے ہین اوبھون ہی نے شیر اور گرگ — وہ ہین اگنی بایو کے جیسے بزرگ

مین دو دن بحث کو یان پہ ابطل کیا — رسالہ چہپا اسپہ دستاد کا

نشان علم کا جب کہ زنار کو — ترا سوامی کہتا ہے آیا وہ گو

تو پھر ہشت سال اپسر کو بتا — دیا کسلیے حکم زنار کا

نشان علم ہی کا ہے زنار گر — تو واجب ہے تجکو بھی بچہ

کہ ہو علم مین جب کوئی ہوشیار — بنائے تبہی اوسکو زناردار

ہوا اثر مین سالغیلا سے کی پہچان کچھ — ذرا چاہیے اس کا بہی دہیان کچھ

رکھے اوسکو کپڑے دن اوپر سدا — کہ تمنہ کو دیکہتے نہین ہین چہپا

لکہا ہے جو زنار کا سنسکار — عبث ہے ترے سوامی کا دو چار

نہ کایت ری اوسکو سکہانے سے سود — نہ دریا مین قطرہ بہانے سے سود

کیا ہے جو سوامی نے تیرے رقم — چلایا ہے یہہ بہاگوت پر قلم

کہ اکرور جی کنس کے حکم سے — جو متہرا سے گوکل کی جانب چلے

ہوئے ایسے رتہہ مین وہ اسدم سوار — روان تہا جو مانند باد بہار

سحر سے چلے شام کو وان گئے — وہ گہوڑے بہلا کہان ٹہہرے رہے

ہوا ختم سوامی کا جب یہ بیان — تو اب سن کے دہیان کر مہربان

لکہا اسطرح بہاگوت مین نہین — ہے بہتان تیرے سوامی کا یقین

کہ سنکہ پھوٹ اور کف کا زور
دوا ایک کی مارجن کرم ہے
بتائے کوئی یہہ لکہا ہی کہان
غرض سوامی جی کی یہی ہے بیان
کہ ہر کوئی ان کو سمجہہ کر فضول
نرک اور سورگ ویسے مانا نہین
وہ کہتا ہی سکہہ دکہہ کے ہین یہ نام
وہ کٹھ اپنی کو دیکہہ لیتا اگر
جو شت پتہہ کی ہوتی اوسے کچہہ خبر
اوسے معنی وید ہوتے جو یاد
ہین سورگ و نرک خاص لوکون کے نام
پڑہے سورگ شبد ہی جو توا کیبار
مری بات پر تجکو ہو پہہ یقین
یہہ شوبیتا شوتر اوپنشد مین لکہا
وسے سب سے پہلے اونہین وید چار
تو لیتا ہے کیون اگنی بایو کا نام
ہوا ہمکو منڈک سے بہی یہہ عیان
کہ وہ دیوتون سے ہوئے پہلے خلق
تیرا باپ پہلے وید اوسے اونکا پسر
پہر انگیرس کو وید اوسنے دیئے
پہر اوسنے یہہ ودیا پڑہائی اوسے

نہ صفرہ کی شدت نہ بلغم کا زور
مگر تانی کو آپہن وہم ہے
دکہائے کوئی یہہ رقم ہو جہان
نہین خاص پر عام پر ہے عیان
سراسر کرے ترک اور جا بہول
لکہا شاستر کا کچہہ بہی جانا نہین
نہ سمجہو انہین خاص کوئی مقام
تو لکہتا نہ ایسا غلط سربسر
تو گاتا نہ وہ گیت بے تال و سور
تو کیون سورگ سے کرتا ناحق عناد
ہین بیشک یہہ سکہہ اور دکہہ کے مقام
کرے وامن سوامی کو تار تار
کہے قول سوامی کا سچا نہین
کہ برہما کو خالق نے پہلے رچا
یہی ہے تمام آریون کا وچار
برآئے گا کیا جہوٹ سے تیرا کام
تو کر اسکی تحقیق اے مہربان
نہ پہاڑ اسکے برعکس تو اپنا حلق
کہ برہما ہی کا تہا جو بخت جگر
اور انگیرس ستیہ باہ نے لئے
لکہا انگرا سوامی جی نے جسے

ہو پربت پہ یہی نام جسکا کہا ۔ تمہیں اون سے ہی شادی کرنا بجا

برائی ہوئی اس سے دختر مین کیا ۔ نہین کیسلئے اوس سے شادی روا

ذرا اسکا مطلب بتائے کوئی ۔ لکھا وید مین یا بتائے کوئی

رشی اور منی سے جو عالیمقام ۔ رکھے کیون اونہون نے بھلا ایسے نام

مری پستکون مین وہ تفصیل وار ۔ لکھے ہین اگر شک ہو دیکھ ایکبار

بھلا اب مجھے یہہ ہی تو سچ بتا ۔ کہ اس حکم پر ہے عمل بھی ترا

دیانند جی کے ہین جتنے سماج ۔ ہے اون مین بھی اس حکم کا کچھ رواج

سماجی نہین کرتے تعمیل گر ۔ تو سمجھے مین سوامی جی کو بے خبر

سمجھ اونکو بیشک نہ تھی دہرم کی ۔ نہ سمجھین تھے وہ بات کچھ مرم کی

تو لا اس مین بھی کوئی عقلی ثبوت ۔ وگرنہ مرے سامنے کر سکوت

غرض ہوم کی آپ نے یہہ لکھی ۔ کہ ہے بایوشدہی کی اک یہہ ودہی

کیا ہر طرح دہرم کا لوپ ہے ۔ دیانند یون کا ہی لوپ ہے

غرض ہوم سے بایوشدہی کی ہے ۔ یہی بات عقل اور بدہی کی ہے

تو پہر منتر پڑہنے کا کیا کام ہے ۔ یہہ کام آپ کرنے کا کیا کام ہے

کرے کام گر یہہ ملازم کوئی ۔ تو آئے قباحت نہ لازم کوئی

عزیز یہہ سوامی جی کی چال ہے ۔ کیا دہرم کو جسنے پامال ہے

تمہیں دہرم سے اپنے گر کام ہے ۔ تو ویداوپنشد مین جو ارقام ہے

رشی اور منیون کا ہے جو کلام ۔ اوسے راست ہر طرح سمجھو تمام

جو سندھیا مین ہے ارجن ایک کرم ۔ اسی طرح ہے آچمن ایک دہرم

اب انکو بھی دیکھو اوڑاتا ہے وہ ۔ تمہین راہ حق کی بھلاتا ہے وہ

وہ کہتا ہے ندرا نہ آسکے کہین ۔ نہ سستی کسیکو دبائے کہین

نہین مرد سے غیر بھنگی چارہ
گر وجی کا منظور ہے حشکم گرہ
کسی قوم سے اب نہ کر تو گریز
جو حق ہے دیانند کی رسم و راہ
وگرنہ کر ایسے گرو کو سلام
دیانند کی رسم جاری ہو گر
بس آئین نظر برن شنکر تمام
لکہا تیرے سوامی نے یہہ بیخبر
وہ کہتا ہے ویدون مین ہے یہہ لکہا
کرین شادی مرد اور زن ایکبار
شتر لوگونکو زنہار واجب نہین
ہے اب آریون سے مری یہہ ہی عرض
وہ کرتے ہین کیون شادی پہر دوسری
شترلوگون سے نام اونکا کٹ جائیگا
بس اب اونکی شودر مین ہوگی شمار
خلاف آریون کے ہے یہہ اونکا کرم
یہہ کرم اونکا وید کے ہے جب خلاف
ہدایت ترے سوامی کی ہے اک ور
لکہا ہے یہہ ستیارتہہ مین آو کیا
نہ سمجھیں شتر کی نام پر جسکا نام
ندی اور درختون پہ ہو نام گر

کرو اونہین شادی کی رسم اختیار
تو زنہار تو اب کسی سے نہ ڈرو
جو ہو قحدہ زن اور رنڈوہ جہیسز
تو ہر قوم مین کر تو اپنا بواہ
نکراوسکے چیلون سے ہرگز کلام
تو ہو جاے دنیا کی حالت دگر
رہے آریون کا کہین پہر نہ نام
کہ جائز نہین شادی بار دگر
کہ واجب نہین ہے بواہ دوسرا
نہ واجب ہے بار دگر زنہار
کہ شادی کرین دوسری وہ کہین
کہ تعمیل ارشاد اوپر ہے فرض
ہوئی حکم عدولی دیانند کی
دیانندی مذہب اولٹ جائیگا
شترلوگون مین ہوگا نہ اون کو وقار
خلاف آریون کے ہے یہہ اونکا دہرم
تو ہین لوگ سب اونکے لائق مگر اف
تو مردود کی ہے تو کر اوسپہ غور
بتا اسکا مطلب تو مجہکو ذرا
نہین ایسی دختر سے شادی کا کام
تو اوس سے بہی شادی تو ہرگز نکر

جہالت سے سوامی جی کی سربسر
رہی اونکو کچھ بھی نہ گھر کی خبر

سہا پدرشیت اونپہ آتار رہا +
استیارتھ جلوہ دکہاتا رہا

مگر اونکو کچھ بھی نہ آیا نظر +
رہے سوامی جی اسقدر بیخبر

غلط نامہ بھی اسے سب چھپ گیا
نہ سوامی جی کو ہوش مطلق ہوا +

گئے سال بھی چار اسکو گذر +
ہوا معترض اون پہ جب ہر بشر

تو سوامی جی نے تب یہہ نوٹس دیا
کہ کاتب کا ہے سہو اس مین ہوا

یہہ ہے سوامی جی کا سراسر دروغ
نہین جھوٹ کو ہوتا ہرگز فروغ

یہہ جھوٹ اونکا سب پہ تبھی کھلگیا
ہراک نے برا آگے پیچھے کہا

اگر آپمین اب ہو کسیکو کلام + +
تو آسان ہے تحقیق کا اسکی کام +

عبارت کو ستیارتھ کی وہ پڑہے
اور انصاف بہی اپنے دل مین کرے

جو رد و رعایت سے دل پاک ہو
نہ دامن طرفداری سے چاک ہو

تو ہو جائیگا اوسکو فوراً مبین +
کہ ہے جھوٹ سوامی جی کا بالیقین

دیانند جی کا یہہ فرمان ہے
کہ لو زن ہراک مرد و ہر ملک سے

ذرا اونکی تحریر پر غور کر + + +
ذرا اونکی تقریر پر غور کر +

ہدایت پہ اونکی ذرا کر خیال +
نصیحت کا اونکی سمجھ تو مآل +

ترے پیر کا صاف ہی یہہ بیان
عیان ہی یہہ مطلب نہین کچھ نہان

نہین یان پہ ہرگز ہے جائے کلام
نہین یان پہ تاویل کا کچھ مقام +

گرو کا ترے یہہ ہی ارشاد ہے
یہہ ہی اوسکے مذہب کی بنیاد ہے

لکہا اوسنے ہر ملک سے زن کو لو
قبول اوسکو ہر شخص سے تم کرو +

نہین آپمین مذہب کا بہی کچھ بیان
نہین قوم کی قید اصلا یہان

مسلمان یہودی نصارا جو ہو + +
ہراک قوم مین اپنی شادی کرو

مگر یاد رکھ ہے یہہ بالکل غلط ۔ دیانند کا کذب ہے ہر نمط
نہین وید اور شاستر کا یہہ بیان ۔ غلط وان ہی جبکو ہی ایسا گمان
لکھا شلوک جو برن کے باب مین ۔ وہ سوجھا ہے سوامی جی کو خواب مین
جو دیکھے اوسے کر کے تو چشم وا ۔ تو سمجھے کہ مطلب منو کا ہے کیا
تو دیکھے اوسکے ماقبل و مابعد کو ۔ نظر آئے مطلب منو کا ہے جو
سبب ہے وان ذکر انولوم پرتی لوم کا ۔ بر آتا نہین کچھ ترا مدعا
لکھا کرم سے برن ہے وان کہان ۔ ہے بالکل غلط سوامی جی کا بیان
ترے سوامی کی جعلسازی ہے یہہ ۔ دغابازی اور دہوکہ بازی ہے یہہ
کیا شرادہ مردونکا پہلے رقم ۔ پھر اوسکو غلط کر دیا اک قلم
غلط مردونکے شرادہ کو جب کہا ۔ تو لوگون نے یہہ عذر اون سے کیا
کہ لکہا ہے تمنے یہہ تفصیل سے ۔ مرون کے لئے شرادہ لابد کرے
لگے کہنے اپنے لکھے کے خلاف ۔ کیا قول سے اپنے کیون انحراف
کرین کون سی بات پر ہم یقین ۔ زبان ایک جب آپ ہی کی نہین
تو پھر سوامی جی نے سمجھ سوچکر ۔ کیا اشتہر وید کے بہاشیہ پر
کہ جو شرادہ مردونکا لکھا گیا ۔ وہ ستیارتھ مین سہو کاتب ہوا
کرین غور اسجا پہ اہل نظر ۔ یہہ ہے جہوٹ سوامی جی کا سر بسر
ہین ستیارتھ مین شرادہ کے صفحے تین ۔ مرے قول پر کر تو بالکل یقین
لکھا شرادہ کا کرم تفصیلوار ۔ وہان لفظ مردہ کا ہے سات بار
لکھین مردہ کے شرادہ کی خوبیان ۔ کئے فائدے سات اوسکے بیان
کیا سنسکرت اور بھاشا قسم ۔ بھرا ہر جگہہ لفظ مردہ کا دم
عزیزو ذرا غور کی بات ہے ۔ یہہ کاتب کی بھول اک کرامات ہے

تو دس بیس واعظ ملازم رہین — وہ ہر شہر مین وعظ کرتے پھرین

کرین جا کے ہر جا پہ قایم سماج — تو پھر دھرم کا کل جہان مین ہو راج

سماجون مین جب سکا یہ چرچا ہوا — تب اخبار والون نے یہ لکھدیا

کہ واقف ہوا اس سے ہر اک خاص و عام — حفاظت کا چندہ کی مشکل ہے کام

زر چندہ **منشی جی** کے نام کا — جو تحویل مین سوامی جی کی رہا ✤

ملا اونکو وہ بچپنے وقت ضرور ✤ — بتاؤ تو ہے اس مین کسکا قصور ✤

ہوا اک لاکھہ کا اب یہ چندہ اگر — رہے ہاتھہ مین سوامی جی کے وہ زر

وہ آسے اوسی کام مین بالیقین ✤ — یقین اسکا زنہار ہم کو نہین ✤ ✤

نہ آئی رقم لاکھہ کی پھر وہ ہاتھہ — رہی دل کی سوامی جی کے جی مین بات

## دیانند کی تحریرات پر اعتراض

رستیارتھ کہہ تو استیارتھ کو — غلط ہے لکھا تیرے سوامی نے جو

سے لکھے اوس مین مضمون وہ برملا ✤ — کہ آتی ہے کہنے سے جسکے حیا

دیانند مین تھا دیا کا نہ نام ✤ ✤ — دیالو سے ہوتا نہین ایسا کام

لکھا اوسنے گو بد وہ ذرا اب بتا — تھی کچھہ اوسکے دل مین دیا اور حیا

لکھا شرادھ مین پنڈ دو ماس کے — نہین آئین کچھہ وہ دوش اور پاپ ہر

لکھا گوشت کھائے نہ کوئی اگر ✤ — تو دنیا مین بڑھ جائینگے جانور

سے ہے یہ بھی دیانند جی کا کلام — اگر گوشت سے ہوم ہو صبح و شام

یہی ہے دیانند جی کی دیا ✤ ✤ — نہ آئی اونہین ایسا لکھتے حیا

اگر آریون کا یہی کام ہے ✤ — مسلمانون پر کیا پھر الزام ہے

گئی ایک مدت گذر اسکو جب
ہمین قرض دی تہی جنہون نے رقم ٭
وہ دھرمارتھ گر اپنا زر چھوڑ دین
ساہوجن سے نے پھر یہہ انہین لکھ دیا
دل وجان سے ہم کو وہ منظور ہے

**اودی پور** مین پایا یہہ عز و وقار
کبھی اونکی خواہش تھی لیل و نہار
طمع نے کیا جسکے دل مین کہ گھر
نہ ہوا اوسکا دل سیر اس سے کبھی
طمع نے کیا اونکے دل مین قیام
لکھا پھر یہہ سوامی جی نے زود تر
منوکا بچن اوسکو بتلا دیا ٭
منو مین بچن وہ کہین بھی نہین
بہت روپیہ پھر تو آنے لگا ٭
کوئی بمبئی مین جو تھا ساہوکار ٭
مگر یہہ کسیکو نہ ظاہر کیا ٭
رہے یہہ ہی فرمان جاری مدام ٭
بہت پنڈتون کو مین نوکر رکھون
کرین اس مین امداد خاص و عام
پھر اک اور فرمان جاری ہوا ٭ ٭
کہ ہو روپیہ جمع اک لاکھ گر

لکہا سوامی جی نے ساہوجن کو تب
وہ چاہین تو دین پنڈتین اونکو ہم
تو آجاے وہ وید کے خرچ مین
کہ بہتر ہے یہہ مشورہ آپ کا ٭
جو کچھہ آپکے خط مین مسطور ہے
ملے روپیہ نقد دان دو ہزار ٭
کہ آئے کسیطرح زر بے شمار
ملین اسکو ساتون ولایت اگر ٭
وہ چاہے ولایت ملے دوسری
لگی رہنے پھر خواہش زر مدام ٭
کہ سنیاسی کو دیجیے سیم و زر
گرو جی نے چیلون کو سمجہا لیا
دکہائے ہمین جوستا کہین
وہ چھاپہ ہزارون کمانے لگا
جمع کر دیئے اوسکے پینتیس ہزار
کہ ہے اسقدر دان مرا روپیہ
کہ ہو روپیہ کا اگر انتظام ٭
مدد وید کے بہاشیہ مین اوسسے لون
تو ہو وید کا بہاشیہ جلدی تمام
گرو جی نے چیلون سے یہہ ہی کہا
لگائیں کہین اوسکو پھر سود پہ

رئیسون کو چیلے بنانے لگے
گھڑی ہر گھڑی پاس رہنے لگی
قیام اونکا بنگلہ مین ہونے لگا
لگے گھمی ٹم ٹم پہ ہونے سوار
برہمن رسوئی بنانے لگا
پئین رات کو دودھ خود سیر بھر
ہوا چار پینے کا بھی اونکو شوق
وہ ہر دم گلوری چبانے لگے
جو کچھ تیرے سوامی کی گفتار ہے
ریاست کا سامان مہیا ہوا
کرین دوسرے شہر کو جب سفر
جو پھر آپ کا چھاپہ خانہ کھلا
کتاب آپکی وان پہ جو جو چھپی
مدد کو بھی زر خوب ملنے لگا
سماجون کو نوٹس دیا پھر شتاب
جو چندہ کوئی اسمین دہرما رتھ دے
جو دے قرض کے طور پر کچھ رقم
غرض سب سماجون مین چندہ ہوا
لکھے پانچ اور تین دے جو صفر
جو پھر پستکین بیاکرن کی چھپین
نہین قرض خواہون کو پستک گیا

ہر اک جا سے نذرانہ آنے لگے
وہ کانون مین کچھ اونکے کہنے لگی
دوشالے ہوئے زیب تن بے بہا
خدا نے دکھایا یہہ روز بہار
بہت عمدہ کھانے پکانے لگا
لازم کرین پانی پیکر گذر ٭
ہر اک چاٹ کا ہوگیا دلکو ذوق
رئیسون کی صورت بنانے لگے
کہان اوسکی مانند رفتار ہے
جو تھا دل مین ارمان وہ پورا ہوا
تو چیلون کو دین تار سے وہ خبر
تو قارون کا گویا خزانہ کھلا
تو قیمت بھی اوسکی اوٹھی چوگنی ٭
سب ارمان دل کا نکلنے لگا
کہ مین چھاپنی بیاکرن کی کتاب
عوض اوسکا خالق سے اوسکو ملے
اوسے پستکین دینگے بدلے مین ہم
وہ فی الفور سوامی جی پہ آگیا
ہو معلوم اس چندہ کا اوسکو زر ٭
سماجون مین وہ چوگنون سے بکین
نہ تھا عہد شکنی کا کچھ اون کو ڈر

اوسے دور جنگل مین جا کر کہین — چلے آپ چھوڑ کر بس وہین +
جنہین عقل ہے اونسے ہے التماس — کرین غور اندک یہان حق شناس
نہین کچہ سماجی سبھی مالدار + + + — بہت تنگ ہین اوسبے روزگار
نکمی کا جنہین استنے مقدور ہو — بجالائین حکم دیانند کو +
وہ مردون کو جنگل مین ڈالین اگر + — نتیجہ ہو کیا اسکا اے بیخبر
چرند اور پرند اونکا تن کہاینگے — کہین سے کہین گوشت لیجائینگے
سڑینگے بدن اونکے جب مہربان — تو بدبو سے ہوگا پریشان جہان
جہان ہیضہ صاحب کا ہوگا گذر — رہیگا نہ وان باقی نام بشر +
ہزارون ہی بیماریان آئینگی — وہ دنیا کو دم بھر مین کہا جائینگی
جہان لاشہ پر لاشہ ہوگا پٹا — کوئی کسطرح ہوگا اوسجا کھڑا
نظر خواب مین بہی جو آئے وہ جا — تو دم بھر مین غالب ہے جان ہو جدا
دیانند جی کا یہہ دیکھو شعور + + — سبب کس بات پر تم کو اتنا غرور
ہدایت یہہ سنیاسی کو سب پہلے کی — کہ رکھے نہ پاس اپنے زر کو کبھی +
زر و سیم سے رکھے ہر دم حذر — فقیری مین آتا ہے اس سے ضرر
کسی چیز سے وہ نہ الفت کرے — فقط اپنی رب سے محبت کرے
کرے شہر مین وہ نہ ہرگز مقام + + — درختون کے نیچے ہے لازم قیام
رکھے پارچہ اپنے تن پر خراب — فقیرون کو واجب نہین آب و تاب
کرے ایک برتن سے اپنا گذر — گداگر کو واجب نہین بیشتر + +
گرہستی جو فارغ ہون کہا کر طعام — تو بہکشا کی خاطر وہ جائے مدام
کیا خواہش نفس نے پہر جو زور — تو سوامی جی کے دہین آیا کچہ اور
لکہا تھا جو سنیاسی کو پیشتر — کیا اوس سے سوامی جی نے اب حذر

ذرا غور کر اونکی تحریر پر ٭ ٭
زنا کی ہدایت وہ کرتے ہین عام
کرین کب قبول اسکو اہل شعور ٭
اب اس بات پر بھی ذرا غور کر ٭
وہ ہم بستری دوسرے سے کرے
کہین حاملہ گو بھی پھر حمل ہو
دیانند کی بس یہی پند ہے
دیانند جی نے ہے یہہ بھی لکھا
کرے غیر سے وہ بھی حاصل پسر
سمجھ دلمین گر ہے تو مرد ذکی ٭٭
زنا کی سراسر ہدایت ہے یہہ
حیا کو بھی یان پر حیا آے ہے
ہو جوشش مرد سے ایک زن سرفراز
نہ غیرت مین فرق اوسکی آئے ذرا
ہے مذہب کو ایسے ہمارا اسلام
دیانند کی اودرشن اک دلیل ٭
دیانند جی کی ہدایت ہے یہہ
دیا آرڈر اوسنے یہہ کیا فضول
وہ کہتا ہے مردہ کو سمجھے نکے اگر
اگر روغن زرد اتنا نہ ہو ٭٭
ندی مین بھی اوسکو بہائے نہین

ذرا غور کر اونکی تقریر پر ٭٭٭
نیوگ اوسکا ظاہر مین کہتے ہین نام
دیانندیون سے نہین گرچہ دور ٭
کر شوہر سے ہے حاملہ زن اگر ٭
تو کیسے پسر دوسرا پھر جنے ٭٭
یہہ کیا خبط سوجہا دیانند کو
اسی پند سے وہ خردمند ہے
کر خاوند ہو جسکا زحمت رسا ٭
ہے ورثہ کا مالک وہ سخت جگر
دیانند جی نے یہہ کیا پند کی ٭
شریفون کے حق مین قیامت ہے یہہ
جو بے شرم ہے وہ نہ شرمائے ہے
رہے پھر بھی اوسکو درِ خلد باز
نہ شوہر کو ہو جائے شرم و حیا
نہین جسمین فرق حلال و حرام
جسے تنکے ہو شاد سمجھا عقیل
ہدایت نہین اک قباحت پر یہہ
نہین کرتے چیلے بھی جسکو قبول
تو گھی بیش سیر اوسپہ ڈالے بشر
جلائے نہ زنہار تو لاشہ کو
زمین مین بھی اوسکو دبائے نہین

# آغاز داستان

نیوگ ایک عورت کو اس مرد سے
لکھا ہے عزیزو دیانند نے

پتی مر گیا یا ہو بیمار گر *
تو پیدا کرے زن کسی سے پسر

گیا جسکا شوہر ہو پردیس کو
گذر جائے مدت مقرر ہے جو *

تو پھر زن کو حاصل ہے یہ اختیار
کرے وہ کسی شخص پر جان نثار

شمار اوسکو خاوند اپنا کرے
نہ دنیا کے لوگوں سے اصلا ڈرے

کرے اوس سے اولاد حاصل ضرور
نہیں اسمیں عورت کا ہے کچھ قصور

یہہ تحریر کا اونکی ہے اختصار
کروں کیا بیان اوسکو تفصیلوار

دیانند جی کا یہہ ارشاد ہے
دیانندی اس سے ہر اک شاد ہے

جب آجائے خاوند پردیس سے
تو اوس دوسرے شخص کو چھوڑ دے

رہے اپنے خاوند کے ہمرہ وہ پاس
نہیں اسمیں زنہار جائے ہراس

جو زن حاملہ اپنے شوہر سے ہو
دل اوسکا اگر چاہے تب مرد کو *

نیوگ اوسے کرکے وہ بے خطر
کرے پیدا اوسکے لئے اک پسر

مری عقل یاں ہر طرح دنگ ہے
دیانند جی کا نیارا رنگ ہے

دیانندیوں کا یہہ دعوی ہے آہ
کہ تھے عقل و دانش کے وہ بادشاہ

غرض اونکی بہبودی ملک تھی
وہ کہتے تھے دنیا سے رسم بدی

مگر میں جو کرتا ہوں کچھ دیکھیں غور *
نظر اسکے برعکس آتا ہے اور *

مجھے صاف ہوتا ہے یہہ آشکار
نہ تھی عقل سوامی جی کو زنہار *

نہ تھے عقل و دانش سے وہ بہرہ مند
نہ تھی سود مند اونکی زنہار پند

اگر تجھکو کچھ بھی ہے عقل و شعور *
تو سمجھا اونکا میں سمجھے اب ضرور

کتابون میں ہمارے ملک میں جھوٹے بیان
کرون سب کم وکاست مین انکو نقل
کرون سوامی جی کا بیان خوبیان
جو شاگرد اوسکے ہوئے بالیقین
دیانند کو کہتے ہین وہ رشی ❊
نہ معلوم ہے باپ کا اوسکے نام
کھلا حال اب تک نہ کچھ ذات کا ❊
کسیکی غرض کچھ نہین ذات سے
سو تحریر سے اونکی ہے وہ عیان
جو جبود مین ناگری سے مگر ❊
زمانہ کا دیکھا جو کچھ انقلاب
کہ ہو حق و باطل کی سبکو خبر
کرم اپنا مجھپر کرے اب خدا
رہے مجھپہ اوسکا ہمیشہ کرم ❊
جو صاحب مری مثنوی کو پڑھین
کہین راستی سے نہ ہرگز خلاف
غلط نظم مین میری پائین اگر ❊
مری مثنوی سے جو ہون شادمان
شروع اب مین کرتا ہون وہ داستان
کرے اسکو پرماتما اب قبول

ہوئے جس سے گمراہ خورد وکلان
تعصب کو زنہار ہے یان نہ دخل
کہ تا راز پنہان ہو سب پر عیان ❊
غرض حق و باطل سے اونکو نہین ❊
تھی بالکل جسے شاستر سے گمرہی ❊
نہ معلوم ہے اوسکا اصلی مقام
یقین مدعی کی نہین بات کا ❊
مگر سب کا مطلب ہی حق بات سے
کیا مین نے بھاشا مین بالکل بیان
رہے اونکے اوصاف سے بیخبر
لکھی مین نے اس سے پہلے ردو کتاب
کرے جھوٹی باتون سے ہر اک حذر
مری اوس سے ہے بس یہی التجا
نہ ہو مجھکو زنہار رنج والم ❊
نہ زنہار دور عایت کرین ❊
جو حق بات ہے وہ کہین صاف صاف
نہ ڈالین نظر اوسپہ اہل نظر
ستیارتھ پرکاش سے دو سرو نکو ہر آن
دیانند جی کا ہے جسمین بیان
تو ہو مدعا میرے دل کا حصول ❊

نہین ابتدا جسکی اور انتہا     نہین جسکا ثانی ہے اوسکے سوا
نہ دشمن ہے جسکا نہ محبوب ہے     جو کل خلق کا ایک مرغوب ہے
گدا جسکے گھر کے شہنشاہ ہین     اطاعت مین جسکی خود راہ ہین
مہ و مہر کو روشنی جسنے دی *     زمین بے ستون جسنے استادہ کی
زمین پر کیا جسنے بحر عظیم     ہین خاموش قدرت مین جسکی فہیم
نہ ہے وہ سفید اور نہ کالا ہے وہ     ہر اک رنگ سے لیکن نرالا ہے وہ
ہر اک گل سے ہے اوسکا جلوہ عیان     ہر اک خار کرتا ہے اوسکا بیان
وہ ظاہر ہے ہر جا پہ ہر جا نہان     عیان ہے ولیکن نہین ہے عیان
خرد ور ہے تو اور اگر ہوشیار     تو رہ اوسکے سجدے مین لیل و نہار
جھکا سر اوسیکو اگر عقل ہے     جھکا جسکے سجدے کو ہر نخل ہے
وہ ہے سب کے نزدیک اور سب سے دور     ہر اک شے سے ظاہر ہے اوسکا ظہور
جھکا سر اوسیکو تو اے مہربان     ملک سر جھکاتے ہین جسکو ہر آن *
مری اوس سے ہے بس یہی التجا     مجھے اپنا عرفان کر تو عطا
مین بندہ ہون اور تو ہے میرا خدا     مجھے بار عصیان سے جلدی چھڑا
جدا تجھسے ہون پر نہین ہون جدا     مرے دل پہ تو رنگ اپنا چڑھا
تعصب طرفداری آسے نہ پاس     خدا یار ہون مین سدا حق شناس
تعصب کا دل پر نہ آسے نشان     رہون حق کی تحقیق مین ہر زمان
قلم کو مرے زور کر دو عطا     کہ دشمن سے کہے مرحبا مرحبا
مری حق بیانی کی وہ دہوم ہو     عدو لغو گو کو کہے لغو گو * * * *
مری حق بیانی کا ہووے اثر *     کرے لغو گوئی سے دشمن حذر
سمجھانی دیانند کی اب لکھون     غلط گوئی کو اوسکی ظاہر کرون

اگر اپنے گرو کی پر ہوا ہے توفیق ایسا
کہ میری حق بیانی پہ نہین سستا دیانندی

بھلائی راستی مین ہے اسے منظور کر دل سے
نہ کام آئیگی کچھ مکر و ریا اصلا دیانندی

سمجھ لے دین و دنیا مین عمل ہی کام آئیگا
لکھا جو شاستر مین اوسکو مت جھٹلا دیانندی

قصیدہ یہ سنا سب کو اسیکا آج دے لیکچر
ہمیشہ اپنی محفل مین اسی کو گا دیانندی ٭

مطالعہ جو کتابون کا مری اک بار کر لیوے
پھر اوسکے سامنے ہرگز نہ آئیگا دیانندی

جگناتھ اب کوئی اردو مین لکھے مثنوی ایسی
کہ جسکو دیکھکر فی الفور ہو سیدھا دیانندی

# مثنوی

परमात्मा जयति

پربرہم کو سر جھکاتا ہون مین ٭ ٭
ادی سے دل اپنا لگاتا ہون مین

کیا جسنے پیدا زمین و زمان
ہوا جسکی قدرت سے کون و مکان

جو کل خلق کا ایک معبود ہے
جو کل خلق کا ایک مسجود ہے

نہین جسکے زنہار ماں اور باپ
ہے لیکن جو کل خلق کا باپ آپ

جو ہے جسم سے ہر طرح سے بری ٭ ٭
فرشتون پہ بھی جسکو ہے برتری ٭

نہین ہاتھ اور پانون سے جسکو کام
نہین آنکھ اور کان کا جسکے نام ٭ ٭

غلط ہین عقل مین تیری اگر بھاشا کتابین کل
کدہی اور کاسے کو لکھا برابر تیری سوامی نے
ریاضت سے رو گردان گرو تیرا خوشی اوسکی
خلاف وید تو شادی مکرر اپنی کرتا ہے
غلط تو کل کتابون کو سوا ویدون کے سمجھا ہے
نہین حق وراثت کی کہین تفصیل ویدون مین
دکھا تو سنگھتاؤن مین ذرا اوسکو بھی اب مجکو
وہی بلی ویشو کی جو کچھہ تیرے سوامی نے لکھی ہے
سپنڈ اور گوتر کا بتلا کہان ہے ترک ویدون مین
کہان تشریح ویدون مین ہے سولہ سنسکارون کی
یہہ لکھتا ہے گرو تیرا کہ مردہ کو جلائے جب
نہ ہووے گھی اگر اتنا تو ہرگز مت جلا اوسکو
ذرا انصاف کر دیمین اگر کچھہ عقل ہے تجکو
پڑینگے اسطرح مردے اگر دشت و بیابان مین
بس اب ان جھوٹی باتون مین نہ آئیگا کوئی ہرگز
ترے مرشد کی باتین لکھتے مجکو شرم آتی ہے
عبث دشنام دیتا ہے بھلا ہے تو کیون مجکو
خطائین سر بسر سرزد ہوئی ہین تیرے سوامی سے
کے دکھلائین ہم جو ہر بھلا اپنی طبیعت سے
مین سمجھاتا ہون آیا رہ کہین دہو کہا نہ کہا جاتا ؛
تعصب و طرفداری نے قبضہ کر لیا تجپہ

غلط تیرے گرو کی بھی ہوئی بھاشا دیانندی
وہی تیرا عقیدہ ہے کہ کچھہ بدلا دیانندی
اگر ست شاستر سے سچ کہہ ہے ثابت کیا دیانندی
تو پھر تو وید کا پیرو نہین اصلا دیانندی
تو بس ویدون سے کل مطلب نکال اپنا دیانندی
عدالت سے ہوا خارج ترا دعویٰ دیانندی
جو ہے ستیارتھ مین تفصیل جرمانہ دیانندی
دکھا ویدون مین تو مجکو جو ہے سچا دیانندی
تو شادی ہشت گانہ بھی وہین دکھلا دیانندی
پتہ وان ایک کا بھی تو نہین لگتا دیانندی
تو سست آثار گھی اور سیر تو کر سوا تا دیانندی
کہین جنگل مین جا کر دور بس چھوڑ آ دیانندی
جہان مین اس سے آئیگی بلا کیا کیا دیانندی
تو ہوگی نیست اور نابود کل دنیا دیانندی
کہ تیری لغو گوئی کا ہوا شہرہ دیانندی
کیا مجبور جب تو نے بڑا لکھنا دیانندی
اگر کچھہ علم رکھتا ہے تو سمجھہ آ دیانندی
تو پھر کس بات پر اوسکی ہوا شیدا دیانندی
کوئی اہل سخن ہم کو نہین ملتا دیانندی
پھرے ہے ہر گلی کوچہ مین بہکاتا دیانندی
غرض تحقیق سے اصلا نہین رکھتا دیانندی

غلط ہے داستان سومناتھ اوسنے جو لکھی ہے — کسی تاریخ مین در نہ مجھے دکھلا دیانندی
لکھا ہے رد بتی کو نہ وجہ بلدیو غافل سنے — غلط سمجھا جو کچھ سمجھا ترا سولا دیانندی
وہ تعین بلدیو کی مادر ہر اک ہندو پہ ظاہر ہے — بہت بھولا ترا مرشد بہت بھولا دیانندی
لکھا خود شراُدہ مردون کا غلط سمجھ اوسکو بتلا — وہ عالم تھا کہ جاہل تھا تو ہی فرما دیانندی
مسلمان اور عیسائی کی مانند اوسکو لکھا ہے — شکیبا اور شوہر کو جسنے نہین رکھا دیانندی
مگر سوامی جی دونو ہی کو اول کرچکے رخصت — کہون اونکو بھلا کیا مین تو ہی بتلا دیانندی
تو کہتا ہے کہ ہرگز باپ بن بھوگی نہین جیتا — خلاف اسکے کتابون مین تری لکھا دیانندی
نیوگ اپنی بہو بیٹی کو دس مردون سے بتلائے — پڑا ہے عقل پر پردہ تری یہہ کیا دیانندی
تو ہو پردیس مین اور زن پسر پیدا کرسکتی ہے — اگر دسنے ترے اچھا منتر سکھلایا دیانندی
جسے ہو حمل خاوند سے نیوگ اوسکو بھی جائز ہے — کرے پیدا نیوگی سے وہ اک بیٹا دیانندی
دوبارہ حاملہ کو حمل قایم ہو نہین ممکن ٭ ٭ — یہی بدھی تھی سوامی کی یہی ودیا دیانندی
زناکاری کی اس فرقہ مین بس تعلیم ہے بالکل — نکیون شیدا دل وجان سے ہو پھر اسکا دیانندی
نشان علم جب تونے کہا زنار کو عاقل ٭ — تو پھر کیون حکم کم سن کو دیا اسکا دیانندی
دیا شنکر کو بش کس نے لکھا دکھلا کہین مجکو — غلط ہے تیرے سوامی نے جو کچھ لکھا دیانندی
ندی پر نخل پر کشتر پہ ہو نام جس زن کا ٭ ٭ — بھلا کیون اوس سے پھر شادی ہے ناز یبا دیانندی
لکھی تعداد سوامی جی نے دنیا کے جو برسون کی — کرو دون ہضم کر بیٹھے تو کچھ سمجھا دیانندی
قدامت جسکی ہے یان پر اوسکو آریہ کہتا ہے — تو پھر کب آریہ جو تبت مین ہو پیدا دیانندی
لکھا سا کن کہین پرتھوی کو متحرک کہین لکھا — ہوا کیون ایسے غافل کا تو مت والا دیانندی
ہوا ہے منو کے جو دشا بد نون کی کہتا ہے — وہ بالکل لغو ہے ورنہ مجھے سمجھا دیانندی
لکھا ہے آچمن اور مارجن کا اوسنے جو مطلب — وہ کر ہون کے اوڑانیکو ہے اک ہو کہا دیانندی
لکھا پر اتما کا نام نارائن جب اوسنے خود ٭ — ترا سمجھا جو سمجھ اوسکو برا سمجھا دیانندی

परमात्मने नमः

# قصیدہ

عزیزو اک نیا فرقہ ہوا پیدا دیانندی
کریں ہیں شاستر کو اپنے عبث رسوا دیانندی

خزاں میں ہاسے کیوں تجکو ہوا سودا دیانندی
گریباں چاک کرتا ہے عبث اپنا دیانندی

بلائی گھوٹ کر بوٹی گروؔ نے کیا ترے تجکو
ہوا مدہوش دم بھر میں جو تو ایسا دیانندی

رشی منیوں سے کر منتوں میں خلاف دید کہدینا
نہیں یہہ کار شیطانی تو ہے پھر کیا دیانندی

گروؔ نے تیرے خود ستو بار مکتی کو لکھا ابدا
لکھا پھر لوٹنا وہاں سے یہہ کیا سوجھا دیانندی

لکھی روحوں کی پیدایش گروؔ نے دیکھ لے تیرے
پھر انکو غیر حادث اوسنے کیوں مانا دیانندی

لکھا ستیارتھ میں گو بدھ بھی اوسنے نا کیا کہیئے
لکھے ہندو کا بیٹا کب بھلا ایسا دیانندی

لکھا ہے گوشت سے ودوقت کرنا ہوم بھی اوسنے
بسا اب ایسی خوشبو سے تو گھر اپنا دیانندی

لکھے اوسنے بچن جن جن کتابوں کے حوالے سے
نہیں وہ اون کتابوں میں ذرا اشرا دیانندی

دکھا تو دید جو سچے ہیں بھلا تو منتر گایتری
شرتی چہاندوگیہ میں یہ دوئی مجھے بتلا دیانندی

سمت پانی شرتی ہرگز نہیں مانڈوکیہ میں ناداں
نہ منڈک میں پتہ اگنر یتہی کو کا دیانندی

منو میں شلوک وہ کب ہے کہ سنیاسی کو زر دیوے
بناوٹ تیرے سوامی کی یہہ ہم سمجھا دیانندی

لکھا پرہلاد کی جو کچھ تیرے سوامی نے گاتی سے
کہاں ہے بھاگوت میں وہ ذرا فرما دیانندی

لکھا اکرور کی نسبت جو کچھ ستیارتھ میں تیرے
اوسے بھاگوت میں تو کہیں بھی کھلا دیانندی

بچن تیرے گروؔ نے جو لکھا ہے کرشن کی بابت
سمجھ تو وہ شرومنی میں دکھا سکے گا دیانندی

شگوفہ دیانند
مصنفہ جگناتھ داس صاحب
مطبع گلزار احمدی میں چھپا

اس خبر کو موضوع نہ سمجہا تو یہہ خطا اونکی کچہہ علماء امت پر حجت نہیں اور جیسا اونہون نے سلسلہ
رواۃ خبر کا نہیں لکہا بلکہ معترف ہوے کہ سلسلہ رواۃ کا ضعیف ہے پس ایسی خبر ضعیف کو
اگر ازراہ خطا اونہون نے معتبر بھی سمجہا تو بھی ایسی بیہودہ خبر جو کہ بالاصل ضعیف و منافی اہل اعتبار
نہیں لایق اعتبار نہیں ہوسکتی اون کو زیادہ علم والی اور اہل فضل جو فن تحقیق حدیث و تفسیر مین
دستگاہ رکہتے ہین پس خبر کو غیر قابل اعتبار بدلایل قویہ لکہہ چکے ہین پس مجرد قول شیخ [illegible]
کا ہر آئینہ حجت نہیں بلکہ خطا کیا اجتہادی ہے اور لکہہ دینا نام عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس کا آخر
سلسلہ مین کچہہ مفید نہین جب تک کہ سلسلہ کل رواۃ کا مذکور نہو اور سب رواۃ کو وثوق
و عدالت و ضبط پر اطمینان نہو تب تک صرف لکہہ دینے سے نام کسی راوی معتبر کو آخر سلسلہ
مین کوئی خبر مطابق ہماری اصول کے معتبر نہین ہو سکتی غرضکہ یہہ خبر نامعتبر ہے اور ہمپر کچہہ حجت نہین
اگرچہ شیخ عبد العزیز دہلوی کے اعتراضات کا جواب بہت تصریح کے ساتھہ دیا ہے لیکن جب
ہمارے نزدیک مطابق اصول ملت اسلامیہ کے یہہ خبر معتبر ہی نہین تو ہمکو اوسکی طرف کچہہ توجہ
اور التفات ضرور نہین ہرچند کہ شیخ عبد العزیز نے بعض دلایل عدم اعتماد خبر مذکور کی کچہہ توجیہات
کی ہین مگر سب توجیہات خلاف اصول ہین اور ایک دلیل بھی انکی توجیہات سے مجروح اور
مخدوش نہین ہوئی **جواب** یہہ امر کہ سوا خبر صحیح و مسند و متصل کے جسقدر اخبار ہین
وہ ساقط الاعتبار ہین کہین مذکور نہین ہے اور یہہ مذہب محمد علی بلکہ جمہور محدثین منظور نہین اگر اونکی
ابکار افکار اہل اصول و فروع پر منتج ہوتین تو کس واسطے ہر قسم کی احادیث پر مشتمل اہل سنت
کی صحاح ہوتین دیکہو ترمذی و ابو داؤد وغیرہ مین عزیز و غریب و منقطع وغیرہ ہر قسم کا قول
آیا ہے اور منکر کے منہ پر فوارہ ہول لگایا ہے جبکہ صحاح ستہ مین ہر نوع کی حدیث داخل ہے تو معلوم ہوا
مسند و متصل و صحیح کے دوسری قسم کی حدیثون میں انکا بہت استعمال ہے اگر آپ سچے ہین تو نام کتاب
اصول لکہو اور اوس عبارت اوسکی منقول کیجیو اہل اصول نے تو صراحت سے [illegible] احادیث
بیت موضوع کے سوا ہر قسم کی حدیث پر اعتماد کیا ہے اگر حسن و غریب وغیرہ محدثین کے

نہین لکہا امام فخر الدین رازی عالم نامدار ہو اور راوی کی تحقیق پر آپ کا مدار ہو تو آپ نے تفسیر
کبیر مین لکہا ہے کہ یوسف نے اپنی مالک سے اتصال آشکارا کیا اور نزول انزال کنارہ کیا
ہ کبیر فخر رازی ہاتھ مین لے بہتر اول چاہیے کہ دور کر دے ہ اگر فخر الدین رازی
علم و فضل مین افزون ہوتا تو کسواسطے آپ کے مخدوم مولوی روم کا مطعون ہوتا اگر
تحقیق حدیث کا راوی کی رائے پر مدار ہوتا تو کیونکر تفسیر کبیر احادیث ضعیف و موضوع
وغیرہ کا انبار ہوتا پھر اس فقرہ مین ایک لفظ غیر قابل اعتبار مرقوم ہے جس کو سود الحباب
کی فصاحت مثل آفتاب نصف النہار معلوم ہے اس خوبیانی پر ادعا فصاحت کہ وقاحت
بالاے وقاحت ہے **قولہ** یہ مجرد قول شیخ عبد العزیز کا ہے آئینہ مبنی بر خطاے اجتہادی ہے کہ فقط مجرد
قول شیخ عبد العزیز ہی نہین ہے بلکہ اکثر عالم و فاضل ہین کہ یکے از ان صحابی ہاروت و ماروت
کے قایل ہین نام انکے حاکم و ابن جریر و ابن ابی حاتم و بیہقی و امام احمد و امام زاہد ہین اور
ایکے سوا اور بہی بہت محدث اور مورخ و مفسر گناہ ہاروت و ماروت کو شاہد ہین یہ لوگ آسمان
دین کے ستارے ہین اور علم و فضل مین قاضی و رازی سے بڑہکر ستارے ہین یہ اشخاص دانا اسرار
نہانی ہین اور مشکل کشاے آثار معانی جبکہ محمد علی نے اسقدر اکابر اسلام کی تکذیب کی تو اس کلام
دین محمدی کو انہدام کی ترکیب کی **قولہ** اور لکہدینا نام عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس
کا آخر سلسلہ مین کچھ مفید نہین الخ اگر آخر سلسلہ مین صحابہ کا نام لکہدینا فایدہ مند نہین ہے تو پایہ
مشکات و مشارق الانوار بہی بلند نہین ہے کیونکہ ان کتابون مین بہی سلسلہ و از نام رواۃ معلوم
نہین ہے اور کسی راوی کا وصف اور وفات معلوم نہین شیخ عبد العزیز نے سنن بیہقی و مسند امام
احمد وغیرہ سے قصہ ہاروت و ماروت لیا ہے اور ان ہی کتابون کا آخر مین ثبوت دیا ہے اگر ان کتابون
مین سلسلہ رواۃ بلا کم و کاست مذکور ہے تو البتہ شاہ عبد العزیز کی بات درست ہے اور جبکہ منکر حسب
بطرف انصاف التفات ہوگی یہ خوبی تحقیق حال رواۃ ہوگی مطلب اسکے سنن بیہقی و مسند امام و تفسیر
ابن جریر وغیرہ مین سلسلہ وار رواۃ کے نام مذکور ہین اور ہر ایک کو نیک بد کا تمیز ہوتا ہے

خبر کا نہین لکہا الخ جبکہ شاہ عبد العزیز نے سلسلہ رواۃ کا نہین لکہا تو وہ کس کے ضعف پر
معترض ہوا یعنی کسی راوی کے ضعف پر اوس نے اقرار کیا اور کسی کا قول استوار کیا
علاوہ اس کے اگر کوئی محدث یا مفسر اصل کتاب سے نقل خبر کرے اور سلسلہ رواۃ سے قطع نظر
تو نفس حدیث مین ضعف نہین آتا بر تقدیر یکہ سلسلہ رواۃ کے نہ لکہنے ہی سے ضعف آجائے
تو ضعیف ترین احادیث مجموعہ مشکات و مشارق الانوار ہے کہ ان کتابون مین کسی
روایت کا سلسلہ رواۃ مذکور نہین ہے مشارق الانوار و مشکوۃ چہ دارد نہین ہے کسی
روایت کے کل راویون کی شمار کر لیجے اور عہدہ جواب سے ایک بار برآئیے اگر فرض کیا جائے
کہ عبد العزیز نے سلسلہ رواۃ کے ضعف پر اعتراض کیا تو خبر ہاروت و ماروت اونکے
نزدیک ضعیف ٹھیری پہر تم کس منہ سے کہتے ہو کہ اگر شاہ عبد العزیز نے از راہ خطا اجتہادی
کے اس خبر کو موضوع سمجہا تو یہ خطا اونکی علمائے امت پر حجت نہین فقط کیونکہ ضعف
خبر اور بات ہے اور وضع خبر اور چیز ہے یہان سے ظاہر ہوا کہ محمد علی کو حدیث ضعیف و موضوع
مین فرق معلوم نہین ہے اور تفاوت غرب و شرق مجزوم نہین **قولہ** پہر ایسی خبر ضعیف کو
اگر از راہ خطا اونہون نے معتبر بہی سمجہا الخ اگر شاہ عبد العزیز خاطی ہے تو محمد علی کی بے
احتیاطی ہے کہ پہلے اس سے کسو اطلاع اوسکو پہر معان کرتا اور کس لئے اوسکی تقریر کو تفسیر
قرآن مانا ہماری بہی یہی رائے ہے کہ جسقدر مسلمانون کے بزرگوار ہین بالکل خطا پر
سوا ہین محمد علی نے پیشتر نہایت بہول کی تہی کہ اہل خطا کی اطاعت قبول کی تہی ۔
**قولہ** آدم کو زیادہ علم والا اور اہل فضل جو فن تحقیق حدیث اور تفسیر مین دستگاہ رکہتے
ہین الخ علم و فضل کے زیادہ ہونے پر تحقیقات کا مدار نہین ہے بلکہ کسی بات کا اعتبار نہین
سب سے زیادہ علم والا عزازیل تہا جو کہ معلم جبرئیل و میکائیل تہا اوس نے طریق لعنت
انجام کار لیا اور تخم خانہ بغاوت سے جام سرشار پیا پہر شاہ عبد العزیز سے قاضی وغیرہ
زیادہ علم والے تہے اس مین کوئی دلیل کاشف اسرار نہین ہے اور کوئی گواہ واقف کار

شاملک پنجم مین بھی ہے اوسکی عبارت یہ ہے اور تمام ان عبارات انکو پہلے دیباچہ مین فقرہ فقرہ کرکے
درمیان سادہ نحو کا انتخاب ہے اور تمام اوسکا فہرست کتاب گیتا ہی ہے عبارت کے دیا
ہے مانند جسکا ذات شری کرشن بھگوان ہے بہ تقدیر یکہ پانچ ہزار برس بعد لکھی تو بھی قرآن
کہ اوسکی کوئی بات الہام کی بابت نہین وہ تین زمانہ کا حال بالتمام جانتے ہین اہل حق اونکو صاحب
الہام مانتے ہین غرضکہ گیتا مثل روایات زبانی نہین رہی اور مانند آیات قرآنی نہین جو کہ گیتا
کا راوی ہے وہ واقف بہوت اور بہادر ہے صاحب کرامات و الہام ہے اور روایا تکو اسرار آغاز
انجام اوسکے لیے کوئی دشواری نہین ہے اور وہ مانند مسلم و بخاری نہین صدہا سال کی بات
کو سن و عن جانتا ہر ایک کا کام نہین ہے اور ہر شخص صاحب جی و الہام نہین پس محمد علی کسو طرح
کہتا کہ اپنی ملت کی روایات مجہول پر قیاس کرتا ہے اور کیونکر سایہ سے نور کا اقتباس کرتا ہے
اب مخفی نہ ہے جسکا نام مہابھارت ہے اور جسکی طوالت کے ساتھ عبارت ہے وہ کل معتبر نہین ہے
اور از اول تا آخر تصنیف بیاس جی نہین واضح ہو کہ جب عمدہ محمد علی نے شکست فاش مین احادیث محمدیہ کی
نسبت گفتگو کی تھی یہان تک ہے اور اوسکو فقرہ فقرہ کا برنگ نیرنگ ثبوت رد کیا اور منشا دینا لن
گناہ ہاروت و ماروت صاحب کیونکر مولوی جی کی پیشانی بکر فکر و ربا آتی ہے اور شاخ قلم
سے سبب ترکہائی کے یعنی حصہ سوم سوط الجبار کی زیر قلم باقی عبارت لیتا ہون اور
مسلمانون کو وہ اطمینان دے عصمتی ہاروت و ماروت کی بشارت دیتا ہون **سوط الجبار**
چنانچہ خبر کا اصول ہمارے اصول مین بہت تشریح کے ساتھ مذکور ہے پس ہر گاہ سلسلہ اس خبر کا متصل
اور مسند اور صحیح نہین اور صحاح ستہ مین اس خبر کا کچھ نشان نہین پس ہمارے علماے متکلمین اور
محدثین اور محققین نے صراحت تکلم کیا ہے کہ یہ خبر نہایت لایق اعتبار کے نہین خود شیخ عبد العزیز
جو اس خبر کو اپنی تفسیر مین لائے ہین حضرت واسطے ہین کہ رواۃ اس خبر کے ضعیف اور مجہول الحال
ہین اور نہ وہ سکتے ہین کہ محققین امت نے اس خبر کو تسلیم نہین کیا اور اونہون نے دلایل
موضوع ہونے اس خبر کے بھی تحریر کئے پس بالفرض ہم اگر اونہون نے اسے راہ خطاے اجتہادی کے

کہ روز اول ہی سے رواۃ احادیث کو درہم برہم کر دیتے تھے اور اپنی خواہش کے موافق تحریر و کمی
بیشی کا اہتمام رہتا اور اسی واسطے آنحضرت صلعم کی وفات سے سو برس بعد تو جعلی حدیث
کی دھوم دھام ہو گئی تھی اور اصل سیرت محمدی معدوم الایام اسی واسطے عمر ابن عبد العزیز بسبب
خلافت غالب ہوا اور ابو بکر ابن محمد ساکن مدینہ کو تحریر حدیث کا طالب ہوا چنانچہ کتب
عمر ابن عبد العزیز الی ابو بکر ابن محمد ان انظر ما کان من حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم او سنۃ ماضیۃ او حدیث عمرۃ بنت عبد الرحمن فاکتبہ فانی قد خفت دروس العلم و
ذہاب اہلہ حاصل آنکہ عمر ابن عبد العزیز نے ابو بکر ابن محمد کو لکھا کہ تلاش کر جو کچھ حدیث محمد
رسول اللہ کی یا اونکی سنت کی ہو یا عمرہ عبد الرحمن کی بیٹی کی جو حدیث ملے اوسکو تحریر
کر کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ علم حدیث مٹ جائیگا اور راوی لوگ سب جاتے رہیں گے فقیہ بیان
سے واضح ہوتا ہے کہ جب تک روایت زبانی کی کتابت نہیں ہوتی خاطر خواہ الفاظ و
معانی کی حفاظت نہیں ہوتی بالضرور کمی بیشی الفاظ و مطالب ہوتی ہے اور افراط و تفریط
ہر دو جانب آتی اسی واسطے عمر ابن عبد العزیز نے رسم تحریر پسند فرمائی اور راہ تبدیل و تغیر بند
کرائی روز اول سے احادیث محمدیہ میں کمی بیشی کا انسداد نہیں ہوا اور اہتمام ضبط روایت
حسب مراد نہیں ہے میاں محمد علی کی حماقت ہے کہ اپنی ملت کی روایات مجہولہ پر افتخار
کرتے ہیں اور دل میں مضحکات نامعقول پر نثار عیب کو ہنر جانتے ہیں اور خرافت ریزہ
کو گوہر جانتے ہیں خار کو گل کہتے ہیں اور حمار کو گل **قولہ** علاوہ بر آن لالہ جی فرماتے ہیں کہ
کرشن گیتا جو زبان کرشن جی سے عین وقت کارزار صادر ہوئی الخ جو کہ گیتا کی جا
ہیں وہ بنیاد ضلالت و جہالت کے قامع ہیں حق شناس مشہور ہیں اور بنام سیکر
مذکور صاحب الہام و کرامات ہیں اور دعا مستجاب الدعوات انہوں نے سنجوگ کے لیے
دعا مانگی تھی اور جناب باری نے قبول کی تھی کہ اس لڑائی میں جو کچھ سنجوگ سانح
ہوگا وہ سنجے کی راے پر بالکل واضح ہوگا کوئی سانحہ پوشیدہ نہ رہیگا اور سنجے سارا حال

سنی جو ذریعہ دیر تر اس کا جانب مخالف کا تہا اوس وقت فتح مین درج دین کر سکتا یہہ
ممکن نہین ہین کہ اوس نے اون سے اس بحر طویل کو جیسا کہ چاہیے تہا سنا ہو اور تسوید و تنقیح کو ہمین
وقت صدور بالبدیہہ یاد رکہا ہو لاجرم ہمارا ایک زمانہ طویل کے ضبط تحریر مین آنے کے سبب اس
کلیلالحجی کی موافق لازم آیا کہ مراتب عبر تغیر ہو **جواب** اب تک آپ نے ضبط روایات
مین بہت تسامح نہین ہوا کہ اور شہادت انسان ایسی زمین اصلا اس لاف طولانی کا اعتبار
نہین ہے اور کوئی آپکی بکر فکر خاندانی کا خریدار نہین اگر مسلمانون کے یہان ضبط روایات
مین اہتمام ہوتا تو کسواسطے احادیث محمدیہ مین اختلاف تام ہوتا کسواسطے شیعہ نتیجہ کرتے کہ صحاح ستہ
سنیہ مین اہل بیت سے راوی نہین ہین لہذا حدیثون کی نسبت سنیون کی کچہ وعادی
نہین ہین کسواسطے سنی کہتے ہین کہ شیعون نے اپنی حدیثون مین چونکہ خلفا ثلاثہ پر لعنت مباح
کی ہے لہذا کہ سنت کے نیت سفاح کی ہے کسواسطے بخاری نے سو لہ ہزار حدیثین از بر یاد کین اور
کسواسطے اپنی کتاب مین چار ہزار اون مین سے چہانٹ کر ایراد کین کسواسطے بخاری نے کتاب تاریخ
مین اپنی خواب مذکور کی اور اخیر وقت مین حدیث کی صورت خراب سطور کی کسواسطے بخاری
نے اول چہ لاکہہ حدیثین تلاش کین اور بعدہ صرف چار ہزار اپنی صحیح مین قائم کین اگر ضبط
روایات مین روز اول سے اہتمام ہوتا تو سیرت محمدی مین اسقدر خرابی راہ نپاتی اور
حدیثون مین کمی و زیادتی نہوتی بلکہ جتنی حدیثین اصلی تہین وتنی ہی اول سے آخر تک رہتین
سعد ابن ابی وقاص نقل روایات سے کشیدہ نہوتا اور افراط و تفریط رواۃ سے رنجیدہ نہوتا حالانکہ
اوس نے نقل روایت سے مدام انکار کیا اور اخیر وقت کے رواۃ کو بسبب افراط و تفریط کے الزام
آشکار دیا چنانچہ انہم دخلوا علی سعد ابن ابی وقاص فسئل عن شئی فاستعجم فقال انی اخاف
ان احدثکم واحدا فتزیدوا علی الا مایۃ حاصل آنکہ جب انہون نے دریافت کیا تو جواب نہ دیا
پہر کہا کہ مین ڈرتا ہون کہ اگر مین تمکو ایک بات کہون تم میرے اوپر سو باتین بنا لوگے فقط یہ
سعد ابن ابی وقاص ہم عہد رسالت مآب تہا اور وہ اہل صحابہ سے ہے یہان سے معلوم ہوا

ایک سو پچاس برس بعد تصنیف بیاس جی کے گیتا بہی انکے درمیان ملحق ہو کر کتب
مشہور ہو گیا گیتا کے بہی صاحب راوی نہین ہین کہ بید اون و قرآن کے ساتھی نہین شنو پران
وغیرہ مین نام بیاس کا موجود ہے مگر واقعکا ثبوت نہین ہے البتہ بہاگوت وغیرہ کو نام بیاس جی سے
جاری نہین ہین چونکہ محمد علی نے رسالے پرانان کو بطرف بیاس درست منسوب کیا ہے تئین اہل دانش
مین بلا ثبوت منسوب کیا اس شخص کا یہی قاعدہ ہے کہ ہمیشہ دوسرون بات کہتا ہے اور اپنا مال
مات رہتا ہے چونکہ یہ اکثر اہل حدیث و قرآن کی تحریر سالہا سال ہے لہذا ساقط الاعتبار
از ابتدا تا حال ہے اب کہ کن درگاہ ایزدی مین شکر گذار ہون کہ الزام محمد علی ادہی کی گردن
کا ثابت ہوا **قولہ** باین ہمہ لالہ اندرمن اون سب کو بلا کم و کاست **مع** ناتحریر مین فقط کیون
جھوٹ بولتے ہو کسو اطلی سے ان زبان مین سیلک کی جھوٹ تولتے ہو تم فوراً دروغ زنی کر کے اپنے
تئین ملعون کیا مضمون آیت لعنۃ اللہ اپنے حق مین موزون کیا گو پران رتبہ مین قرآن سے زیادہ
ہے اور لوگون کو اوس سے فی الجملہ فائدہ متصور ہے مگر ہم نے اوسکو کبہی معتبر نہین مانا اور پران خوان
کو بہتر نہین جانا بلکہ کہین کہین پران سے دلیل و ہنار انکار کیا ہے جیسے کہ سر قران سے تاج اعتبار اوتار
لیا ہے رسالہ حملہ ہند و تحفۃ الاسلام کا مشاہدہ کیجیے اور پادری و مصام کا ملاحظہ اصل مطلب یہ
ہے کہ جو روایت تا مدت بسیار زبانی رہی ہے وہ مانند کے اعتبار کہان رہی ہے مسلمانون ہی کی
تخصیص نہین ہے ہر ایک مذہب مین زبانی روایت کا یہی حال ہوتا ہے فقرہ فقرہ مین افراط
تفریط کا احتمال ہوتا ہے اب پہر میان جی اپنی قدیمی جہالت آشکار کرنے لگے ہین اور طور روایت اختیار
یعنی راہ اختصار کی پیروی ہین اور درمیان چلہ تکرار کے گر رہین **شکست فاش**
اہل اسلام مین جو اہتمام ضبط روایات کا ابتدا سے ہے کسی دین و ملت مین نہین ہوا اس لیکے
اور ملت والون کی حماقت ہے کہ ہماری روایات مستندہ کو اپنی روایات مجہولہ پر قیاس کرتے
علاوہ برآن لالہ جی فرماتے ہین کہ کرشن گیتا جو زبان کرشن جی سے عین وقت کارزار مین
صادر ہوئی ہے کیا یقین واضح ہو کہ اوسوقت ضبط تحریر مین نہین آئی اور راوی اوسکا جو

دنیا سے مضمون رہتا ہے بجنسہ وہی مطلب و مضمون رہتا کسو طرح اپنی اپنی صنعت جاری
کرنے اور کسو طرح طرح کے نسخے جاری اب میاں جی گال بجاتے ہیں اور بے سر و تال گاتے ہیں یعنی
احادیث محمدیہ کو آلہا کے راگ سے تشبیہ دیتے ہیں اور راہ تصدیق (الخبیثات للخبیثون)
بہہ لیتے ہیں **قولہ** اور بعض بعض ناخواندہ لوگوں کو اب بھی دیکھتے ہیں کہ افسانہ طویل مثل
قصۂ آلہا وغیرہ اونکو ایسے یاد تھے اور یاد ہیں کہ تا دم مرگ نہ بھولا اور نہ بھولیں گے فقط (دیکھتے ہیں)
اور (یاد تھے) میں مناسبت نہیں ہے کہ زمانہ حال و ماضی میں مطابقت نہیں محمد علی جیسے کہ
فارسی میں غلط گو ہے ویسے ہی بے خبر از قواعد اردو ہے ؎ پیری و چون طفل نادانی ہنوز
فارسی اردو ندانی ہنوز ۔ جو شخص اردو میں کودن ہے وہ آمادۂ مقابلۂ کعبہ کیونکر ہے اگر دنش
آلہا کے گانیوالوں کی زبان سے وہ قصہ سنا جاوے تو ہر ایک کا جداگانہ آغاز و انجام ہوگا
دنیں ہی طرح پیرا انداز و ملازم ہوگا ایسے طرح جو بات کہ بے بنیاد ہوتی ہے اوسکی شان میں کہتے
ہیں کہ یہ تو آلہا کا راگ ہے میاں محمد علی کی یہ دھرت بہت بجا ہے بلا شبہ احادیث محمدیہ
مانند قصۂ آلہا ہے یعنی جیسے کہ قصۂ آلہا کا سر و پا نہیں ہے ویسے ہی صحاح ستہ کی بے بنیادی میں
سخن نہیں ہے شکر خدا کہ میاں محمد علی کی زبان پر کلمۂ حق جاری ہوا جس سے بطلان مسلم و
بخاری ہوا **قولہ** قصۂ مہابھارت و سایر پران باوجود اسقدر طوالت مالا کلام کرشن کی
نو سوت سے اور سوت نے بیاس سے سنکر نقل کیا فقط غلط محض ہے کیونکہ مہابھارت خود بیاس
نے بنائی اور اپنے ساتھ قرطاس پر لکھائی اوسکی صرف چوبیس ہزار شلوک کی ضخامت ہے
جس سے واضح ہے پانڈوں کی شجاعت اور کرشن کی کرامت ہے اوسکی روایت زبانی
نہیں ہوئی اور نسل بنسل بیان سماعی نہیں جیسے مہابھارت کے لئے رواۃ کی ضرورت
نہیں ہے تو بیل آفتاب کے لئے مشکوٰۃ کی ضرورت نہیں چنانچہ خود مہابھارت کے پہلے ادھیاے
میں مذکور ہے کہ جسوقت بیاس نے مہابھارت نامی چوبیس ہزار اشلوک بنائی اپنے شاگرد شکدیو کو
پڑھائی اوسی وقت شاگردوں کو یاد کرائی اور کاغذ پر اندراج فرمائی اوسکے پہلے ادھیاے کے شلوک

کی ایک آیت جسکو مین حضرت کی منہ سے سُنا کرتا تہا بارہ مرقوم نہین پایا کسیکو مطلق نہین تہا
تلاش کی تو خزیمہ بن ثابت انصاری کے پاس پائی لیکن وہی مسودہ تین بلا اوراس ملا کی
تمام سرگذشت صحیح بخاری مین مفصل لکہی ہے اوس مین سے چند فقرے یہہ ہین قال ابن شہاب
فاخبرنی خارجہ بن زید بن ثابت انہ سمع زید بن ثابت قال فقدت اٰیۃ من الاحزاب حین
نسخنا المصحف قد کنت اسمع رسول اللہ یقرا بہا فلتمسناہا فوجدناہا مع خزیمۃ بن ثابت الانصاری
من المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فالحقناہا فی سورتہا فی المصحف یعنی کہا ابن شہاب
نے پس خبردی مجکو خارجہ بیٹے زید بن ثابت کے نے یہہ کہ سنا زید بن ثابت سے کہ کہا نہ پائی مین نے
ایک آیت سورۂ احزاب مین سے اوسوقت کہ نقل کیے ہمنے مصحف تحقیق سنا کرتا تہا مین رسول
خدا کو کہ پڑہتے تہے اوسکو پس تلاش کی مین نے وہ آیت پس پائی مین نے وہ آیت پاس خزیمہ بیٹے ثابت انصاری کے وہ
آیت یہہ ہے من المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ پس ملا دی ہمنے وہ آیت درمیان سورۂ
احزاب کے مصحف مین فقط یہان سے جانا جاتا ہے کہ یہہ آیت وقت ابوبکر مین داخل قرآن
نہین ہوئی کیونکہ خلافت عثمان مین زمانہ ابوبکر کے لکہے ہوئے قرآن سے مصاحف نقل کرائے
گئے تہے اور یہہ امر صحیح بخاری کی حدیث مذکور کے باقی فقرات سے بخوبی ثابت ہے اگر عہد ابوبکر
مین زید بن ثابت آیت مذکور کو تلاش کرتا تو خلافت عثمان مین کسواسطے اوسکی تلاش کرتا
بلاشبہہ وقت ابوبکر مین زید بن ثابت نے اوسکو داخل کتابت کیا اور شامل سورۂ احزاب
نہ خلافت عثمان مین جسوقت زید بن ثابت کو اوسکی یاد آئی فی الفور جستجو کرکے حوالۂ قلم
کیا او فرمائیے پس معلوم ہوا کہ جب تک کتابت روایت نہین ہوتی حفاظت غایت نہین ہوئی
جسوقت سے کہ قرآن مکتوب ہوا محفوظ از تصرف خوب ناخوب ہے اچونکہ بعد انتقال پیغمبر دو تین
سال بے کتابت رہا مجموعہ کمال آفت رہا فی الحال قرآن مین جسقدر اختلاف قاریوں کے
جاری ہین لا کلام اوسی آفت سے پیدا ہوئے ہین وہ جاری ساری ہین اگر محمد صاحب اپنے حین حیات
قلم و قرطاس تیار کرتے تو میدان قرآن مین پائے تصرف سائر الناس نگار کرتی تا ابد

سے بیان ہے اگرچہ اہل فارس بھی مطلق میدان استعمال کرتے ہیں مگر آپکا یہ بیان ابطال کرتا ہے
ہین یعنی سب متفق ہوکر کہتے ہین کہ جو کوئی لفظ عرصہ بمعنی زمانہ لاتا ہے وہ ہر طرف سے تازیانہ
کہاتا ہے اب سیاحی کی خرابی ہے کہ انہون نے قریب سنو جگہ کے سوط التجار مین لفظ عرصہ بمعنی
مدت و زمانہ تسلیم کیا ہے آیندہ اپنی تئین شایان تازیانہ تسلیم کیا ہے جس وقت ہم جملہ مقامات
لفظ عرصہ بمعنی زمانہ نقل کرینگے تو مصنف سوط التجار کی پشت پر بہت مار تازیانہ کی پڑیگی
**قولہ** کہ بڑے بڑے خطبے اور بڑے بڑے قصاید ایسے زبانی یاد رکہتے تہے الخ محض غلط ہے کیونکہ بقول
آپکے جسقدر انسان ہین مرکب از سہو و نسیان ہین پس یہ کہنا کہ اکثر اشخاص ایسی انسانی حافظے
رکہتے تہے کہ بڑے بڑے خطبے بلا کم و کاست زبانی یاد رکہتے تہے لاف حولانی ہے اور برعکس عادت
انسانی اکثر اشخاص کا تو ذکر کیا ہے صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ عمر بن خطاب کو آیت تیمم یاد
نہ تہی اور حافظ خلافت مآب نے امداد نہ کی تفسیر کبیر مین فخر الدین رازی نے لکہا ہے کہ ایک
عورت نے حضرت عمر کو خاموش کیا تہا کہ انہون نے آیت (آتیتم احدهن قنطارا) کو فراموش
کیا تہا چونکہ یہ دونون سرگذشت رسالہ صمصام ہندین تفصیلاً منقول ہین او محمد علی کے
اندک بسیار قبول ہین لہذا زبان تفصیل بند ہے اور عنوان تقلیل پیسند ابو ہریرہ وغیرہ راویان
حدیث کا حال کہ کسقدر فراموشی کا تہا اور نسیان شعار اور تفصیلاً اور بیان کیا گیا اور تجھیل
نسیان پہر دیکہو کہ جسوقت زید بن ثابت نے بحکم ابوبکر حافظون کے سینہ اور کہجور کے پتون سے
اجتماع قرآن کیا جس سے آج تک مومنین و مومنات نے انتفاع ایمان لیا تو سورہ
توبہ کی آخری آیت کسی حافظ کو یاد نہ تہی اور برگ خرما وغیرہ پر بہی لکہی نہ تہی اگر زید بن
ثابت اسکا خیال نکرتا تو آج تک کوئی مسلمان قرآن مین اصلاً ادخال نکرتا یقین
ہے کہ اس قسم کی اور بہی اکثر آیات ہونگی کہ جنکو حافظون نے طاق نسیان پر دہرا ہوگا اور نیز
زید بن ثابت نے جنکا شیشہ یاد بادۂ غفلت سے بہرا ہوگا چنانچہ خلافت عثمان مین جس وقت پہلے
قرآن میں اختلاف ہوگا اور از سر نو بحکم عثمان تیار ہوا تو زید بن ثابت کو دہیان آیا کہ سورہ

حدیث کا بہت اہتمام کرتے تہے الخ غلط محض ہے اگر اکابر اسلام حفاظت احادیث کا کچھ اہتمام
کرتے ہوتے تو کس واسطے پانچ ہزار صحیح حدیثوں میں لاکھوں مصنوعی حدیثیں شامل ہوتیں اور
کیونکر جو ایسا ہوتیں اون پر ملال کس واسطے بخاری حدیثوں کو چودہ قسم قرار دیتا اور کیونکر واسطے
تکذیب تیرہ قسم کے خاطر شکبار لیتا اہتمام حدیث تو ایک جانب ہے خود صحابہ محمد کو اہتمام
قرآن کی پروا نہ تہی اور فقدان مصحف پیدا تہا اگر صحابہ کو حفاظت قرآن کا دہیان ہوتا
تو کس واسطے عمر خدمت ابوبکر میں عرض رسان ہوتا کہ جب تک عبارت قرآن قلمی نہو گی
ممانعت تصرف کمی نہو گی قرآن میں بہت بسیار کم ہو جاویگا سب پامال الم ہو جاویگا جس وقت
ضخامت قرآن شریف مسطور ہو گی بندش تحریف بالضرور ہو گی **قولہ** اور ضبط اخبار میں معروف
و مشہور تہے الخ اگر روات ضبط اخبار میں مشہور ہوتے اور تعصب طرفداری سے دور تو کس واسطے وفات پیغمبر
سے لیکر تصنیف صحیح بخاری تک کے فاصلہ سو سوا سو برس کا ہے لاکھوں جعلی حدیثیں تیار ہوتیں اور
کیونکر ہر ایک اسمٰعیل کو اونکی تکذیب کیلئے دلیلیں درکار ہوتیں فرقہ شیعہ و سنی اپنی اپنی خواہش
کی موافق روایات ایجاد کرتا ایک دوسرے کو بدی کے ساتھ یاد کرتا مجموعہ احادیث چند اقسام
تقسیم ہوتا ہر قسم کی حدیث میں اختلاف عظیم ہوتا ذرا خیال کرو کہ صحیح و مرفوع وغیرہ کیا
شے ہیں اور اونکے مقابلہ میں ضعیف و موضوع وغیرہ کس واسطے ہیں پیغمبر و صحابہ کی زبان سے تو ایک
ہی قسم کی حدیثیں برآمد ہوئی تہیں اونکی کوئی بات موہوم نہیں ہوتی اور کسی میں منافات
معلوم نہیں اگر خود اونہوں نے ہر قسم کی حدیثیں فرمائی تہیں تو واضح ہوا کہ وے جناب جیسی بکر
شورا بہ شک میں رہے **قولہ** اوس عرصہ میں اکثر اشخاص کا یہ حال تہا فقط یہان آپنے
لفظ عرصہ مدت کے معنی میں استعمال کیا ہے نامہ نیاز شمامہ خدمت نادانی میں ارسال
کیا ہے آپ تو مستند اوصحاح و قاموس کہتے تہے اور اہل لغت میں بڑی عزت و ناموس تعف
ہے آپکو غرور تبحر بیاد شعور قصور پر غور اہوش میں آئیے کہ عرصہ بمعنی مدت کے کہیں ہے اور آپکے
قول کا مصدق کوئی دنیا انس و شیاطین نہیں بلکہ بمعنی کشادگی و میدان ہے جو کہ گہر کے

ہین ایک ہی مطلب کا دس دس بار اعادہ کرتی ہین ناحق گفتار زیادہ کرتی ہین ہم بہی
خواہ مخواہ جواب مذکور ہی اکثر دیتی ہین اور راوی پاپوش کہتی ہے سر پہ نگوڑی کی خبر لیتو ہین —

**شکست فاش** پچاس برس کی باتین جو کم و کاست لوگون کو یاد تہین
ہماری ملت کی اکابر تو احادیث و اخبار دینیہ کا بہت اہتمام رکہتی تہی اور ہمیشہ اونکی مذاکرہ
و مراجعت اور درس مین رہتی تہی اور ضبط اخبار مین مصروف تہی اونکا تو ذکر ہی کیا ہے
اوس عرصہ مین اکثر اشخاص کا یہ حال تہا کہ بڑی بڑی خطبی اور بڑی بڑی قصائد ایسی زبانی
یاد رکہتی تہی کہ اوس مین کچہ کمی بیشی نہین ہوتی تہی اور ہم بعض بعض ناخواندہ لوگون کو اب
بہی دیکہتی ہین کہ افسانہ طویل مثل قصہ آلہا وغیرہ کی اونکو ایسی یاد تہی اور یاد ہین کہ تا دم
مرگ نہ بہولی اور نہ بہولین گے قصہ بہارت اور سائر پوران باوجود اسقدر طوالت کی شنو
نے سوت سے اور سوت نے ویدبیاس سے سنکر نقل کیا با این ہمہ لالہ اندرمن ان سب کو
بلا کم و کاست صحیح مانتے ہین **جواب** محض غلط ہے پچاس برس کی باتین تو ایک طرف ہین
اگر گذارشات سنہ اٹہارہ سو ستاون عیسوی کو دس اشخاص عادل و عاقل سے تحریر کرایا
جاے تو ہر شخص کی تحریر علیحدہ انداز پر ہو گی اور اوس مین تفاوت معانی و الفاظ اکثر ہو گی
فرق زمین و آسمان ہو گا اور سب کا جدا جدا آئین و بیان ہو گا اگر آپکو اپنی بات کا
پاس ہے تو دس مسلمان ہی کی حال غدر سب کے روبرو لکہوایئے اور بعدہ انجیر پیر برحق
اور رشد مطلق سید احمد خان صاحب کی کتاب سے روبرو ملوایئے اوس وقت دیکہیو کسقدر فرق
ہوتا ہے اور کسطرح ہر ایک محاورات مخالفت مین غرق ہوتا ہے جبکہ چند سال کی زبانی روایت
مین تبدیل کثیر ہوتی ہے اور بسبیل تغیر تو جس روایت کی کہ مدت مدید تک کتابت نہوئی تو شبہہ
بیشک حفاظت نہوئی چونکہ اما شہد میں رہتا ہے سو سال کی تحریر مین مالامال تبدیل و تغییر
رہین اب محمد علی کی اولاد اور کارہاے ملک کے اولاد کا امتحان کر گئی ہین اور باوجود گوہر
شناہوار کو اپنی صدف بعیب ملامت ہوتی ہین **قولہ** ہماری ملت کی اکابر تو احادیث و اخبار

یحییٰ بن معین پر احمق ہو اور اب مجھکو اوسکا یقین ہو گیا کہ تمنے پوچھا کہ کیون تب اوس نے جواب دیا
کہ کیا دنیا مین سوا تمہاری یحییٰ بن معین و احمد حنبل دوسرا کوئی نہین ہے مین نے تو سترہ
احمد بن حنبل سے سوا اس احمد بن حنبل کے روایت پائی ہے یہ کہکر سجدہ سے چل دیا انتہی مجملا
ان لوگون کے جو حدیث وضع کرتے مین مشہور ہین ابن ابی یحییٰ مدینہ مین اور واقدی
بغداد مین اور مقاتل بن سلیمان خراسان مین اور محمد بن سعید شام مین
تہا حالانکہ مقاتل بن سلیمان کو لوگون نے تفسیر کا امام اور باقی اشخاص کو اوسکا مقتدا مانا
ہے اور واقدی سے باوجود اوسکے ضعف کے سند لی ہے جیسا کہ مجمع البحار مین لکھا ہے محمد بن الواقدی
قاضی العراق اخذوا عنہ العلم علی ضعفہ بل اجمعوا علیہ اخرج لہ ابن ماجہ جویباری و ابن
عکاشہ و محمد بن تمیم فاریابی کی روایتین بہی کتابون مین داخل ہو گئین حالانکہ زیادہ
دس ہزار حدیث اونہون نے وضع کی ہین نعیم بن حماد سے بہی بعض محققین نے روایت کی ہے
حالانکہ ابن عدی نے اوسکی شان مین کہا ہے کان نعیم یضع الحدیث فی تقویۃ السنۃ کہ وہ
سنت کی تقویت مین حدیثین بنایا کرتا تہا منجملہ انہین احادیث کے اسحاق بن بشر سے جو
سے بیہقی و دارقطنی نے روایت لی ہے حالانکہ ابن جوزی نے موضوعات مین لکہا ہے کہ اسحاق
بن بشر حدیثین بناتا تہا الخ جو کوئی تعصب و طرفداری چہوڑکر حدیث اصلی و جعلی مین تمیز
کریگا وہ یقیناً یہی تجویز کریگا کہ ہر فرقہ کی حدیثون مین کچہہ مضمون زبان پیغمبر سے مسموع
ہے اور بہت مصنوعی ہے بتقدیریکہ حدیثین وقت موجودگی پیغمبر و صحابہ مجتمع ہوتین اور بطرح تحریر
مین طبع نہ ہوسکین ہر ایک فرقہ اپنی جانب سے احادیث ایجاد کرتا بلکہ اون ہی سے اپنی
بیہودہ کی استشہاد کرتا جیسے کہ فی الحال وہابی وغیرہ رنگا رنگ مسائل ایجاد کرتے
ہین اور ان ہی حدیثون سے اجتہاد کرتے ہین اگر آپ اختراع حدیث سے انکار کرینگے تو ہم
آپ سے استفسار کرینگے کہ تمکو احادیث اہل تشیع سے کسواسطے عناد و پرخاش ہے اور روایات
اہل سنت پر کیونکر مدار اعتماد و معاش ہے اب بیجا تھی پہر قول تکرار مین اپنی عادت سے نا چار

چنانچہ ابو عصمت سے کسی نے پوچھا کہ روایت ہے مالک کی عکرمہ سے اور عکرمہ کی عباس سے قرآن کی
سورتوں کی فضائل میں تم نے کہاں سے پائی اوس نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ لوگ قرآن کو چھوڑ
کر ابو حنیفہ کی فقہ اور محمد بن اسحاق کی تاریخ پر متوجہ ہو گئے ہیں اس لیے بنظر ثواب کے میں نے یہ
حدیثیں بنا لیں بعضوں نے صرف بنظر تقرب بادشاہوں کے حدیثوں کو وضع کیا مثلا غیاث بن
ابراہیم خلیفہ مہدی ابن منصور کے پاس گیا خلیفہ کو اڑانے کبوتروں کا شوق تھا اس لیے اوس
نے ایک حدیث بنا دی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ لا سبق الا فی خف او حافر او نصل او جناح
خلیفہ نے اوسکو دس ہزار درم دیے مامون بن احمد ہروی سے لوگوں نے کہا کہ دیکھو شافعی اور
اونکے توابعین کو کہ کس کثرت سے خراسان میں ہیں اوس نے فورا یہ حدیث بنا دی کہ حدثنا
احمد بن عبد اللہ قال حدثنا عبد اللہ بن معدان الازدی عن انس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی امتی رجل یقال له محمد بن ادریس اضر علی امتی من ابلیس ویکون
فی امتی رجل یقال له ابو حنیفہ ہو سراج امتی بعضی واعظین احادیث بڑے دھوکے میں خود حدیثیں
بنا کر باسناد صحیح جو اونکو یاد تھیں حدیثیں بنا لیا کرتے تھے جیسا کہ جعفر بن محمد طیالسی نے کہا ہے
کہ ایک مرتبہ میں نے اور احمد بن حنبل اور یحیی بن معین نے مسجد میں نماز پڑھی کہ ایک شخص کہنے
لگا حدثنا احمد بن حنبل ویحیی بن معین قال حدثنا عبد الرزاق قال حدثنا معمر عن قتادہ
عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال لا الہ الا اللہ یخلق اللہ من کل کلمة
منہا طائرا منقارہ من ذہب وریشہ من مرجان یعنی جس نے لا الہ الا اللہ کہا پیدا کرتا ہے خدا ہر کلمہ
اوسکے سے ایک جانور جسکی چونچ سونے کی اور پر مونگے کے ہوتے ہیں غرض یہ سنکر احمد بن حنبل یحیی بن
معین کو اور یحیی بن معین احمد بن حنبل کو دیکھنے لگا کہ تم نے یہ حدیث روایت کی ہے دونوں نے کہا کہ
ہم نے تو اسی وقت سنی ہے جب وہ شخص فارغ ہوا تو یحیی نے پوچھا کہ تجھ سے اس حدیث کو کس نے بیان
کیا ہے اوس نے کہا کہ احمد بن حنبل ویحیی بن معین نے یحیی نے کہا کہ میں یحیی بن معین ہوں اور یہ
احمد بن حنبل ہیں ہم نے تو کبھی اس حدیث کو نہیں سنا تب وہ کہنے لگا کہ میں سنتا تھا کہ یحیی

جو اپنے الٹو مٹیرا عابد بنا یہ جاتے ہین کہ اونہون نے حدیثین نصیحت دلانے کو لیے بنالین جیسے طلوع نصف شعبان
اور لیلۃ الرغائب کی نماز کی فضیلت مین حدیثین وضع کین اور یہ بھی نادانی اور جہالت سے
اوسکو کام ثواب جانا اور لوگون نے بسبب اونکے ظاہری پرہیزگاری کے اونکی اقتدا کی اور اونکی
باتون کو صحیح جانا یہان تک کہ بڑے بڑے عالمون سے یہ حقیقت پوشیدہ رہی اور بڑے نامی
گرامی علما اس دھوکے مین آگئے اور اون بزرگون کے اوپر اعتقاد کر کے اون موضوع حدیثون
کو نقل کر دیا فقط جامع الاصول کے طبقات مجروحین مین لکھا ہے کہ سب سے بدترین طبقات
مجروحین مین وہ طبقہ ہے جس مین وہ لوگ داخل ہین جنہون نے رسول خدا کی نسبت جھوٹی
حدیث منسوب کی اور ایسے جھوٹ کا ارتکاب ایک بڑی جماعت نے کیا ہے جن کی جھوٹی حدیث
بنانے سے غرضین مختلف تھین بعضون نے الحاد و زندقہ کے سبب سے اسکا ارتکاب کیا مثل مغیرہ
ابن سعید کوفی اور محمد ابن سعید شامی کے سوا انکے اورون نے بھی حدیثون کو بنایا اور وہ اپنی
شک پیدا کرنے کی لوگون کے دلون مین اسکو صحیح حدیث کی طرح بیان کیا جیسا کہ محمد ابن سعید نے
انس ابن مالک سے اس حدیث کو روایت کیا (انا خاتم النبیین لا نبی بعدی الا ان یشاء اللہ)
پس اپنے الحاد کے سبب سے اس استثنا کو زیادہ کر دیا اور بعضون نے اپنے عقاید فاسدہ کی موافق
حدیثین بنائین تا کہ لوگ اوسطرف مائل ہون چنانچہ ایسے لوگون مین سے چند شخصون نے جھوٹی حدیث
بنانے کا اقرار کیا مثلا ایک آدمی نے خوارج مین سے کہا کہ ہم نے جس بات کو چاہا اوسکو لیکے
حدیث بنا لی اور ابو عیسی نے کہا کہ مین نے اور جاحظ نے حدیث فدک کی بنائی اور اوسکو بڑے
بڑے شیوخ بغداد سے نقل کیا سب نے اوسکو مانا سوا ابن شبیہ علوی کے کہ اوس نے کہا اس حدیث
کا آخر اول سے نہین ملتا سلیمان ابن حرب نے لکھا ہے کہ مین ایک بزرگ کے پاس گیا اوسکو روتا
ہوا پایا جب مین نے رونے کا سبب پوچھا تو جواب دیا کہ مین نے چار سو حدیثین بنا کر لوگون مین شائع
کر دی ہین اب نہین سمجھتا کہ کیا علاج کرون ابو عصمہ نوح ابن ابی مریم المروزی و
محمد بن عکاشہ کرمانی و احمد بن عبد اللہ جویباری وغیرہ نے بنظر ثواب کے حدیثین وضع کین

ذلت ہے اور (حتی یفہم عنہ) اوس مین علت ہے اگر محمد صاحب حدیثون کی حفاظت مین سعی زیادہ کرتے اور آپ ہر ایک لفظ کی مرتبہ اعادہ کرتے تو بجا ہے (حتی یفہم عنہ) کی اس مضمون کا مجملا قول کرتا کہ حدیثین لوگون کو یاد رہین فقط مگر یہہ بات بہی راہ بصیرت سے دور ہی ہوتی اور سوال پر بہی قصور کیونکہ محمد صاحب کا تین تین دفعا اعادہ ایک ہی وقت مین تہا حالانکہ ایک وقت سُنی ہوئی بات کا مدت مدید تک یاد رہنا آسان نہین ہے اور جہال عرب کا دماغ نہین ہے اگر فرض کیا جاوے کہ محمد صاحب واسطے یاد رہنے کے مکرر سہ کرر بات کرتے تہے اور صحابہ اس ذریعہ سے یاد تامین حیات کرتے تہے تو بہی حفاظت ریتے ثابت نہین ہوتی اور زبان حکایت ساکت نہین کیونکہ یہہ کہیں نہین لکہا کہ جسوقت صحابہ و تابعین وغیرہ نے کسی شخص سے روایت کی تو تین تین مرتبہ اعادہ کرنے کی بہی عادت کی چونکہ حدیثون کی صحابہ و پیغمبر کے عین حیات کتابت نہین ہوئی لہذا اکثر اوقات حفاظت نہین ہوئی ہزارہا فقرے بناوٹ کی ایجاد واقع ہوئی اور بہت اہل استعداد نے اسنے لاکہون احادیث جعلی معدوم ہوئین اور ہزارون جعلی مرقوم شاید مجموعۂ صحاح ستہ مین دیوان ہوت ہے کوئی علم ما مصدوق اور کوئی فقرہ چکیدہ خامہ رسالت شمار نشانہ ونادر ہوے جبکہ بعد قتل عثمان بن عفان کے معاویہ و علی مین خصومت ہوئی اور ایک جانب اسکی اور دوسری طرف اوسکی حکومت ہوئی بعضون نے علی سے بغاوت کی اور بعضون نے معاویہ سے عداوت ان دنون بہت بدعت پیدا ہوئی بلکہ تبدیل شریعت ہویدا انکے نئے فریق ہوئے علی و معاویہ کے فریق ہوئے ہر ایک فرقہ نے اپنی تعلیم پیغمبر کی جانب سے ثابت کرنے کے لئے طرح طرح کے فقرے تیار کرائے اور انکا افکا مسئلہ انی سے مخفی و آشکار ملا کے اگر میان محمد علی وضعان احادیث کے نام استفسار کرینگے تو ہم خدمت مبارک مین اسطرح اظہار کرینگے کہ اپنے مرشد برحق پیر طلق سید احمد خان کی تہذیب الاخلاق کی جلد سوم کے نمبر چہارم مین ملاحظہ فرمایئے کہ ملا علی قاری نے شرح الشرح نخبۃ الفکر مین لکہا ہے کہ حدیث وضع کرنے کا سبب یہی ہے مثل زندیقون کے یا غلبہ جہل ہے مثل بعض ادنی لوگون کے

مسکر گرشعوارہ شلمائی کو نہاک خواری مین
لاکھون حدیثون کو نادرا اعتباری مین جعلا قول اور کبیرہ
رالو دس گیارہ لاکھ حدیثون مین سے چھ یا پانچ ہزار چہانٹنا اور چند اقسام پر بانٹنا بخاری
وغیرہ کا خیال خام ہے اور سراسر ادعا الزام ہے کیونکہ یہ لوگ نہ محمد صاحب کی طرف سے اس امر پر مامور تھے
اور نہ دولت وحی و الہام سے معزز تھے متعدد مسائل دینی کی حدیث پر بنیاد ہے وہ بالکل بخاری
وغیرہ محدثین کی ایجاد ہے نہ مطابق منشا کے رسالت مآب کے اور نہ موافق رائے اصحاب کے اگر محمد صاحب
نے حدیثون کے اعداد و شمار کچھ تھے اور کون کون فوائد و بسیار کچھ تھے بخاری نے حدیث اصلی و جعلی مین امتیاز
دی اور حدیث صحیح موضوع سے علیحدہ بازی کی تو معلوم ہوا کہ ابتدا سے صحت کا اہتمام نہین رہی
اور مطابقت آغاز و انجام نہین **قوله** اوسی طور پر تحقیق حال رواۃ بھی ابتدا سے مد نظر ہے فقط
اگر ابتدا سے تحقیق حال رواۃ مد نظر ہوتی تو کسواسطے وضع زنی عادت رواۃ اکثر ہوتی چنانچہ
شہاب الدین دولت آبادی نے تفسیر مواج مین کتاب تاریخ سے لکھا ہے کہ خود بخاری
فرماتا ہے کہ مین نے خواب مین رسول اللہ کو دیکھا کہ مین حضرت کی مکھی اوڑاتا ہون جب بیدار
ہوا تو تعبیر گو سے جویا اسرار ہوا اوس نے کہا کہ تو رسول اللہ سے جھوٹ دور کریگا یہی سبب ہوا
کہ مجکو تالیف کتاب صحیح کا منصب ہوا فقط اس تعبیر سے ظاہر ہے کہ جیسے ایام گرما مین ہزار ہا مکھی
ازدحام کرتی ہین اور انسان کو نہ آرام اسیطرح پیغمبر اسلام کے حق مین ہزار ہا وضع اوس
زمانہ کے مسلمانون کی زبان پر جاری تھے اور وہ اون ہی سے طالب رستگاری تھے اگر کچھ بھی
حال رواۃ پر غور ہوتی تو کسواسطے سیرت محمدی اور سے اور ہوتی اگر قدرے حال رواۃ مد نظر ہوتا تو
کیونکر سعد ابن ابی وقاص نقل حدیث سے برحذر ہوتا چنانچہ صحاح ستہ مین مندرج ہے کہ سعد
ابن ابی وقاص کے منہ سے کوئی حدیث مسموع نہین ہوئی جب تک کہ اوس نے وفات
پائی سبب اسکا یہ ہے کہ جسوقت لوگ اوسکے پاس واسطے پوچھنے حدیث کے گئے تو سعد نے کچھ جواب دیا
سوائے اسکے کہ مین ڈرتا ہون کہ اگر تمکو ایک بات کہون تم [illegible] باتین زیادہ کرو فقط اب
مخفی نہ رہے کہ جسکا نام سعد ابن ابی وقاص ہے وہ محمد صاحب کا یار غار ہے بیان سے معلوم ہوا کہ

کتابون کو رجال کی تحقیق مین کتابین لکھین جیسا کہ ابو نصر کلاباذی و ابوبکر بن منجویہ و ابو الفضل
بن طاہر نے صحیح بخاری کے رجال کی نسبت اور ابو علی نے ابو داؤد کے راویون کی نسبت اور عبد الغنی
مقدسی نے صحاح ستہ کے رواۃ کی نسبت کتاب لکھی جسکا نام کتاب الکمال ہے غرض فن اسماء الرجال
کی تالیف زمانہ دراز کے بعد ہوئی اسی طرح فن حدیث مین کوئی کتاب نہین لکھی گئی مگر جب نقل
حدیث کی کثرت ہوئی اور صحیح و غلط کا التباس ہوا تب سب سے اول قاضی ابو محمد حسن بن
عبد الرحمن نے ایک کتاب مختصر لکھی بعدہ بہت عالمون نے اپنی اپنی قابلیت دکھلائی اور اکثر
کتابین تالیف کین مقطع یہہ ہی کہ سب کین التماس کرتا ہے کہ اگر اول ہی سے تحقیقات روایات و رواۃ شروع
ہوتین تو کیونکر ہزارہا احادیث نہ بنائی موضوع ہوتین کسواسطے محدثین اہل تلبیس کا دہوکا کہاتے اور صحاح
ستہ مین احادیث موضوعہ اطلاق پاتی حالانکہ ترمذی وغیرہ نے بھی جہوٹی حدیثین داخل کتاب کین اور
منسوب بہ صحت تا ثبات صحاح چنانچہ تہذیب الاخلاق کی اوسی نمبر مین ہے بلفظہ جیسا کہ جابر جعفی و ابو قاسم
و سعد بن عبد اللہ اشعری قمی ہوا ہے کہ یہہ لوگ اوستاد وغیرہ کا روپ ستیا تہے کہ حقیقت مین رافضی تہے اور
بہت سے محدثین کو دہوکہ دیا اور غلط حدیثون کو بصورت صحیح کے بنا کر انکو اونکی صحت کا یقین
دلادیا یہان تک کہ ترمذی و ابو داؤد و نسائی نے جابر جعفی کی حدیثون کو اپنی کتابون مین
نقل کر دیا اور صلیح نامی ایک شیعہ کی جس نے شیخ و بن دین سنیون کی آکہاڑنے کی تدبیر کی تہی
یحیی بن معین جیسے محقق نے توثیق کی اور اوسپر اعتماد کیا آخر کار ان فریبیون کا فریب ظاہر ہوا چونکہ
اونکی روایتین حدیث کی کتابون مین لکہی گئین اس لئے اکثر آدمی دہوکہ کہاتی ہین عامہ عقیدہ
کا نام سنکر اونکا اعتقاد مین خلل پڑتا ہے اور وہ واقع مین نہ وہ حدیث ہے نہ قول پیغمبر بلکہ ایک شخص کی
جہوٹی مکار کا طبع زاد ہے کسی کی سمجہہ مین عرض رسان ہے کہ اگر تمہارے بیان نقل روایتین
کسیقدر اہتمام ہوتا تو کیونکہ دفتر نقل ہتر بالتمام ہوتا کسواسطے حدیث سنی غیر و حدیث شیعہ صحیح
ہوتی اور کیونکہ دو قرن مین تفاوت کثیر و دیر ہوتی کسواسطے خود صحاح ستہ کی حدیثین منقسم باقسام
بسیار ہوتین اور کیونکہ بعض معتبر اور بعض ساقط الاعتبار ہوتین کسواسطے بخاری وغیرہ محدث

لست بعد ثقات و اخبار و شیبا فتوہم صحیح متصل مع ضبط بعض الطبقین و ہو ممن کتب اللہ عدول
من ہذا الضرب کثیر کما یعنی کقتادۃ والاعمش والسفیانین وہشام و غیرہم و دلیل ہذا ان
التدلیس لیس کذبا و اذا لم یکن کذبا و قد قال الحمیدی انہ لیس محرما فالراوی عادل ضابط و
قد تبین سماعہ وجب الحکم بصحتہ واللہ اعلم انتہی اب مولوی محمد علی کمر باندہ کر ہو کے سمعون مخبط
کرتے ہین اور جتنا بستہ ہو رنگ پسند **شکست فاش** اہل اسلام مین ابتدا سے
جس طور پر اہتمام نقل متن روایت کا ہوا اس طور پر تحقیق حال رواۃ بھی ابتدا سے مد نظر ہوتا ایسے
لوگ تو ہزار برس تک نہین بلکہ کرور برس کے بعد بھی کا ہر ایک عمن کا بہر ہر شخص کا حال تفصیلا بیان
کر سکتے ہین **جواب** ہر چند خیال تکرار دامنگیر ہے لیکن پھر وہی جواب لا دینا ناگزیر ہے اگر
تمہارے یہان اول ہی سے اہتمام روایات اور تحقیق حال رواۃ ہوتا تو بعد نبوت و خلافت ہی
سے رواج قرطاس و قلم و دوات ہوتا حالانکہ دو سو برس تک کسی نے رسم تحریر احادیث جاری
نہ کی اور راویون کی وقائع نگاری نہ کی نہ کوئی جرح و تعدیل مین دست انداز ہوا اور نہ کوئی کسی
تالیف اسماء الرجال و فن درایت مین ممتاز ہوا چنانچہ حامی اسلام محمد علی کے امام سید احمد خان کی
تہذیب الاخلاق کی جلد سوم کے نمبر ہفتم مین ہے کہ مجتہدین کے زمانہ مین راویون کے حالات کی
زیادہ تحقیقات نہ ہوئی اور جرح و تعدیل کی نوبت نہ آئی اسواسطے بہت لوگون نے غلط اور
گہری احادیث صحیح سمجھ لیا یہان تک کہ ان ہی پر بعض نے تفریع احکام بھی کی بلکہ موضوع حدیثون
کو بھی تسلیم کر لیا جب اسکا حال کھلا تب تحقیق حال رواۃ اور جرح و تعدیل کی ضرورت پڑی
اور فن رجال مین تالیف شروع ہوئی چنانچہ اول ابن سعد نے ایک کتاب اسماء الرجال مین
لکھی اور طبقات ابن سعد اسکا نام رکھا اسمٰعیل بخاری و ابن خیثمہ نے اپنی تاریخون مین
اور ابن ابی حاتم نے کتاب جرح و تعدیل مین کچھ کچھ حالات راویون کے لکھے مگر اوس مین بھی
رجال کا حال مشتبہ رہا یہان تک کہ آخر ابن حبان و ابن شاہین نے ثقات کو اور ابن
عدی و ابن حبان نے ضعفا کو علیحدہ کتابون مین جمع کیا اور بعد اسکے بعضون نے ضعفا و

اس حدیث کی غلطی ثابت ہوئی وقال ابو محمد بن حزم وہو موضوع بلا شک کذبہ عکرمہ بن عمار وقال ابن الجوزی فی ہذا الحدیث ہو وہم من بعض الرواۃ لا شک فیہ ولا تردد وفقط جبکہ تواریخ کے مخالف ہو نفس حدیث ساقط الاعتبار ہو تو حدیث کی بہ نسبت مجموعہ تواریخ بہت ہے استوار ہے جس صورت مین صحت حدیث تواریخ پر منحصر ہے تو ہمت محدثین کو ساقط کی مورخین بیشکور ہے اب میان محمد علی کہان ہین کہ ابطال تواریخ محمدیہ پر مستعد ہوا ور غلطت مورخین ہو اگر سنا اگر تواریخ روئے زمین سے مفقود ہو سر بسر ہو وے تو دفتر صحاح ستہ زیر و زبر ہو وے **حدیث سوم** بخاری ہے اور مسلم نے بھی کہ پیغمبر خدا نے ابن ابی سلول کے جنازہ پر نماز پڑہی اس روایت کی صحت مین بھی محققین کو کلام ہے اور باقلانی نے حدیث ہذا کی صاف انکار کیا ہے **حدیث چہارم** صحیح مسلم مین ہے ملا علی قاری نے کتاب الرجال مین لکہا ہے کہ روایت مسلم کی جابر سے قصہ حجۃ الوداع مین ایسی مختلف ہے کہ ان مین سے ایک ضرور جہوٹی ہے کیونکہ ایک مین لکہا ہے کہ آنحضرت نے طواف کرکے نماز ظہر کی مکہ مین پڑہی دوسری مین لکہا ہے کہ نماز ظہر کی منی مین ادا کی ولہذا قال ابن حزم فی ہاتین الروایتین احدہما کذب بلا شک **قولہ** اور دوسرا شخص جو نہایت ثقہ ومتورع وعدل ہو اور ہمکو اسکی عقل وحفظ پر اطمینان کلی ہو الخ جیسے کہ کوئی عاقل عقل نہین ہوتا ویسے ہی کوئی عادل عدل نہین کیونکہ عقل وعدل وغیرہ داخل صفات ہین اور خصائل ذات سے ہیں میان محمد علی جو معدل بجائے اسم فاعل لائے ہین اپنی کم استعدادی پر گواہ عادل لائے ہین راویان حدیث سے کوئی بھی اہل ورع اور ثقہ نہین تہا اور کوئی ملح شرع وفقہ نہین بلکہ سب مثل رودخانہ تہے اور اشرار عمل سا پیشہ ایسے اعتیاد کرتے تہے اور بدیدہ آشکار مین رواۃ کا یہ حال تہا کہ بعض عمر و شام کا مستہا اور نکا قتادہ واعمش وسفیان ثوری وسفیان بن عیینہ وابو اسحاق وہشام نام تہا اور انہی کی شہرت ودینداری کو بگو ہوا ان ہی کی روایا سے صحیح بخاری وسلم مملو ہے چنانچہ ملا علی قاری نے شرح الشرح نخبۃ الفکر مین لکہا ہے واما قال الجماہیر من الطوائف ان ما رواہ بلفظ محتمل لم یبین فیہ السماع فہو مرسل وما بینہ فیہ

پس نتیجہ ظاہر ہے دلیل سوم آنکہ بخاری و مسلم کی بعض حدیثوں کی عدم صحت میں شک نہیں کیونکہ
ان کتابوں میں ایسے راویوں سے بھی روایت لی ہے جن کی اور محدثوں نے جرح کی ہے چنانچہ شرح نخبہ
میں ہے کہ محقق ذہبی نے کہا ہے کہ بخاری نے عکرمہ اسمعیل و عاصم و عمرو بن مرزوق وغیرہ سے بھی استناد کیا ہے
حالانکہ متقدمین نے انکی نسبت جرح کی ہے اسیطرح مسلم نے بھی سوید بن سعید وغیرہ سے استناد کیا ہے
جن پر دیگر محدثین طعنہ زن ہیں اب میاں محمد علی کہاں ہیں کہ صحاح ستہ کے راویوں کو مدار
و صفا و ورع و تقوی کو مدح خوان تھے دلیل چہارم آنکہ قسطلانی نے کہا ہے کہ دو سو دس حدیثیں ایسی
کی ضعیف ہیں جن میں سے اسی بخاری کے ساتھ مخصوص ہیں اور تیس مسلم سے منسوب ہیں اور تیس دونوں
میں مشترک ہیں جن حدیثوں کی عدم صحت کا اقرار محدثین و شارحین نے کیا ہے ان میں سے چند
احادیث تحریر کیجاتی ہیں **حدیث اول** صحیح بخاری میں ہے عن عروۃ ان النبی خطب
عائشۃ فقال له ابو بکر انما انا اخوک فقال انت اخی فی دین الله فتح الباری میں لکھا ہے کہ یہ
حدیث صحیح نہیں ہے اصل عبارت فتح الباری کی یہ ہے کہ قال مغلطائی فی صحۃ هذا الحدیث نظر لان الخلۃ
لابی بکر انما کانت بالمدینۃ وخطبۃ عائشۃ کانت بمکۃ فکیف یلتئم قولہ انما انا اخوک یعنی اس حدیث
کی صحت میں صرف ایک تاریخی واقعہ کو مخالف ہونے کی جہت سے کلام کیا گیا ہے اور وہ تاریخی واقعہ
یہ ہے کہ خلت ابو بکر صدیق مدینہ میں ہوئی اور خطبہ عائشہ مکہ میں پس جبکہ ہوا پس خلت و اخوت سے
پہلے ابو بکر صدیق کا (انما انا اخوک) کہنا صحیح نہیں ہو سکتا **حدیث دوم** صحیح مسلم
میں ہے ان ابا سفیان قال للنبی صلی الله علیه وسلم اسالک ثلاثا فاعطاہ ایاہن منها عندی اجمل العرب
ام حبیبۃ ازوجکها زاد المعاد فی هدی خیر العباد میں لکھا ہے فهذا الحدیث غلط ظاهر لا خفاء به
یہ حدیث بھی اسی سبب سے غلط مانی گئی ہے کہ تاریخی واقعہ کے خلاف ہے کیونکہ ام حبیبہ عبید الله بن جحش
کی منکوحہ تھی اور اپنے خاوند کے ہمراہ ہجرت کر گئی تھی جب اسکا خاوند وہاں جا کر عیسائی ہو گیا
اور ام حبیبہ اپنے دین پر قائم رہی تب محمد صاحب نے نجاشی کے ذریعہ سے ام حبیبہ کے ساتھ نکاح کیا اور
یہ امر فتح مکہ سے پہلے ہوا اور ابو سفیان فتح مکہ کے دن ایمان لایا اور محمد صاحب کے سامنے آیا تھا

وغیرہ کو رد کی ایجاد نکالی ہے بطرح جس وقت میان محمد علی کو صرف ضوابط عقلیہ کی رعایت ہوگی
صحیح بخاری و مسلم کی تکذیب بعض نہایت ہوگی پس صحیح بخاری و روضۃ الاحباب کا حال واحد
ہوگا اور دونون بلا اطلاق ابطال مانند ایک کے دوسرے پر ترجیح نہ ہوگی اور دونون مین سے ایک
صحیح نہ بقول شخصی یا نہی کو دانت کہانی کرادہین اور وہ کہانی کرادہ یا بار ضوابط عقلیہ کو ذکر سے کر
میان محمد علی کی مراد بھی یہی ہے معلوم ہوتی ہے کہ تائید کو بہانہ صحاح ستہ کو رد کی وجہ نکالین
اور جب بشل شہو غرض کم جہان پاک روضۃ الاحباب وغیرہ کو ہمراہ انکو درمیان ردیات داخل
لہذا فقیر اندرین عرض رسان ہے کہ جلد تر میان محمد علی اپنے ضوابط عقلیہ کو جاری کرین اور تکذیب
مسلم و بخاری علماء محمدیہ نے جنکی تائید مین بڑی بہاری تلاش کی ہے اور کئی دلائل سے دراستی
مسلم و بخاری فاش میان محمد علی کو امام سید احمد خان کی تہذیب الاخلاق کی جلد سوم کو نمبر معتم
مین اکثر دلائل کا بیان مفصل ہے جس سے محمد علی کا دہان مقفل ہے اب ہم ان دلائل کا اختصار کرتے ہین
اور مجموعہ مسلم و بخاری ساقط الاعتبار دلیل اول آنکہ شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ جتنی حدیثین غیر متواتر
صحیح بخاری و صحیح مسلم مین ہین انکی نسبت محققین کا یہ قول ہے کہ وہ صرف مفید ظن ہین نہ مفید یقین
کیونکہ وہ احاد ہین اور احاد سے صرف علم ظنی ہوتا ہے نہ علم الیقینی جبکہ یہ قاعدہ بہ نسبت احاد کو ٹھیر چکا
تو بخاری و مسلم اور غیر بخاری و مسلم مین کچھ فرق نہ رہا حنفیہ مسلمانون کا ترمین ایمان ہے کہ خبر احاد مفید یقین
نہین ہے چنانچہ نور الانوار فی اصول المنار مین لکھا ہے کہ خبر الواحد وہو کل خبر یرویہ الواحد او الاثنان
فصاعدا الخ دلیل دوم آنکہ فواتح شرح مسلم الثبوت مین لکھا ہے ابن صلاح وغیرہ چند اہل حدیث نے یہ
گمان کیا ہے کہ بخاری و مسلم کی روایت مفید یقین ہے حالانکہ یہ بڑا دہوکہ ہے کیونکہ جو شخص اپنے دل مین سوچیگا
وہ بالبداہت تسلیم کریگا کہ صرف بخاری یا مسلم کی حدیث ہونے سے یقین کرنے کا فی نہین ہو سکتی کیونکہ
ان مین اکثر حدیثین ایسی ہین کہ جو ایک دوسرے کے نقیض ہین اگر ان سب پر یقین کیا جاوے تو نقیضین
یا قرن کا ماننا لازم آویگا علاوہ اسکے جبکہ بخاری و مسلم مین موقوف و مقطوع و معلق و مرسل و منقطع و مدرج
و مضطرب وغیرہ سب قسم کی حدیثین موجود ہین تو کس طرح انکا صحیح نام رکہا ہو کیونکہ انکو امہات کتابون

روایت بری کی اور بھلی نہیں ہی محمد علی کی تعصب طرفداری ہی یا بیہودہ گفتاری کہ مدارج النبوۃ
و روضۃ الاحباب مدارج النبوت پر بحکم نا اعتباری جاری کرتا ہی اور کتاب تاریخ و تہذیب
و تقریب کی نگہداری مثل مسلم و بخاری کرتا ہی بلکہ روضۃ الاحباب غیرہ تواریخ اور صحیح
بخاری و غیرہ احادیث کا ایک غازہ و انجام ہی اور ایک ہی مقصود ہر دو ہی دونوں میں کسی
قسم کا تعدد و دوری نہیں ہی اور اصلا فرق معنوی و صوری نہیں چنانچہ امام فخرالدین رازی نے
(ما کذب ابراہیم الا ثلث کذبات) صحیح بخاری کی اس حدیث کے بارہ میں لکھا ہی کہ بعضوں نے
پیغمبر خدا سے روایت کی ہی کہ ابراہیم نے جھوٹ نہیں بولا مگر تین بار تب میں نے کہا کہ ایسی حدیثوں
کو نہ ماننا چاہیے تو کہنے والے نے براہ انکار کہا کہ اگر ہم نہ مانیں تو راویوں کی تکذیب لازم آتی
ہی اس پر میں نے جواب دیا کہ چند نامعتبر آدمیوں کی طرف جھوٹ کی منسوب کرنے سے حضرت
ابراہیم کو کذب سے بچانا بہتر ہے فقط اگر میاں محمد علی امام فخرالدین کی اصل عبارت کی جستجو
کرینگے تو ہم فوراً روبرو کرینگے واعلم ان بعض الحشویۃ روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ما
کذب ابراہیم الا ثلث کذبات فقلت الاولی ان لا یقبل مثل ہذہ الاخبار فقال علی طریق الا
ستنکار ان لم نقبل لزمنا تکذیب الرواۃ فقلت لہ یا مسکین ان قبلناہ لزمنا الحکم بتکذیب
ابراہیم وان رددناہ لزمنا الحکم بتکذیب الرواۃ ولا شک ان صون ابراہیم عن الکذب
اولی من صون طائفۃ من المجاہل عن الکذب انتہی اسیطرح کتاب العالم والمتعلم میں لکھا ہی کہ امام
ابوحنیفہ نے قرآن کے خلاف ہونے کی جہت سے اوس حدیث کی تکذیب کی ہی جسکا سلسلۂ سند
محمد صاحب تک پہنچتا ہی اور وہ حدیث یہہ ہی کہ جب مومن زنا کرتا ہی تو ایمان اوسکے سر سے ایسے
نکل جاتا ہی جیسے کہ قمیص بدن سے فقط اوس کتاب کی اصل عبارت یہہ ہی (قال یعنی ابو
مطیع البلخی قلت فی اناس رووا ان المومن اذا زنی خلع الایمان من راسہ کما یخلع القمیص
ثم اذا تاب اعید الیہ ایمانہ أتشک فی قولہم او تصدقہم فان صدقت قولہم دخلت فی قول
الخوارج الخ جیسے کہ امام فخرالدین نے امام ابوحنیفہ نے دلائل عقلی کی بنیاد ڈالی اور صحیح بخاری

مشہور ہوا سیرت محمدی میں بہاری فتور ہوا اول بخاری نے حال رواۃ میں کتاب التاریخ تصنیف
کی اور بلا دلیل کسی کی تصحیح اور کسیکی تضعیف کی لاکہون حدیثون کو آب بہتری میں تر کیا۔
اسرار محمدی کو صندوق بیقدری میں بہر دیا صرف چار ہزار کا نام صحیح بخاری رکہا خرابی کا
نام بخاری رکہا جو منکر ہو کہہ آج کل مسلمانون کا دین ہے وہ اختراع بخاری وغیرہ محدثین
ہے حجابات کہ محدثون کو خوش آئی وہی صحیح قرار دی اور باقی ناقابل اعتبار کی جبکہ بخاری نے حال
رواۃ میں کتاب التاریخ بنائی تو تصدیق و تکذیب رواۃ حسب لخواہ کی او تعصب طرفداری
کی راہ لی کسی راوی کی تصدیق میں سند متصل مرفوع نہ دی اور کسیکی تکذیب بے دلیل شروع
نہ کی پس ازین ابن خثیمہ نے اپنی تاریخ میں اسماء الرجال لکہا اور خال خال راویون کے
احوال لکہا ابن سعد نے اسماء الرجال حال رواۃ میں کتاب مرقوم کی اور طبقات ابن سعد
موسوم ہوئی ابن ابی حاتم نے کتاب جرح و تعدیل لکہی باوجود اتنی کتابون کے اچھی طرح
پر کسی راوی کا چال چلن معلوم ہوتا تہا کیونکہ ان لوگون کی تصنیفات میں اقوال مختلف
جرح و تعدیل رواۃ میں مرقوم ہے ایک قول کی ترجیح دوسرے پر متصور نہین تہی جبکہ علماے
محدثیہ کو تجسس حال رواۃ میں تشویش ہوئی اور ترجیح ہمدگر کی تفتیش تو ابن حبان و ابن
شاہین نے ثقات کو جدا کیا اور ابن عدی نے ضعفا کو کتاب علیحدہ میں لکہا بعد اسکے ابونصر
کلابادی و ابوبکر منجویہ و ابوالفضل بن طاہر وغیرہ نے حال رواۃ میں کتابین لکہیں ہین یہ تمام
سرگذشت ابن حجر عسقلانی نے شرح نخبۃ الفکر مین تفصیلوار لکہی ہے یہان سے جانا جاتا ہے کہ ثقاہت
و ضعف رواۃ کتب اسماء الرجال کے مصنفین کی رائے پر منحصر تہا جسکو انہون نے چاہا اسکو
ثقہ لکہا اور دل مین آیا ضعیف کہا جسقدر روایات راویون کے حال مین کتب اسماء الرجال
مین اب تک رقمزدہ ہوئی ہین اون مین کوئی مرفوع نہین ہے اور کسی مین بطرف رسول کے
رجوع نہین ہے تہذیب تقریب تاریخ بخاری مین اور ملا مین محدث جمال الدین و شیخ
عبدالحق وغیرہ کی تاریخ نگاری مین فرق حق و باطل نہین ہے کہ دونون جانب سند مرفوع کوئی

مع انہم کلہم کانوا من اہل الدین والصدق والورع فلو رد حدیث ہولاء مع کثرتہم لضاع
کثیر من الآثار النبویۃ وہذا مفسدۃ ظاہرۃ یعنی اگر کہا جاوے کہ کیونکر حکم کیا جاتا ہے بتعدیل کے
شیعہ کو ثقہ ہو باوجودیکہ عدالت کے منافی بدعت ہے تعریف تو میں ماخوذ ہے تو جواب یہ ہے
کہ تشیع بغلو اور تشیع بلا غلو تابعین اور پیروان تابعین میں اکثر تہا باوصفیکہ کل وہ اہل دین
و صدق و ورع سے تہے پس اگر حدیث سب اونکی رد کیجاوے تو بسیار آثار نبویہ سے ضایع ہو جاوینگے
اور یہ مفسدہ ظاہر ہے خلاصہ اسیطرح کو بہت شیعہ ہین کہ جنکی روایتسے لبالب تمہاری کتب دینیہ
ہین اور ان مین سے بعضون کے نام یہہ ہین جریر بن عبد الحمید و خالد بن مخلد قطوانی و سعید بن فیروز
و سعید بن کثیر بن عفیر و سعید بن عمرو بن اشوع و عباد بن العوام و عباد بن یعقوب و عبد اللہ
بن عیسی بن عبد الرحمن بن ابی لیلی و عبد الرزاق بن ہمام و عبد اللہ بن موسی و علی بن
جعد و عبد الملک بن اعین مانند انکے اور بہت نام ہین کہ خوف اطناب سے تمام نہین جبکہ تمہارے
نزدیک منکر خلافت ابو بکر وغیرہ کا کافر ہے تو مجموعہ بخاری و مسلم مردود از اول تا آخر ہے کہ روایات
شیعہ سے بہرا ہے جنکی عادت ثلاثہ سے تبرا ہے شاید کہ مخالفین کی راے مین کافر فقہ ہے اور اوسکی
روایت ماخذ علم تفسیر و فقہ ہے اگر مسلمانون کی توجہ روز اول سے بطرف علم حدیث ہوتی
اور فی الجملہ تحقیق حال رواۃ ہوتی تو کسیطرح حدیثون مین اسقدر خرابی راہ پاتی اور کسیطرح
لاجوابی عذر خواہ آتی مطالعہ کتب جرح و تعدیل و اسماء الرجال سے معلوم ہوتا ہے کہ بخاری
وغیرہ سے پہلے مسلمان اپنی روایتون پر بلا تفتیش و تحقیق عمل کرتے تہے اور جو امر متصدی کہ مامن اہل
بہرتے تہے چنانچہ مناوی نے فیض القدیر مین فرمایا کہ فان الصدر الاول من شیاع المجتہدین
لم یعتنوا بضبط التوریخ وبیان الصحیح من غیرہ فوقفوا فی الجزم بنسبۃ احادیث کثیرۃ الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وفرعوا علیہا الاحکام مع ضعفہا بل بعضہا بل علیہم الموضوع الخ اور
رجال و فن جرح و تعدیل مین کوئی کتاب موجود نہین تہی اور کوئی ترتیب آثار و کتب مدون
نہین ہوئی تہی تا وقت بخاری رہی اور یہ شہرت بلا جرح و تعدیل جاری رہی جبکہ بخاری

یقول لہ وخلفہ فی بعض مغازیہ فقال لہ علی یارسول اللہ خلفتنی فی النساء والصبیان فقال
لہ رسول اللہ اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی الخ پھر ایک راویان حدیث سے
عمرو بن العاص ہے جو کہ زنازادہ مشہور عام وخاص ہے جس نے جنگ صفین میں علی کے مقابل صف
ترتیب دی اور لوگون کو مرتضی کے مقاتلہ پر ترغیب دی خوف جان سے اپنا ستر مکشوف کیا اور
بصفت نامردی اپنے تئین موصوف ایک راویون مین سے بسر بن ابی ارطاۃ ہے کہ جنگ صفین
مین جس وقت علی نے اوسکو زمین پر دے مارا تو بیم مرگ سے کون برہنہ ہوا پس علی اوسکے قتل سے باز رہا
باوصف اس شجاعت کے جبکہ اہل یمن پر غلبہ پایا تو عبید اللہ بن عباس کے دو لڑکون کو ذبح
کیا چنانچہ تمہارے عالم ابن عبد البر کہ نے اپنی کتاب استیعاب مین لکھا ہے بسر بن ارطاۃ بن ابی
ارطاۃ القرشی یقال انہ لم یسمع من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبسر بن ارطاۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم حدیثان احدہما لا تقطع الایادی فی المغازی والثانی فی الدعاء ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان یقول اللہم احسن عاقبتنا فی الامور کلہا واجرنا من خزی الدنیا والآخرۃ و
کان یحیی بن معین یقول فیہ رجل سوء وقال ابو الحسن الدارقطنی ابو عبد الرحمن بسر بن ارطاۃ
لہ صحبۃ ولم یکن لہ استقامۃ بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو الذی قتل طفلین عبید اللہ بن عباس
بالیمن فی خلافۃ معاویۃ فقط جیسے کہ صحاح ستہ کے اکثر راوی خارجی ہین ویسے ہی بہت رافضی
ہین چنانچہ ذہبی نے میزان الاعتدال مین ابان بن تغلب کے حال مین لکھا ہے انہ شیعی صلب
لاکنہ صدوق فلنا صدقہ وعلیہ بدعتہ وقال احمد بن حنبل وابن معین وابو حاتم انہ ثقۃ وذکرہ
ابن عدی وقال انہ کان غالیا فی التشیع یعنی ابان بن تغلب شیعی سخت تہا لیکن صدوق
ہے پس صدق اوسکا واسطے ہمارے ہے بدعت اوسکی واسطے اوسکے ہے اور احمد بن حنبل وابن معین
وابو حاتم نے کہا ہے کہ وہ ثقہ ہے اور ابن عدی نے ذکر کیا ہے کہ وہ مذہب تشیع مین غلو رکہتا ہے
فقط بعد اسکے ذہبی کہتا ہے ان قیل کیف یحکم بتوثیق المبتدع وحد الثقۃ العدالۃ المنافیۃ البدعۃ
ماخوذۃ فی تعریف الثقۃ فقلنا البدعۃ الصغری التشیع والتشیع بلا غلو کان کثیرا فی التابعین وتبع التابعین

تر شدہ یہ مسلمانی کو آفتاب سے سکو اور یہی بات کرنے لگے معنت اسلام پر لات دہر فرنگے خوب کیا
آپ نے اب ہم تم دونوں ملکر صواب حاصل کرین اور عروس مسلمانی کو پیرایۂ صدق سے شتاب
عاطل کرین ستم جہل و فریب ہنا تو ایک طرف ہے تبار از فرشتہ وحی لانیوالا دروغگو ہے جبکا گروہ
انبیا پیرو ہے تفصیل اسکی سورۂ صاد مین ہے اور ہماری کتاب عماد مین ہے انبیا بہی دروغ زن و
جعل ساز تہے اور فرشتہ پیغام رسان کے شریک انباز تہے تفصیل دروغبافی آدم و ابراہیم ہو چکی
اور عروس صدق ہمہ آغوش مسلکہ کذاب مین مقیم ہوئی جبکہ خود ذات انبیا کے لئے راست گفتاری
کی قید نہین ہے تو ان سے صحیح پیغام گذاری کی امید نہین اب صحابہ حضرت کی صفت گوش کیجئے جو
کہ احادیث محمدیہ کے اصلی راوی ہین اور جنکی صحت روایت پر مسلمانون کو بڑے بڑے دعادی ہے
شیخ عبد الحق دہلوی نے رجال مشکوۃ مین لکہا ہے کہ صحاح ستہ کے راویون مین سے ایک سمرہ بن
جندب صحابی ہے کہ خارجی حروری تہا اور علی بن ابو طالب کا دشمن حقوری دصوری چنانچہ سمرہ بن
جندب صحابی مشہور کان علی رأے الحروریۃ الخوارج و من قاریہم فی مذہبہم وکان من الحفاظ المکثرین
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راویان حدیث سے ایک مغیرہ بن شعبہ صحابی ہے جسکا مرتبہ
عداوت علی مین عالی ہے کہ ہمیشہ محمد صاحب کے داماد و عم زاد کو ناسزا کہتا تہا حاکم نے مستدرک مین
لکہا ہے حدثنا ابو بکر محمد بن داؤد بن سلیمان ثنا عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ ثنا رجا بن محمد العذری
ثنا عمرو بن محمد بن ابی رزین ثنا شعبۃ بن مشعر عن زیاد عن علاقۃ عن عمران المغیرۃ بن شعبۃ
سب علی ابن ابی طالب فقام الیہ زید بن ارقم فقال یا مغیرۃ الم تعلم ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نہی عن سب الاموات فلم تسب علیا وقد مات۔ حدیث کے راویون مین سے ایک معاویہ
بن ابو سفیان ہے جو کہ اپنے عہد حکومت مین علی کو دشنام دیتا تہا اور لوگون سے بہی یہی کام
لیتا تہا چنانچہ ابن اثیر نے جامع الاصول مین صحیح مسلم و ترمذی سے روایت کی ہے ان معاویۃ
ابن ابی سفیان امر سعدا فقال لہ ما منعک ان تسب ابا تراب فقال اما ما ذکرت ثلاثا
قالہن لہ رسول اللہ فلن اسبہ لان یکون لی واحدۃ منہن احب الی من حمر النعم سمعت رسول اللہ

قواعد عقلیہ نہین ہے اور مطابق ضوابط عدلیہ نہین اگر محمد حسین صاحب احادیث کو قیل و قال زبانی پر چہوڑتے تو شیشۂ جمعیت سنگ پریشانی پر نہ توڑتے اگر حدیثین حیات پیغمبر یا ابوبکر و عمر قلمبند ہوتین تو کیونکر منقسم باقسام چند ہوتین کسواسطے ایک فرقہ دوسرے کی احادیث کو دروغ کہتا اور اپنی روایات کے لئے طالب فروغ رہتا یہ سب خرابیان اسی سبب سے محسوب ہوئی ہین کہ احادیث انتقال پیغمبر سے دو سو برس بعد مکتوب ہوئی ہین اگر محمد حسین صاحب بنفس نفیس حدیثون کی تکمیل شمار کرتے تو کیونکر سنی و شیعہ اونکو قلیل و بسیار کرتے اکثر حدیثین ایسی ہین کہ عام سنی اونکی اطاعت کے قایل ہین اور وہابی اونکی اشاعت کے حائل ہین چنانچہ طبرانی نے روایت کی ہے وان اراد عونا فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی وقد جرب ذلک یعنی جو چاہے مدد پس چاہیے کہ کہے اے بندو خدا کے مدد کرو میری اے بندو خدا کے مدد کرو میری اے بندو خدا کے مدد کرو میری اور تحقیق آزمایا گیا ہے یہ امر فقط دیکھو تمام سنی اس حدیث کو صحیح کہتے ہین مگر وہابی موضوع و ضعیف اگر تمہارے بیان کے بطرح کے قواعد مشروح ہوتے تو کسواسطے تمہاری عقاید مجروح ہوتے فی الجملہ چونکہ حدیثین بیرایہ تحریر سے عاری رہی ہین زیر مشق افراط و تفریط ساری رہی ہین **قولہ** مثلاً ایک شخص آج ہی کی تاریخ کا لکہا ہوا ایک نوشتہ ہمکو دے الخ میانجی صاحب لکہا ہوا نوشتہ سے کیونکر متمایز ہے اور پرچہ کے معنی مین نوشتہ کسطرح جائز ہے اسکے مع زبانی پر دعوی سحبانی ہے اور اس ابجد خوانی پر ادعائے سخندانی آپکی آنکہون مین چربی چہائی ہے اور یہ دماغ مبارک مین آپکے رعنائی سمائی ہے ہم آپکو نوشتہ اور لکہے ہوئی کو لغو سمجھکر التفات نہین کرتے اور بحث لفظی مین بات نہین اب گفتگو معانی ہوتی ہے اور قسمت مسلمانی سوتی ہے لفظ مثلا سو لیکر آپ نے جو مثال لکہی ہے وہ خارج از بحث بالتمام ہے اور برخلاف اقتضائے مقام ہے یہان بحث اس بات مین تہی کہ اگرچہ گروہ رواۃ نیک خصال و دیانتدار ہے مگر سیکڑون برس کی زبانی روایت کی حفاظت محال و دشوار ہے اب تک آپ اس بات کا جواب دے سکے متاع

کتابی روایت یکسان ہوتی تو کسواسطے رحمت عمر خوف فقدان قرآن سی بمرتبہ نہایت لرزان
ہوتی شاید کہ روایت قرآن اون ضوابط موہومہ کی موافق تھی اور اون قواعد مرقومہ کی
مطابق نہ ہو پسر قرآن کا اعتبار نہ تہا کہ اوسکی حفاظت مین اون ضوابط کا مدار نہ تہا اگر اسطرح
زبانی روایت ہزار برس کی اور ایک ساعت کی برابر ہوتی تو کسواسطے موت پیغمبر کے دو برس
بعد خاطر عمر پریشانی قرآن کے سبب سے پر خطر ہوتی محمد بن اسمعیل نے کسواسطے صحیح بخاری بنا
اور کسواسطے مدت مدید تک مشقت و دشواری اوٹہائی اگر تمہاری محفوظہ ضوابط کی کچھ بھی
اصل ہوتی تو کسطرح ہر ایک فرقہ اسلام کا اپنی خواہش کی موافق نئی نئی حدیثین وضع کرتا
اور کسواسطے لوگون کو فریب دیکر کلمہ مسلمانی پر طمع کرتا چنانچہ مظاہر حق مین منقول ہے کہ محدث
نسائی نے ایک کتاب منقبت علی بن ابو طالب مین تصنیف کر کے چاہا کہ وقت مجمع کے مسجد
جامع دمشق مین اوسکو پڑہے تا کہ وہان کے باشندہ کہ مذہب نواصب رکہتے تہے راہ پر آئین
چنانچہ ایک دن اوس مسجد کے مجمع مین تہوڑی سی وہ کتاب نسائی نے پڑہی تہی کہ ایک
شخص نے مجمع سے دریافت کیا کہ مناقب حضرت معاویہ مین بہی کچھ تو نے تصنیف کیا ہے نسائی
نے جواب دیا کہ مناقب معاویہ میرے نزدیک صحیح نہین ہوئی یہ سنتے ہی اون لوگون نے نسائی
کو اسقدر مارا کہ اوسکا حال بطور ہوا حتی کہ فی الفور مر گیا فقط یہان سے ثابت ہے کہ سنیون
کے نزدیک منقبت علی صحیح ہے اور نواصب کی راے مین منقبت معاویہ صحیح ہے اگر روایت منقبت
اصلی راویون کی ساتھ تحریر ہوتی تو کسواسطے محدث نسائی کی تحقیر ہوتی کسواسطے ہر ایک
فرقہ یہ دعوی کرتا کہ ہماری روایت اصلی ہے اور دوسرے کی حکایت جعلی **قولہ** اور
جو چیز کہ مطابق اون ضوابط کے نہو گو کہ وہ مکتوب ہی ہو اصلا معتبر نہین فقط سنی کہتے
ہین کہ ہماری احادیث اون ضوابط کی مطابق ہین لہذا اعتبار کی لائق ہین اور
روایات شیعہ لائق اعتبار نہین ہین کہ اون ضوابط کی موافق زنہار نہین ہین حضرت
شیعہ احادیث اہل سنت کی پامال کرتے ہین تو ایکطرف سے ابطال کرتے ہین کہ کوئی موافق

یہہ تہا کہ پیر مرد جانے کہ یہہ شخص عراقی ہے کیونکہ عرب کے لوگ عراقیون کو اہل الماء کہا کرتے تہے
علماء محمدیہ عیب پوشی کے لیے اسکے معنی یون کہتے ہین کہ ہم آب منی سے پیدا ہوئے ہین مگر یہہ انکی
بناوٹ ہے کیونکہ کل انسان و حیوان کی پیدایش آب منی سے ہے خصوصیت محمد و صحابہ کی کسواسطے
ہے اس جگہہ محمد صاحب نے دو گناہ کیے ایک دروغ بافی اور دوسرے وعدہ خلافی وعدہ تو موافق انکے
حال ہے اونکو نہ دی اور عہد شکنی پر نظر نہ کی برخلاف واقع کہا کہ ہم اہل عراق ہین اور اصحاب
محمد و قریش کہ مشتاق حضرت کی حیلہ جوئیان فراخ ہین اور دروغگوئیان شاخ در شاخ
اگر کل کی تفسیر ہووے تو ضخامت کتاب کثیر ہووے ؎ گر نویسم وصف آن بیحد شود
نسخہ ام هفتاد من کاغذ شود ٭ اہل اسلام جان لین کہ جسکی ذات بابرکات دروغگوئی
مین لاثانی ہوگی کیونکر لائق اعتبار اوسکی پیغام رسانی ہوگی پس قرآن کتاب سماوی
نہین ہے اور صحیفہ نورانی نہین **قولہ** پس ہر آئینہ رعایت اون ہی قواعد کی معلوم
ضروری ہے فقط اگر آپکے قواعد موہومہ کی رعایت ضروری ہوگی تو تکذیب قرآن بدرجہ
غایت پوری ہوگی کہ اوسکو سچا نبی اوسکے نزدیک جہوٹ بولنا گناہ نہین تہا اور جہوٹا
راندہ درگاہ نہین اگر اوسکو دروغگوئی سے رنج ہوتا تو کیونکر وہ خلاف واقع سخن بنج
ہوتا اگر اوسکو جہوٹ بولنے سے اندیشہ ہوتا تو کسواسطے کذب صریح مسلمانون کا پیشہ ہوتا
علاوہ اسکے اگر کوئی قاعدہ و ضابطہ تحقیقات حدیث مین کارگر ہوتا تو صحت و غلطی روایات مین
محدثین کا اختلاف کیونکر ہوتا حالانکہ جس حدیث کو ایک محدث غلط صحیح جانتا ہے اسیکو
دوسرا محقق صحیح مانتا چنانچہ سفر السعادت کے خاتمہ مین لکہا ہے کہ (جب قلتین پانی ہو تو
ناپاک نہین ہوتا جسکو اسے صحیح کہتے ہین اور بعضے غیر صحیح فقط یہان ایک ہی مثال کافی
ہے آئندہ تفصیل حال باقی ہے اس تقریر سے معلوم ہوا کہ تمہارے قواعد و ضوابط محض خیالی
ہین اور اصلیت سے خالی **قولہ** پس جو چیز کہ مطابق اون ضوابط کے ہے خواہ مکتوب
ہو خواہ زبانی خواہ ہزار برس کی خواہ ایک ساعت کی ہر آئینہ مقبول ہے فقط اگر زبانی

**قولہ** علاوہ برآن یقین اس امر کا کہ آیا یہ نوشتہ واقعی اوسکی طرف سے ہے جسکی طرف منسوب کیا گیا ہے بدون مراعاۃ قواعد مذکورہ کی متصور نہین الخ جبکہ آپکو موعودہ قواعد کا اثبات موہوم ہے تو اونکی مراعاۃ معلوم ہے البتہ ہمارے قواعد کی رو سے قرآن از جانب خالق نہین ہے کیا اوسکا بہنچانیوالا جبرئیل صادق نہین ہے بلکہ دروغگو ہے اور حیلہ جو کہ از راہ تنہ پیعلاؤ وکے منہ سے قصہ خوش پیش کیا اور جگر پرستی بمکر خویش ریش جسکا ماعم تم توریہ وایہام وہر تو ہوا اور جسکو ذریعہ سے جہوٹی تاویل پر اتر دعام کرتے ہو جو کچہہ کہ آپ نے مکر و فریب انبیا و ملائکہ کی تاویل کی ہے وہ بے قال وقیل نزاع لفظی ہے جو کوئی بانی دروغ اور مکار ہوگا اوسکی پیغام رسانی کو کیونکر فروغ اور اعتبار ہوگا یہہ مسلمانون کے پاس قرآن بواسطہ موجد شورو شغب آیا ہے جس نے خاتم الانبیا لقب پایا وہ حضرت بھی مروج مکر و خدع تہے اور قاطع بنیان صبر وورع اونہون نے اکثر بار جہوٹ بولا اور بلوایا ہے اور لوگون کو منتہہ پر باب مکر کہولا اور کہلوایا ہے روضۃ الاحباب مین جنگ بدر کے باب مین لکہا ہے کہ جسوقت محمد کو خبر ملی کہ قریش واسطے مدد قافلہ کے مکہ سے چلے آتی ہین تو حضرت نے اپنے یارون سے مشورہ کیا سب نے یہی رائے دی کہ اون سے ضرور لڑنا چاہئے پس مدینہ سے باہر نکلے جبکہ بدر کے قریب پہنچے تو قریش کی خبر دریافت کرنے کے لئے ایک یار کو ہمراہ لیکر لشکر سے باہر آئے کچہہ دور چلکر ایک پیر مرد ملا محمد صاحب نے اوس سے پوچہا کیا کہ تجہکو قریش و محمد کی بہی خبر ہے وہ بولا کہ مین نہین بتلاتا جب تک کہ تو نہ بتلاوے کہ تم کون ہو محمد صاحب نے فرمایا کہ جسوقت تک تو میرے سوال کا جواب دیگا تب تک مین نہ بتلاؤنگا کہ ہم کون ہین اوسوقت پیر مرد نے کہا کہ مین نے سنا ہے کہ فلانی تاریخ محمد و صحابہ مدینہ سے نکلے ہین اگر یہہ خبر راست ہے تو آج محمد کا مقام فلانی جگہہ ہوگا اور اوس جگہہ اوس دن مسلمان مقیم تہے پہر پیر مرد بولا کہ مجہکو خبر ملی ہے کہ فلانی تاریخ قریش مکہ سے چلے ہین اگر یہہ خبر صحیح ہے تو آج فلانی جگہہ ہونگے اور قریش اوس روز وہان ہی منزل گزین تہے تب اوس مرد نے کہا کہ اب تم بتلاؤ کہ تم کون ہو محمد صاحب نے جواب دیا کہ نحن من الماء یعنی ہم پانی سے ہین مقصد حضرت کا مطلب

کسواسطی قائل ہین کہ معاملات شرعی مین اطاعت عقل بڑا عیب ہے بلکہ مخالفت حکم عالم الغیب ہے
**قولہ** اور چونکہ ظاہر ہے کہ محو و کتابت بھی بدون رعایت ضوابط و قواعد مذکورہ کے الخ کلمہ
مذکورہ اوسی بات کیلئے لائے ہین کہ جسکی اوپر تشریح ہو چکی ہو وا پھر اوسکے ذکر کی احتیاج
پڑی حالانکہ آپ ذرا بھی تک اون ضوابط و قواعد کی کسیجگہ تفصیل نہین کی اور شکل مسلمانی
بطور ناقص و مجمدہ بیل نہین بڑی بیحیائی ہے کہ جس بات کی اصل نہین ہے اوسکو لفظ مذکورہ کے
ساتھ تعبیر کرتے ہو خشت بد کا نام بد زبیرہ مرتی ہوا اگر آپکے خیال خام مین کوئی واہیات سمائی
ہوئی ہے اور قواعد عقلیہ عقیدہ اہل اسلام مین وہی بات آئی ہوئی ہے تو جسوقت آپ اوسکو بنظر
استحسان پیش کرینگے ہم فوراً بدستہ تکذیب آپکا اول وہان پیش کرینگے مسلمانون مین کوئی
عقلی قواعد نہین ہے اور آپکی مذہبیت کے لئے کوئی اصلی نشانہ نہین اگر مسلمانون کے نزدیک
کچھ عقل کی حقیقت ہوتی تو کسواسطے قرآن اونکی شریعت ہوتی **قولہ** یعنی احتمال سہو
کاتب کا کتابت مین بھی ہے فقط اگر محمد صاحب اپنے سامنے احادیث کو کتابت کراتے اور راقم بطور
بطور رواۃ سے حفاظت فرماتے اور اتفاقاً سہو کاتب سے کوئی غلطی واقع ہوتی جس سے صحت حدیث
ضائع ہوتی تو جسوقت وہ کتاب دوبارہ محمد صاحب کے سامنے مقابلہ کیلئے پیش کیجاتی تو جیسی
چاہیے اصلاح ذکر و بیش دیجاتی جبکہ اوسکے متعدد نسخے پیدا ہوتے تو قدیم کی موافق جدید ہوتی
کیونکہ جس نسخہ سے دوسرا نسخہ تحریر کیا جاتا ہے اوسی سے نسخہ منقولہ کا مقابلہ ہر تقدیر کیا جاتا ہے
جسطرح کہ اب سہو کاتب کا علاج کرتے ہین اوسیطرح تب ممکن تھا البتہ جو روایت کہ دو
تین سو برس تک زبانی چلی آتی ہے اوسکے راویون کا سہو علاج پذیر نہین ہے اور مسلمانون
کے پاس اوسکے دفعیہ کی اور کوئی علاج تدبیر نہین کیونکہ جس روایت کا راوی ایک ہو اور
اوسکو سہو لاحق ہوا تو کون یاد کرا سکتا ہے جس روایت کے راوی بہت ہین اور اتفاق ایسا
ہوا کہ سب بھول گئے تو زبانی روایت مین کمی بیشی ضرور ہوگی اور اصلیت روایت دور ہوگی
مقصود آنکہ سہو کاتب کا علاج آسان ہے اور سہو راوی کی تدبیر دور از امکان ہے—

احادیث کو غلط خیال کرتے ہین اور شیعہ سنیون کی حدیثون کا ابطال کرتے ہین دو سو برس
تک عدم کتابت احادیث کا یہی ثمرہ ہوا اگر اسیطرح قرآن بہی بے تحریر بہت زمانہ رہتا
تو شیعہ سنی اپنا اپنا قرآن جداگانہ کہتا ایک دوسرے کے قرآن کو موضوع جانتا اور سلسلہ وحی تو بالکل
منقطع ہو جاتا اب قرآن مین جسقدر اختلاف قاری ہین اور جسقدر نسخہ جاری ہین یہہ سب اوسیکا
نتیجہ ہے کہ تحریر پیغمبر کی حین حیات ہو رہا تہا اور زید بن ثابت سے لوگون نے مثل زبانی روایت کیا تہا
اگر محمد صاحب کی حین حیات قرآن مدون ہوتا تو ان خرابیون سے بالکل امن ہوتا **قولہ** اور مطابق
ضوابط عقلیہ کے جو سمعیات کے اعتبار کیلیے واسطے ضروری ہین الخ اون ضوابط عقلیہ کا بیان کیجئے وہ نشان
دیجئے جو کس کتاب مین مذکور ہین اور کس حکیم کی رائے سے اصول بین منظور ہین بہت جگہ آپ قواعد عقلیہ
کا ذکر کرتے چلے آئے ہین مگر کسی جگہہ پوری پتا نہین دیا بلکہ فکر مسلمانی کے لئے حلیہ جلوہ گری عطا نہین
کیا یا یقین یہہ میان جی کی دم بازی ہے وعدہ امروز فردا کے ساتھ عاشق نوازی ہے **س** فگندہ
تو بدنبال خویشتن مارا ٭ چو قرعہ دار پریشان بیان وعدہ خلاف ٭ جیسے کہ آپ ضوابط عقلیہ
کا مکر پیش کرتے ہین اسیطرح شیعہ بہی اون ہی ضوابط عقلیہ پر مکر پیش کرتے ہین پس کیونکر آپ
اونکی احادیث کو دروغ جانتے ہین اور کسواسطے وے تمہارے دعوی کو بیفروغ مانتے ہین جائے تعجب ہے جس
صورت مین سارے قواعد تمہارے اور اونکے برابر ہین پس کس لئے ایک کی احادیث دوسرے کی رائے مین نامعتبر
ہین اگر بالفرض ہنود کے یہان بہی روایات اہل کمال زبانی تہین اور تین سو دو سو برس تک پامال
پریشانی تو شاید فرقہ ہنود تاریخ کا یکتا شمار کیا جاتا بلکہ سنی و شیعہ کا باوا قرار دیا جاتا اس سے
معلوم ہوا کہ تمہارے ضوابط عقلیہ کو ذرہ برابر بہی استحکام نہین ہے جیسے کہ ریت کی دیوار کہ چندان قیام
نہین علاوہ اسکے جبکہ آپکی سمعیات کا مدار عقل پر ہے اسواسطے اختلاف اہل سنت و معتزلہ زیادہ تر
ہے اسی سبب سے سید احمد خان صاحب سے سنی لوگ کشیدہ ہین اور اونکی تاویلات جدیدہ و
تسویلات سنجیدہ سے رنجیدہ ہین کہ وہ بہی سمعیات کو موافق عقل کے لگاتے ہین اور وجود شیطان
و آسمان وغیرہ کو لائق دخل کی جانتے ہین پہر مولوی روم و شاہ عبد العزیز وغیرہ آپکے اکابر

تاب کچھ نہی اور چونکہ ظاہر ہی کہ مجرد کتابت بھی بدون رعایت ضوابط و قواعد مذکورہ کو
مفید یقین و ظن غالب نہین یعنی احتمال سہو کاتب کا کتابت مین بھی ہی علاوہ بر آن
یقین اس امر کا کہ آیا یہ نوشتہ اوسی کی طرف سے ہی جسکی طرف منسوب کیا گیا ہی بدون
مراعات قواعد مذکورہ متصور نہین پس ہر آئینہ رعایت اون ہی ضوابط کی مقدم و ضروری
ہے پس جو چیز کہ مطابق اون ضوابط کو ہی خواہ مکتوب ہو خواہ زبانی خواہ ہزار برس کی ہو
خواہ ایک ساعت کی ہر آئینہ مقبول ہی اور جو چیز مطابق اون ضوابط کے نہو گو کہ وہ مکتوب
ہی ہو اصلا معتبر نہین مثلا ایک شخص آج ہی کی تاریخ کا لکھا ہوا ایک نوشتہ ہمکو دے
اور بیان کرے کہ یہ زید کا لکھا ہوا ہی اور وہ شخص لایعرف لایتہم بہ جہل و فریب ہو اور دوسرا
شخص جو نہایت ثقہ اور مشہور ست و عدل ہو اور ہمکو اوسکی عقل و حفظ پر بھی اطمینان کلی ہو
ایک خبر زبانی زید کی ہمکو پہنچاوے پس صاحبان انصاف فرماوین کہ ان دونون مین
کون سی قابل اعتبار کے ہی **جواب** یہان جسقدر آپ نے شیخی ماری ہی وہ بالکل کذب
نہاری ہی و بالتمام برعکس بل انصاف لاف ہی اور مثل اقوال اجلاف گذاف ہی اگر زبانی
روایت پر کسیقدر اطمینان ہوتا تو بعد انتقال پیغمبر عمر کیونکر سعی اجتماع قرآن ہوتا تشویش
عمر سے جانا جاتا ہی کہ زبانی روایت کو پایداری نہین ہی دیوار ریگ کو استواری نہین جو
کوئی زبانی نقل کو کتابت پر ترجیح دیتا ہی وہ شاہراہ راہ صواب سے فرار کرتا ہی اور عاقبت
اندیشی خلافت مآب سے انکار اگر زبانی روایت کو کتابت پر ترجیح ہوتی تو کسواسطے تقسیم
حدیث باقسام موضوع و ضعیف و مرفوع و صحیح ہوتی چونکہ قرآن بقید کتابت در آیا صحیفہ
افراط و تفریط سے ستارہ حفاظت بر آیا اگر روایت قرآن بھی تا دو صد سال زبانی ہوتی
تو نقل قصہ و کہانی تھی کسی سورہ کا اعتبار بیش کسی کا کم ہوتا اور مصحف قرآن باہتمام
گوناگون متہم زبانی روایت کی کتابت پر ترجیح تو ایک طرف ہی اگر دونون باتین برابر ہوتین
تو سنی و شیعہ کی حدیثین متفق سراسر ہوتین حالانکہ دونون جدا گانہ ہین حتی کہ سنی شیعون کی

ذہبی وید پر تفسیر بنائی جسکو براہمن کہتے ہیں چنانچہ رگ وید کا براہمن ایتریہ ہے اور یجر وید کا براہمن شت پتھ
ہے اور سام وید کو سام بیدیان وغیرہ آٹھ براہمن ہیں اور اتھرب وید کا گوپتھ براہمن ہے اور اپنشد اپنے متعلقہ
اوپنشد وید اور براہمن کو دھیان میں جن میں پرمیشور کی اوپاسنا اور گیان ہیں اصل وید جو کہ قول پرماتما کے
وہ صرف منتر ہی ہیں اور ان سب کو وید کہتے ہیں غرضکہ وید مقدس کے لئے کسی وقت راویوں کی حاجت
نہیں رہی کہ اوسکی عبارت زبانی رکھنی پڑی اور کتابت نہیں رہی اگر کچھ مدت وید اقدس بھی تحریر
رہتا تو قرآن و حدیث کیطرح محتاج راویان ناگزیر رہتا اسیطرح جسوقت رشی لوگ
چھ شاستر کے بانی ہوئے تو اسوقت قلم رانی ہو کر تحریر بید رنگ گیا اور یا تبدیل و تغیر
سنگ ابھی روز سے درس و تدریس کی بنیاد ڈالی اور تدبیر عمل و کشاد نکالی پس پہلا گوتم
رشی نے سانکھیہ درشن کی تفسیر بنائی اور واتسیاین رشی نے نیائے درشن کی اور ویشیشک درشن
کی گوتم رشی نے اور میمانسا درشن و یوگ درشن کی بیاس رشی نے اور بیدانت درشن کی
بودہاین رشی نے اسیواسطے پرانون کا ہمارے نزدیک اعتبار کلی نہیں ہے کہ اونکی روایت مدت
تک زبانی رہی ہے اور تھوڑے پنڈت دگیانی چونکہ بیاس نے کوروں اور پانڈوں کی
جنگ کی نفیس معلوم کی اور چوبیس ہزار شلوک کے درمیان منظوم اسواسطے وہ بھی معتبر
ہے اور تفصیل اسکی اور بہت سی ہماری مستند و معتبرہ کتابون میں افراط و تفریط کی
گنجائش نہیں ہے اور شبہہ کمی و افزایش نہیں میان محمد علی جو زبانی نقل کو کتابت پر ترجیح
دیتے ہیں وہ اونکا حمق ہے اگر اوسکی کچھ اصلیت ہوتی تو کسواسطے اجماع قرآن پر ابوبکر و عمر
کی مشورت ہوتی بلکہ بجنسہ پراگندہ قرآن کو چھوڑ تو سنگ پریشانی سے سرا ایمان کو
توڑ دیا ہے مولوی جی کی نیت بکر فکر سے بھی رضا دیکاتی ہے اور دست روی سیلی انکار
کھائی ہے **شکست فاش** جب ہمارے یہان نقط بالحفظ ایسے احکام کو ساتھ
ہے کہ کتابت پر اوسکو ترجیح ہے اور مطابق ضوابط عقلیہ کے جو مسلمات کو اعتبار کرنے کے
واسطے ضروری ہیں وہ ضابطے ضروری ہیں تو ہمکو ضرورت کتابت مدون کی اوسوقت

بحث لفظی طبیعت رجوع ہین ہوا اور ہماری جانب سے نزاع لفظی شروع ہین مگر چونکہ
مخالفین خوان ہی باتون پر فخر کیا ہم نے طبیعت حق طویت پر جبر کیا اب بحث معانی کرتا
ہون اور میان محمد علی کی تلخ زندگانی جسوقت وہ ہماری تحقیقات پر نظر التفات نگاہ
غیرت کی مارے زہر ہمات کہانگی یہہ انکی بیحیائی ہے کہ روز اول سے اپنے دین کے قواعد وضوابط
عقلیہ کا دعوی کرتے چلے آتے ہین مگر آج تک ایسا ثبوت کوئی نہین دیا کہ جسکی بنیاد عقل پر
ہووے اب ہمارا کلک گوہر بار آپ کی ابکار افکار کی شمار کرتا ہے اور ہر ایک کے بوسیلہ تفننا
سے تسکین خاطر افگار اور دل بیمار کرتا ہے **قولہ** ترجمہ کوئی اور ملت والا جو ہمارے سامنے شبہہ
کرکے تحقیقات سمیت اپنی ملت کا دم بھرے اسے شرم نہین آتی کہ ہمارے اعتراضات کے جواب سے
آپکے اکابر آج تک دم دبا کے چلے آتے ہین اور یہ دردیتا تازیانہ الزام کہا تو جسوقت کہ سر
اوٹھایا جادہ سے جھکایا پھر دم نمارا اور راہ بحث مین قدم **ـــہ** نہو کم فہم ہم فہم ہم سخن دانند
نہو صاحب نفس خوشدل انسان ہو جو عبید اللہ کہ قدوۂ ابلہان ہے وہ کہان ہے رانده
درگاہ خوش دوکے ہوا اور آوارہ دشت بلا ایسا الزام کہا یا کہ آج تک بحث ومباحثہ
کا نام نہ لیا وہ حق بیانی کیسے کرین جن کلام نہ کیا **ـــہ** دیکھو عقب کلکم بجنبش آرد نیش
شتو حسود بسوراخ مار ستواری قطب الدین حسین شاہ اسی آرزو مین ہلاک ہوگئے کہ بیاک
ندامت سے سر بالا کرین اور اندر ہی کے متنازعین کا عذر کالا احمد الدین خان ذکار
معقول کیا کہ جن کو سانپ سا کوئی مقول لیا استقدر ندامت سے رو دیا کہ اعجاز محمدی کو آب
خجالت سے دہو یا بحث وہ باتھ سے تا بآسانی اوٹھایا اور نتیجہ رسوائی سے دامن ہمانی بچایا
سیہ ہی حال آپکا ہونیوالا ہے یا ساکت ہوگئے یا حیرت سے مارے مائیت بیجولات طولانی فراموش
ہوگئی اور زبان شوخ بیانی خاموش **ـــہ** ہون نہ تھی کہ زمانہ مین مباطہ زسخن
آپ ہی آپ بجتی ہین جھنجھوالی ہم نے آپکی سمتیا کا ایسا رد لکھا کہ آپکو قیامت تک اپنی
جرأت جواب نہوگی اپنے ترشن کیسے کرین ملت کینے کی طاقت وتاب نہ **ع** مردان رہ دانشے

ہی جس سے علم اتفاق این و آن واقف کون ہی اسواسطے کتنی ہی حدیثین ایسی ہین کہ جن کو
ایک محدث صحیح کہتا ہی اور دوسرا موضوع چنانچہ طبرانی نے روایت کی ہی کہ محمد صاحب
علی مرتضی کی آغوش مین سر رکھکر سو گئے جب حضرت جگے تو معلوم ہوا کہ علی مرتضی نے عصر کی
نماز نہین پڑہی لہذا فرمایا کہ الہی علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت مین تہا تو آفتاب
کو پہیر دے پس آفتاب پہر نکل آیا یہان تک کہ علی نے عصر کی نماز پڑہ لی اور یہہ واقعہ خیبر
مین ہوا تہا ترجمہ دار الشفا مین لکہا ہی کہ طحاوی و قاضی عیاض اس حدیث کی صحت پر اتفاق
کرتے ہین اور ابن جوزی وغیرہ اس پر موضوع ہونے کا اطلاق کرتے ہین چونکہ سورج کا پلٹ
آنا عقلاً محال ہی اسواسطے یہہ حدیث غلط ہی جہان ہی بخاری وغیرہ بہی بعضی باتون مین عقل کے
پابند تہے اور لاکہون فقرے حدیث کے جنکو عقلاً ناپسند تہے اسیطرح ابو داؤد وغیرہ کو جو کچہہ عقلاً
پسند آیا وہی قلمبند فرمایا باقی کو تہ پلے نے اعتبار رکہا آیندہ کو یہہ ہی آتے [illegible] بخاری رکہا
یہہ سب عقل کی کارخانے ہین باقی چیلے [illegible] زمانہ مین [illegible] آنکا عقل [illegible] تک
ہر گہڑی [illegible] اور مسلمانون کو کہین ہین سنگ پڑہی ہی [illegible] علمی [illegible]
بکر فلک کی تعریف کرتی ہین اور [illegible] انعام حوالہ نفس [illegible] کرتے ہین شکر
سب ہماری تحقیقاتون اور قواعد و ضوابط عقلیہ کا در باب سمعیات کی یہہ حال ہی [illegible]
اور ملت والا جو ہمارے ساتھ منہ کرکے تحقیقات سمعیات اپنی ملت کا دم بہرے اور تردد کی
تو اصل ہی کیا ہی کہ انکی ملت مین کچہہ تحقیقات سمعیات کی نہین ہوئی بقول عبید اللہ کے
کہ وہ تو تاریخ کی بہت کچہ ہین اور تصدیق انکی صاف ظاہر ہی کہ باوجودیکہ لالہ صاحب
نے اپنے قول پر عبید اللہ کے بحث طویل ترتیب علم کی مکرات تک کی سوال کا جواب
کچہہ نہین دے سکے **جواب** اے متکبر اگر تو صرف و نحو کا عالم ہی تو بتلا کہ (تحقیقاتون)
جمع تکسیر یا سالم ہی دونون قسم کی جمع کے جتنے اوزان ہین دے سکتا ہی صرف دان و
نحو خوان ہین انکی تحقیق پر دعوی یکتائی ہی اس سے زیادہ کون سی بیحیائی کا ہی ہر چند بطرف

تکذیب پر آمادہ ہوا ابن جوزی محدث نے اپنی کتاب تلبیس ابلیس میں محدثین و متکلمین و صوفی و فقیہہ و ارباب جرح و تعدیل و اصحاب توجیہ و تاویل وغیرہ کو عرض کرکے تلبیس ٹھیرایا کو
اور نحو میں جیا فصاحت و بلاغت بیاد بان عبارت سلیس تسرا یا اور ہزاروں حدیثون کو
ترپلے سے بے اعتباری کہاہے اور طاق بلند پر حرف صحت مسلم و بخاری رکھاہے اوس کتاب
کی یہ عبارت بقدر نمونہ ہے جس سے علم صحت فقہ و حدیث واضح ہوتا ہے وکر تلبیسہ علی الفقہا کان
الفقہا فی قدیم الزمان ہم اہل القران والحدیث فما زال الامر یتناقص حتی قال المتاخرون
یکفینا ان نعرف آیات الاحکام من القران وان نعتمد علی الکتب المشتہرۃ فی الحدیث
کسنن ابی داؤد ونحوہا ثم استہانوا بہذا الامر الخ اسی پر باقی کتاب کو قیاس کیجیے اور بتابی
قطع کاہ حدیث و فقہ کے واسطے یہی سبب ہے کہ شیعہ سنیون کی حدیثون کو باطل کہتے
ہین اور سنی حدیث شیعہ کو لا طائل اسیواسطے بخاری و ابو داؤد نے گیارہ لاکھ حدیثون میں سے
پانچ ہزار اور چھ سو حدیثین واسطے کتاب ترتیب کے نکالین اور دس لاکھ چورانوین ہزار
چارسو درمیان آپ تکذیب کرڈالین اسیواسطے اکثر حدیثین ایسی ہین کہ انکو کوئی محدث
موضوع کہتا ہے اور کوئی صحیح اگر حدیثین بھی عہد خلافت مین قرآن کی طرح کتابی ہوتین
تو کسواسطے اتنی خرابی ہوتین بر تقدیریکہ قرآن بھی زبانی رہتا تو حدیث کیطرح مجموعہ پریشانی
رہتا شاید پانچ آیتون مین سے کوئی شاید ستر صحیح قرار پاتین اور باقی مانند حدیث بیکار جاتین
چونکہ یہی ابوبکر و عمر داخل قرطاس ہوا پاسے تغیر و تبدیل سے محفوظ رہا اس سبب **قولہ** علاوہ
ان سب امور کو اور بہت ضوابط و قواعد عقلیہ مقرر ہین کہ اونکو ذریعہ سے ہر طرح کی اخبار
متمائز ہو سکتی ہین فقط جبکہ صحت حدیث قواعد عقلیہ پر محصور رکھتی ہو تو ضرورت حدیث
کسواسطے مسلم رکھتے ہو جو عقل ہی کو اصل ٹھہرا لیجیے دریا مسلمانی مین کشتی عقل تیرا ئیے جس صورت
مین عقل پر دین کا مدار ہوگا تو قریب نصف کے قرآن بے اعتبار ہوگا چار ناچار بیان ظاہر
کی تاویلات بید دل نہاد ہوگی اور معقولات قاضی ور اضی سے بدا عتقاد عقل انسان ہوگا

محمد علی کی طرح انہیں جاہل ہوگا اسواسطے اونکی بیہودہ تکفیر سے سید احمد خان صاحب نے بجز اسکے کہ مولوی جی
سے قطع پیوند کیا ہے اور تہذیب الاخلاق کی جلد دوم مین شوق و عدم پسند کیا ہی کہ بلفظہ یہ ہین
کی عبارت یہ ہی کہ تمام علما و محدثین متفق ہین کہ روایت حدیث بلفظہ نہین ہوئی ہے بلکہ بالمعنی ہوتی چلی آئی ہے
مرویہ کے لفظ بعینہ وہ لفظ نہین ہین جو رسول خدا نے فرمائے تھے بلکہ راویون نے اونکا مطلب اپنے
لفظون مین بیان کیا ہے اور بخاری و مسلم کی حدیثین بھی ایسی ہی ہین اور اسی طرح پر روایت
ہوئی ہین پس ہم اونکے ہر ایک لفظ کو صاحب وحی کی طرف منسوب نہین کر سکتے بلکہ صحابی و تابعی
کی طرف بھی بالعموم نسبت نہین دے سکتے کیونکہ ممکن ہے کہ وہ الفاظ سب اخیر راوی کے ہون جسنے
نے بخاری یا مسلم یا اور کسی سے روایت کی بلکہ کیا تعجب ہے کہ بعض مقام پر خود بخاری یا دوسرے مصنف
جامع حدیث کے لفظ ہون اسکی تصدیق خود بخاری کی اکثر حدیثون کو آپس مین مقابلہ کرنے
سے ہوتی ہے الخ یہان سے واضح ہوتا ہے کہ روایت بالالفاظ کے بارہ مین میان محمد علی کا دعوی
باطل ہے اور اسکے بطلان پر اون ہی کا پیر و مرشد گواہ عادل ہے **قولہ** اور جہان کہین کسی لفظ
مین شک ہوا ہے تو دونون لفظ بوساطت حرف شک کے نقل کئے گئے ہین الخ ہر چند جو نا
بات بناتا ہے مگر اپنے منہ سے آپ بات کہتا ہے نہین سمجھتا کہ میری زبان سے کیا ادا ہوتا ہے اور
کیونکر میرے لئے لقب کذاب عطا ہوتا ہے محمد علی کے منہ سے یہ فقرہ ایسا آیا کہ جس نے اسکو
جھوٹا کر دیا نادان خوب سمجھ لے کہ جسوقت اخبار محمدیہ کے الفاظ موجودہ مین نہین شک
ہو تو اونکا حالت اصلی پر رہنا خاطر نشین بوجہ خوش ترک ہے شکر خدا کہ ماننا ہے تعصب کی
زبان سے ثابت ہوگیا کہ صحیح بخاری مشکوک ہے اور اس مین مجبوری و ناچاری ہو رہی چوک ہے
اگر اول ہی ہماری بات مانتے تو کسواسطے مصنف انصاف پیلات ہوتے چونکہ اخبار محمدی کی
تحریر سند سے رواۃ نہین ہوئی اور صحیح و غیر صحیح کی تحقیقات نہین اونکو الفاظ مین شک واقع ہوا
اور فی حدیثون کا ہر ایک دافع ہوا اسیواسطے محدثین از روئے اعتبار کے متنوع ہوئین اور
صحیح متصل و ضعیف و منقطع ہوئین کسیکا اعتبار کم کسیکا زیادہ ہے اسکی تکذیب ہمین کیا

ہوسکتا ہے کہ محمد صاحب نے کہا ہو جو صدہا لاکہ جمع شدہ ہو ہو وہی الفاظ اسکو ہر ایک یاد کی
سنی ہوئی بات اونکی نظم و ترتیب سے یاد رکہتے تہے کبہی بہول چوک نہ کرتے تہے اور بعید کا سماع ایک شخص کا
ہے کہ تمام بنی آدم سے بڑہکر ذہین ہووے اور وہ بہی جبرئیل امین جیسا پہلے طبقہ کو اونکو ذہن نشین کر
دلکہا اور اگر کسی نے لکہا تو مٹا دیا بس کیونکر قرین قیاس ہے کہ دوسرے طبقہ نے پہلے طبقہ سے حدیثین
زبانی سنکر اونکے الفاظ کو بہی یاد کر لیا اسیطرح سے دوسرے سے تیسرے نے اور تیسرے سے چوتہے نے
سنا بلفظہا یاد رکہا علاوہ اسکے جبکہ ہم دیکہتے ہین کہ ایک ہی حدیث جو کئی راویون سے منقول ہوتی ہے
اختلاف عبارات و الفاظ سے مشمول ہوتی ہے تو کیونکر یقین کر سکتے ہین کہ روایت حدیث بالالفاظ
ہے سوا اسکے کل علماء محمدیہ بہی روایت بالالفاظ پر مصر نہین ہین اور محمد علی کی طرح جہوٹے دعوی پر مصر نہین بلکہ
صاف صاف کہتے ہین کہ روایت حدیث بالالفاظ نہین ہے چنانچہ شرح مشکات مین ہے کہ وہ اصل نقل بالمعنی
واقع فی الکتب الستۃ وغیرہا یعنی صحاح ستہ وغیرہ کتب حدیث مین نقل بالمعنی واقع ہے اسیکے
قریب شرح مسلم مین امام نووی نے لکہا ہے علامہ اثیر الدین ابن حبان محمد بن یوسف بن حبان
اندلسی نے کتاب تذییل و تکمیل مین جو شرح تسہیل الفوائد و تکمیل المقاصد کی ہے لکہا ہے کہ مصنف
نے قواعد کلیہ کے اثبات مین استدلال حدیث کے لفظون سے کیا ہے حالانکہ یہہ اونکی غلطی ہے آج
تک مین نے ایک کو بہی اگلے پچہلے مین سے ایسا کرتے نہین دیکہا اور کسی نے الفاظ حدیث سے ایسا
استدلال نہین کیا کیونکہ انکو وثوق اس پر نہین ہوا کہ یہہ الفاظ وہی ہین جو پیغمبر خدا نے فرمائے
تہے اور اگر ایسا وثوق ہوجاتا تو وہ الفاظ مثل الفاظ قرآن کے قواعد کلیہ کے استخراج مین مانے
جاتے اور عدم وثوق کے دو سبب ہین اول یہہ کہ راویون نے نقل بالمعنی کرنا جائز سمجہا تہا دوسرے
بہت حدیثون مین موافق کلام عرب کے لفظی غلطیان ہین کیونکہ اکثر راوی غیر عرب تہے
انتہی یہان سے ثابت ہے کہ احادیث کی نقل بالالفاظ ہونے کا دعوی بے اصل ہے اور برعکس
عقل و نقل بلکہ نقل بالمعنی کی صحت مین بہی کلام ہے اور وہی آتش در جام ہے یعنی جو پہلے اوسکے
ردین دلائل ہین وہی اسکے ثبوت مین حائل ہین پہر بہی شخص اول کا وہی قائل ہوگا جو کسی نے

دیکھو اس حدیث مین ابن عمر نے کسقدر غلطی کی ہی اور بیان محمد صلعم سی اصل عبارت
حدیث کی فرمایش کر یگو تو ہم اونکو اطلاع مطابق کر ینگے کہ موت الفجاۃ سخط علی المؤمنین
فقالت غفر اللہ لابن عمر انما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موت الفجاۃ تخفیف علی المؤمنین
وسخط علی الکافرین **دوسری حدیث** جلال الدین سیوطی نے رسالہ عین الاصابہ
مین لکھا ہی کہ ابوہریرہ نے کہا کہ جس نے مردہ کو غسل دیا اوسپر بھی غسل لازم ہی جب عائشہ نے
سنا تو کہا کہ او نجس موتی المسلمین یعنی کیا مسلمانون کے مردہ بھی نجس ہو جاتے ہین فقط اس
حدیث سے ابوہریرہ کی غلطی ظاہر ہی **تیسری حدیث** ابوسلمہ بن عبدالرحمن
سے عین الاصابہ مین روایت ہی کہ اوس نے بی بی عائشہ سے کہا کہ جابر کا یہ قول ہی کہ جب پانی
نکلے تب پانی واجب ہوتا ہی یعنی غسل بعد منی نکلنے کے واجب ہوتا ہی عائشہ نے کہا کہ جابر نے
اس مین خطا کی ہی پیغمبر خدا نے فرمایا ہی کہ بعد اوغال کے غسل واجب ہوتا ہی دیکھو مطلب
اصلی کے سمجھنے مین کسقدر غلطی ہوئی **چوتھی حدیث** جلال الدین سیوطی نے
رسالہ عین الاصابہ مین لکھا ہی کہ ابوہریرہ نے کہا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ ایک عورت نے بلی کو
نہ پانی دیا نہ کہانا اوسکو چھوڑا یہان تک کہ وہ مر گئی اس لئے خدا نے اوسکو عذاب دوزخ
دیا تب عائشہ نے کہا کہ خدا کے نزدیک مومن کی ایسی عزت نہین ہی کہ ایک بلی کی بسبب اوسکو
دوزخ مین ڈالے وہ عورت کافرہ تھی یہ کہکر کہا کہ ابوہریرہ دیکھو جب حدیث کی روایت کیا کرو
**پانچوین حدیث** پہر اوسی کتاب مین لکھا ہی کہ ابوہریرہ نے کہا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ
اگر کسیکے پیٹ مین پیپ و خون بہر جاوے تو بہتر ہی شعر سے عائشہ نے سنکر کہا کہ ابوہریرہ کو یاد
نہ رہا آنحضرت نے فرمایا ہی کہ بہتر ہی اوس شعر سے کہ جسکے ہجو مین کہا جاوے فقط خیال کیجو کہ ابوہریرہ
کسقدر نسیان مین مبتلا تھا کہ اوسکا ہر ایک قول غلطی آمیز تھا اسی پر دوسرے راویون کو قیاس کیجئے
اور ہر ایک کی روایت کو غلط و احادیث پر اعتراض کیجئے اور بہی کئی دلائل ہین جو ابوہریرہ کے
راستی کی مائل ہین تفصیل انکی بالا گذری کیونکہ اول کی رد مین منحصر و انگذری اب کہنا

ہوسکے اور نقل روایات جاری رہا ہو لیکن ایسی عالم ہمارے بیان کا درست ہے انکار نہین
کرسکتا کیونکہ اسکا ثبوت اسی روایات سے ملتا ہے کہ خلفا مذکور خلیفہ ام کے روایات محمدیہ کو
راوی خلیفہ کی مانند اہم کرتے تھے لیکن بصورت سہو کسی لفظ کے بہول جانے کے لئے وہ لکھی
کتاب نہین تہا پس صدہا سال کی زبانی قیل و قال کی نقل بالالفاظ کیونکر ہو سکتی ہے اگر کچھ
کہ وہ حال فراموش ہوا کسی کلمہ کو ایک راوی دوسرے سے دریافت کر لیتا تہا کہ جس روایت
مین تواتر ہوتا ہے اسکو راویوں کے لیے ہمیشہ تکرار ہوتا ہے تو جواب یہ ہے کہ اگر اتفاقاً کوئی
لفظ سب راوی ہی بھول گئے تو کون کس سے استفسار کریگا اور خفتہ کو خفتہ کس طرح بیدار کریگا علاوہ
اسکے بسبب مسافت بعیدہ وغیرہ موانع کے بہولنے والے راوی اور دوسرے راوی کی باہم ملاقات
نہو سکی اور اجرا رسم مراسلات تو بہی الفاظ محفوظ نہین رہ سکتے بلکہ معنی بھی ملحوظ نہین رہ سکتے
حقیقت یہی ہے کہ اگر جناب خلفا مین احادیث محمدیہ کی حفاظت منظور ہوتی تو مانند قرآن
واسطے کتابت کی اجازت ضرور ہوتی اگر انکے نزدیک زبانی روایت کوئی شے ہوتی تو کتابت
قرآن کی احتیاج کس واسطے ہوتی صدہا برس کی زبانی روایت مین احتمال نقل بالالفاظ کا
التزام نہوگا جب تک کہ جمیع رواۃ مہبط وحی و الہام نہونگے ذرا غور کرو کہ جس نظم و ترتیب
و تقدیم و تاخیر کے ساتھ جتنے کلمات و الفاظ محمد صاحب اپنی زبان سے فرماتے تھے انکو ایک
دفعہ سنکر ہوبہو بلفظ یاد کر لینا ہر شخص کا کام نہین اور نہ ہر ایک کی تمام و مشاغل نہین علاوہ اسکے
صحابہ مین سے ہر شخص ماہر ترتیب و قدر دین نہ تہا و علیم و ذہین نہ بلکہ اکثر لوگ ایسے تہے کہ بات
بات مین غلطی کرتے تہے مرکب سہو و نسیان تہے اور مثل عام آدمیان اب چند احادیث
بطور مثال مرقوم ہوتی ہین جن سے صحابہ محمد کی غلطیان قیل و قال مفہوم ہوتی ہین —

**پہلی حدیث** موسی بن طلحہ سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت عائشہ سے کہا کہ ابن
عمر کہتا ہے کہ مرگ مفاجات سختی ہے اور مومنون کو تب بی بی عائشہ نے کہا کہ خدا بخشے ابن عمر
کو پیغمبر خدا نے تو یہ فرمایا ہے کہ مرگ مفاجات تخفیف ہے مومنون پر اور سختی ہے کافرون پر

اوسکے گہر مین یعنی جب شبہہ واقع ہو کہین تو دیکہہ بہی سکتا ہو اوس متن و رواۃ حدیث مین کمی زیادتی
و کمی ہو جاتی ہو یعنی از راہ سہو و غلطی کے بیشی ہو نا کمی و زیادتی کا ضرور ہی ہو کہ ملا خلط ہوتی
ہر یادہ جو ضبط و تکرار کے بیش کہا ہم نے اسی واسطے آنکو نہین کہ ارادہ کیا تہا ہم نے حدیث کا کہ لکہی ہو تو نے
اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فقط اس حدیث سے دو امر برآمد ہوئے ہین ایک یہہ کہ خود عہد محمد
مین بغیر کمی و زیادتی کے نقل احادیث دشوار تہی دوسرے یہہ کہ تحریری سند کسواسطے کسی کی پیشی کا کوئی محافظ
نہین ہو جبکہ محمد صاحب کے عین حیات احادیث مین اتنی ابتری ہتی تو زمانہ بخاری و مسلم مین کسقدر
افراط و تفریط بڑہی ہو گی کہ اوسوقت وفات محمد کو تین سو دو سو برس گذر چکے تہے اور تحریری سند
کوئی موجود نہین تہی بس بخاری وغیرہ کا کیا ٹہکانا ہو کہ اونکا مجموعہ زیادتی و کمی سے محفوظ ہو و نیز
محب طبری نے ریاض النضرہ مین اور ملا علی متقی نے کنز العمال مین اور حافظ عماد الدین نے مسند صدیق
مین بروایت حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوری کے حضرت عائشہ کی روایت سے یہہ لکہا ہو کہ میرے والد
یعنی حضرت ابوبکر صدیق نے پانسو حدیثین پیغمبر خدا کی جمع کی تہین پس ایک شب وہ بہت
بے چین ہو کر اور بعد کے زیادہ مغموم مین نے پوچہا کہ پریشانی کا سبب کیا ہو تو اونہون نے کہا کہ وہ
حدیثین جو مین نے جمع کی تہین سے آ جب مین لیگئی تو آگ منگا کر اونکو جلا دیا جب مین نے اوسکا
سبب پوچہا تو کہا کہ مجکو اندیشہ ہو کہ شاید مین مر جاؤن اور یہہ حدیثین میرے پاس رہجاوین اور
شاید مین نے اعتبار اون لوگون کا روایت مین کیا ہو جو حقیقت لائق اعتبار نہون اور وثوق
اون باتون کا کر لیا ہو جو در اصل صحیح نہون فقط یہان سے کہنا یہہ ہو کہ خود وقت نبوت و
خلافت مین احادیث کا کاروبار ابتر تہا و راویون کا اعتبار کمتر جو پیغمبر و صحابہ کو بخوبی معلوم تہا
سے خبر و اچہا اور مانع تدوین و تحریر اخبار چنانچہ مولوی محمد علی کے بہیر خان سید احمد خان صاحب
کی تہذیب الاخلاق کی جلد سوم کے نمبر ہشتم مین ہو کہ بعض احادیث سے ثابت ہو کہ خود آنحضرت
نے فرما دیا تہا کہ سوا قرآن کے مجہسے اور کچہہ نہ لکہو اور اسیواسطے بعد وفات آنحضرت کے بہی صحابہ
تحریر احادیث کو نا پسند کرتے تہے اور اگر بعض صحابہ نے کچہہ لکہا تو ان ہی خیالات سے اوسکو مٹا دیا ہوگا

یہ احادیث میں کہ دو راوی کی سمجھ و حافظہ کے موافق ہیں صحیح بخاری و صحیح مسلم میں بھی بعض
واقعہ وغیرہ کل الفاظ آئے ہیں مگر انکی روایتوں میں بنسبت ایک دوسری کے کچھ تفاوت
نہیں ہے چنانچہ شیخ مسلمان ایسا کہتے ہیں کہ صحیح بخاری و مسلم چند انتخاب ہیں جسمیں بعض حدیثوں میں صحت متصل
ہیں اگر چہ مثلاً وغیرہ الفاظ ہر ہم کی حدیث کے لیے ہوتے ہیں تو اسوقت بخاری و صحیح مسلم انکی صحیح
وغیرہ کے کچھ فرق ہیں ہوتی چونکہ ایسی بات نہیں ہے تفصیل احادیث کی بھی تحقیقات نہیں **قولہ** یہ التزام
استکا کیا گیا ہے کہ نقل بالالفاظ ہونی چاہیے نقل بالمعنی غلط چونکہ فقرہ ہذا اور فقرہ آیندہ میں بطور غلط
استعمال کیا گیا ہے گو بافصاحت کہہ گئے ہیں اس مضمون کا نام ارسال کیا ہے کہ التزام کرنیوالا اصول محدثین
ہے اور دولت صدق محمد علی بر سر زوال ہے اگر انکا فعل موافق قول ہوتا تو کسو طرح انداز تقریر
بے ڈول ہوتا ہم نہیں جانتے کہ کس نے یہ التزام جاری کیا اور کس غرض سے اتہام مسلم و بخاری کا کیا
اگر کوئی زبانی حدیث کا ورد بھی کرے تو بھی نقل بالالفاظ مستعمل ہے اور مانند اجتماع ارسال
اور یا ارسال ہے کیونکہ جس مضمون کو ہر روز ورد کی طرح پڑھتے ہیں انکو بھی اکثر الفاظ بعض وقت بھول
جاتے ہیں مگر کتاب میں دیکھکر پھر یاد کر لیتے ہیں چنانچہ ابو داؤد کی ایک حدیث کا مفہوم یہہ ہے [illegible]
کے جیسے حج سے غریف تابعی واثلہ نامی صحابی کے پاس گیا اور کہا کہ مجھسے کوئی ایسی حدیث بیان
کرو کہ جسمیں افراط و تفریط نہ راہ پائی ہو تو واثلہ غضبناک ہو کر بولا کہ کمی بیشی سے کوئی حدیث
خالی نہیں ہے دیکھو جو مصحف میں ہے کوئی شخص قرآن پڑھتا ہے اور سہو و غلطی سے افراط و تفریط کرتا ہے تو قرآن
کھولکر دیکھ بھی سکتا ہے چونکہ احادیث ہنوز مکتوب نہیں ہوئیں لہذا انکی کمی بیشی سے بری نہیں ہو سکتیں وہ
حدیث یہ ہے عن الغریف بن الدیلمی قال اتینا واثلة بن الاسقع فقلنا حدثنا حدیثا لیس فیه زیادة ولا
نقصان فغضب فقال ان احدکم لیقرأ ومصحفه معلق فی بیته فیزید وینقص فقلنا انما اردنا حدیثا سمعته
من النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ابن غریف بن دیلمی کہتے ہیں کہ ہم واثلہ بن اسقع کے
پاس آئے اور کہا ہم سے بیان کرو ایک حدیث کہ جس میں زیادتی اور کمی نہ ہو غضبناک ہوا
واثلہ اور کہا کہ تم میں ایک تمہارا پڑھتا ہے قرآن یعنی شب و روز حالانکہ قرآن اسکا لٹکا ہوتا

جو کسی سے پایا جاتا ہے کہ مسدد اول ہی کسی ناحیہ میں تنہا بنگ ہے اور پایا اعتبار ذلک بعد موضع
اعتبار لفظی بخاری وغیرہ مبارہ بار ترسیم تحکراوہ باشنام کرنا گمان ج تقسیم **قولہ** انفاذ خبر میں
کسیکی یہی اعتبار میں کی گئی ہیں مقصد چونکہ ذکر گئی ہیں کا قائل حدوث نہیں ہے اسو جہ اس کی شرح
میں کرنی مقصود اعتبار کی قابل متروض نہیں جبکہ اعتبار کرنیوالے سے تم انکا ہی نہیں پاتی تو
ابکی کیفیت اہل اعتبار کو کہہ پیا ہی نہیں اسکی لہذا اعتبار کرنیوالے کا نام فاش کیجیو اور اپنی بحر
کا اہل اعتبار سے گہہ بتمام تلاش کیجیو **قولہ** کیا ایک طریق خبر کے واسطے مدد سے مدد سے لفظ مقرر
ہستن مقصد اون لفظوں کا مقرر کرنیوالا تو پنجیبر ہے اور نہ صحابی نام وہیں بخاری وغیرہ میں کہ جس نے
مقرر اتفاق کیا اور ہی نہ احادیث محمدیہ میں انواع و اقسام کا لحاظ کیا البتہ یہی امر ہے صحت و ضبط
حدیث مصور ہے ادیکی سی اس فن میں مشکور ہے اور جو جاپا وہ کیا لاکھوں حدیثوں کو تہ پایا اور اعتبار
رکھا صرف چار ہزار انکا نام صحیح بخاری رکھا بس جو کچھ احادیث میں کثرت یا قلت ہے بالکل
اسیکی مشورت و مصلحت ہے نہ محمد و صحابہ نے چہ لاکھ حدیثوں میں سے چار ہزار چہانٹی تہیں اور نہ
مرفوع و موضوع وغیرہ چند اقسام ہہ بانٹی تہیں نہ کسی حدیث کے لئے کوئی لفظ تعین فرمایا
اور نہ کسی کو ضعیف و متین یہہ سب یاروں کی اختراع ہے اسیطرح بابت احادیث کو باہم
تراع ہے خلاصہ انکا احادیث میں جتنے افراط و تفریط و قوت و ضعف و غلطی و صحت نے
راہ پائی ہے وہ بالکل صنعت بخاری و مسلم و ابو داؤد و ترمذی و ابن ماجہ و نسائی ہے **قولہ**
مثل حدثنا و حدثنی و اخبرنا و اخبرنی الخ فرمائیے کس قسم کی حدیث کے لئے کون سا لفظ مقرر
ہے اور اقسام کثیرہ حدیث کے ساتہہ ان قلیل الفاظ کا تعلق کیونکر ہے اگر ہر ایک طرح کی حدیث
کے لئے تقرر لفظ جدا گانہ ہوتا تو آپکی بات کا کچھہ ٹہکانہ ہوتا چونکہ یہہ معاملہ نہیں ہے آپکی
مرہم فکر بہ تسبیل صدق ہے حالانکہ ہم یہہ مولوی صاحب میں کہ حدثنا و اخبرنا مرادف
ہیں اگر کسی خبر میں حدثنا اور کسی خبر میں اخبرنا کا استعمال ہوگا تو دونوں میں غیریت کا
زوال ہوگا کہ دونوں لفظ کے معنی ایک ہیں مانند لاکن ومیک ہیں اسیطرح حدثنی و اخبرنی

چنانچہ ترمذی نے اپنی سمجھ مین داخل کر دیا مین اسی قیاس پر نسائی وغیرہ نے اپنی سمجھ تیار
کی ورنہ دنل بارہ ۱۲ برس کے بعد نئی نئی حدیثین ہر ایک محدث کہان سے لاتے لیکن کسو صحاح
ستہ کے مصنفین کی پیدایش و صحت مین زمانہ قلیل کا کچھ بڑی فرق ہی چنانچہ پیدایش بخاری
ایک سو چورانوین ہجری مین ہوا اور مسلم دو سو چار ہجری مین پیدا ہوا اسی طرح بخاری کی وفات
دو سو چھپن مین ہوئی اور مسلم دو سو اکسٹھ مین مرا یہی حال ابو داؤد وغیرہ کا ہی اور ان سبھون
کے ملک بھی باہم قریب قریب تھے اور جن ملکون سے انہون نے تلاش حدیث کی اونکا مفہوم
بھی واحد ہی پھر انکو پانچ پانچ سات سات برس کے بعد نئی نئی حدیثین کہان سے ملین حقیقت
یہ ہی کہ جس وقت بخاری نے اجتماع حدیث کے سبب اپنے ہمسرون مین عزت و آبرو پائی تو دوسرون
کو بھی حوصلہ پیدا ہوا کہ یہی کام کرنا چاہیے اسی طرح دنل بارہ ۱۲ شخص مشہور ہوئے بخاری وغیرہ
چھہ اشخاص نے مرتبہ بلند حاصل کیا بعد انکے بہت لوگون نے احادیث گرد کین مگر انکو کسی
نے بخاری وغیرہ کی برابر نہ سمجھا ہر چند ان سب نے ایک ہی کام کیا اور میخانہ واحد سے جام پیا
لیکن چونکہ بخاری وغیرہ کا طالع ترقی پر تھا نامی مدینہ اسلام ہوئے اور گرامی خاص و عام
ع در فن دیوانگی باقیس ہم عہدم ولی — او بصحرا رفت و من در کوچہ ہا رسوا شدم ۔ ترمذی
نے تو متن حدیث ہی مین حال رواۃ سے خبر دی ہی اور تفسیر قوت وضعف رواۃ اکثر کی ہی
پس حال رواۃ مین علیحدہ کتاب درکار نہین ہی تحصیل حاصل دانشمندون کا کام نہین شاید
کہ ترمذی نے پہلی تحریر باطل کی اور بخاری وغیرہ کے حق مین آیت تکذیب نازل کی **قولہ**
غرضکہ جس طور پر احتیاط بلیغ کے ساتھ اہتمام روایت متن حدیث کا کیا گیا ہی الخ جب تک
کہ ہر ایک راوی کی تحقیق حال مین روایات مرفوع متصل جداگانہ نہوینگی اور تحقیق تسلسل
کا اتفاق نہو وینگی ہرگز صدق و کذب رواۃ پر یقین کامل نہوگا اور صحاح ستہ پر اسکا ہنر
حاصل نہوگا حالانکہ تاریخ بخاری و علل ابو موسی وغیرہ و روضۃ الصفا و روضۃ الاحباب
وغیرہ کی ایک روائی اور ایک زمانہ کہا اور ایک مذاقی اور ایک ہاتھ کسی ہی گئی تو ثبت

اور محمد علی سے واسید رسے کچھ بھی نہین صحیح بخاری وغیرہ کی روایات مین اونکا نام رواۃ
دوسری بات ہی نہین ہے بلکہ عموماً وغیرہ اور لدیت رواۃ ہی نہین **قولہ** اور اس
تحقیقات کی ایک کتاب علیحدہ اکثر محدثین نے مدون کر دی ہے فقط محدثین کی کتابون
مین تحقیقات حال رواۃ کی روایتین بطریق موضوع ہین یا بطور مرفوع بر تقدیر اول
خود پایہ اعتبار نہین ہین اور سرا اعتبار نہین بر تقدیر دوم جب تک کہ اون مرفوع کرنے والو
کی تحقیقات پوری نہو گی کچھ بھی ثبوت آتا اور لائق منظوری نہو گی محدثین مذکورین جن
لوگون سے حال رواۃ دریافت کیا جب تک کہ اونکی صدق مقالی کا کوئی گواہ عادل نہین
ہے اور کوئی وجہ ثبوت کامل نہیں تب تک وے صادق نہین ہیں۔ اور اونکی تحقیقات
کسیکے ساتھ کہنے کے لائق نہین بلکہ پشیمانی ہے اور شگوفہ مسلمانی خوشیدنی حاصل
انکا جسوقت روایت روع متصل ہے وہ لوگ صادق ثابت ہونگے تو خود بخود یہ
اعتراض کرنیوالے ناحق ساکت ہونگے **قولہ** دیکھو تاریخ محمد ابن اسمعیل بخاری
اور کتاب علل ابو موسیٰ ترمذی الخ ہر چند کاذب ہے کذب کے چھپانے میں سعی بلیغ
کرتا ہے مگر اوسکا دہان اہل عدل کی خدمت مین خبر واقعی تبلیغ کرتا ہے کہ یہ صفت بیدینی
کا جاری ہے اور اسکی گھر ورس و دروغگوئی کا جاری ہے یعنی اوسکی زبان سے ایسی قال
وقیل سرزد ہوتی ہے کہ جس سے اوسکی دروغبافی کی دلیل بر آمد ہوتی ہے چنانچہ آپکی
زبان سے یہ ایسا فقرہ نکلا کہ جسقدر آپ نے تواریخ محمدیہ سے انکار کیا تہا اور جسوقت
راستی مردار کذب سے افطار کیا تہا اس سے وہ یک لخت حرام ہوا اور تواریخ محمدیہ
کا مرکز اسلام نام ہوا اب کہنا کہ تواریخ محمدیہ کا اعتبار نہیں ہے اور ملاعین وغیرہ
مومنین کو درگاہ اسلام مین بار نہین یہان سے ثابت ہے کہ تاریخ سے جو حساب الخ
کرتی ہین وہ کیا اسمعیل بخاری کو کاذب شمار کرتی ہین کیونکہ سب سے پہلے بخاری نے کتاب
تاریخ تصنیف کی ہے اور مقصد تشریح حالات صحابہ و تابعین کی تعریف کی ہے کتاب اتباع تابعین

سزا کی خونریزی دین اور طریق قانون انکریزی کی ہین اور سوقت لشکر علی مین سی ہزار لڈ
اشخاص نی آ واز بلند کہا کہ قاتل عثمان ہم ہین اور اس جنگ نا سرکی عنوان عام ہو
کچھ ہو سکا اوس سی در گذر نہ کیجیو جبکہ علی بن ابو طالب خلیفہ ہوا تو طلحہ و زبیر نی نکث بیعت
کر کی اونکی ساتھ مقاتلہ کیا اور عایشہ صدیقہ کو خصومت علی پر آمادہ عمرو بن العاص
اور اوسکا بیٹا عبد اللہ طامع سیم و زر و دین فروش دنیا خر ہو کر معاویہ سی مل گئی اور بعض
گروہ باغیہ کے پل گئی خمخانۂ نافرمانی سے بادۂ رسوائی پی اور ساقی کوثر سی لڑائی
کی جسقدر کہ علی کے ساتھ مہاجر و انصار تھی اور اصحاب یار اونہون نی معاویہ کی شرکت
لی اور علی کے گرفتار کرنیکی نیت کی تب علی نی جنگ و جدل سی منہ پھیرا اور حسن
حسین صلح و آشتی کی ہیرا جو کچھ کہ طلحہ و زبیر نی آپ جواب کی نسبت جھوٹی بات بنائی
اور پچاس مسلمانون سی گواہی برخلاف واقعات دلائی وہ بالا مذکور ہوئی جبکہ اصل
راویون کی حقیقت حال ایسی ہی تو کیونکر اونکی زبان قال سچی ہی چونکہ کوئی راوی
دونون شرطون کا متحمل نہین ہی اسواسطی کوئی روایت فروع متصل نہین اب ہم مولوی
جی کی ابکار افکار کا چشم ابطال مین گھر کرتی ہین اور لخت جگر مسلمانی سی دیدۂ بطلان
منور **قولہ** جس طور پر کہ متن روایت منقول ہی اوسی طور پر حال رواۃ بھی کا برا عن کابر
تحقیق کرتے چلے آئے ہین فقط **اقول** کہ متن روایت کس طرح منقول ہی اور راوی کی صحت مین
کون سی دلیل معقول ہی جب تک کہ متن روایت کی تصدیق نہ ہو گی کسی امر کی اوسکی ساتھ
تعلیق نہو گی اسواسطی اول متن روایات مضبوط کیجیو بعد ازان اوسکی ساتھ حال رواۃ
مربوط کیجیو اگر متن روایات کی طرح حال رواۃ بھی تلاش کیا جاتا اور ایک ایک کا
پردۂ عیب و صواب فاش تو ہر ایک راوی کی حال مین علیحدہ کتاب تصنیف ہوتی اور
ہر صاحب کی زبان سی اوسکی ہدایت شروع سی روایتون کی راوی جداگانہ ہوتی
موافق سال و ماہ و وقت و زمانہ ہو تو محال کہ ان باتون مین سی کوئی نہین ہی

صلی اللہ علیہ وسلم وکرہ الہا محامل وتاویلات بیان یحتاجون الی انہم محفوظون مما
یوجب التضلیل والتفسیق صوناً لعقائد المسلمین من الزیغ والضلالات فی حق کبار الصحابۃ
سیما المہاجرین والانصار المبشرین بالثواب فی دار القرار انتہی اس عبارت کا ترجمہ
اوپر مذکور ہوا لہذا حاجت تکرار نہیں ہے کہ جناب کے کہ کن میں زیادتی کو بار نہیں حقیقت تو
یہہ ہے کہ صحابہ میں سے اس لائق کوئی نہ تہا کہ اوسکا قول معتمد ہووے اور ماخذ دین محمد کیونکہ
طلب ملک وریاست میں پڑے تہے ظاہری فہم وفراست میں اڑے تہے ایک دوسرے کا دشمن
تہا کسکا برق خصومت سے ایک خرمن تباہ کسیکے سینہ میں حسد وحقد کا جوش تہا ہر ایک
گندم نما جو فروش تہا خیال دین وایمان کسیکو نہیں تہا اور کوئی حق جو ورستگو نہیں
کل کا باطن تیرہ تہا اور ہر ایک مرتکب گناہ کبیرہ دیکہو امام وقت عثمان ابن عفان
کی نافرمانی بلکہ ایذا رسانی میں مصروف ہوئے باوصفیکہ مدت مدید تک اوسکی بدولت بار
بلند پایا اور نبات وقند کہایا جسوقت کہ مصریوں نے عثمان کا محاصرہ کیا اوسکی امداد سے
کنارہ کیا والی ملک شام معاویہ بن ابوسفیان وحاکم کوفہ وبصرہ ابوموسی اشعری نے بہی
اوسکی امداد نہ کی حالانکہ مدت محاصرہ بامتداد کہینچی باوجودیکہ یہہ لوگ کثرت لشکر رکہتے
تہے اور سپاہ صفدر طلحہ بن عبداللہ وزبیر بن عوام نے کہ مدینہ میں موجود تہے مصریوں سے
اتفاق کیا اور آزار دہی خلیفہ میں زیادہ از حد اغراق ہر چند بیچارہ فریاد کرتا تہا مگر
کون امداد کرتا تہا یہانتک کہ جان سے مارا گیا اور اوراق مصحف بخون [illegible]
چونکہ حضرت زبیر عوام ہیں لہذا اونکی اصالت میں کلام ہے مولوی محمد علی کی خدمت
میں عرض کرتا ہوں کہ اگر حضرت زبیر کے باپ حنیدہ ہیں تو وہ کیونکر اصیل کس کے فرزند ہیں
علی ابن ابیطالب نے بہی امداد عثمان نہیں کی بلکہ اونکے قاتلوں کو جگہ اپنے قریب دیکر
چنانچہ جن دنوں معاویہ وعلی کی فوج میں جنگ ہوتی تہی اور بارش تیر وتفنگ معاویہ نے
علی سے کہا کہ ہم تم سے یہی چاہتے ہیں کہ قاتلان عثمان کو گرفتار کر کے ہمارے پاس بہیجدو تاکہ

مخالفت کرنا امتناع ہے اور مخالفت عادت بشری پیدا ہوا انہین حصہ اول سوال نمبر [illegible] ہے
ہی لکہتے ہین کہ آدم سا ہزار کا عمر بہول گیا اور اختیار بخدق نہ بہول گیا اصل عبارت انکی
یہہ ہے فقرہ ساہزار عطا شد در ابتداے پیدایش آدم واقع شدہ وساملکہ یا ملک الموت
بیان آمدہ بعد ہزار سال بود پس اگر ساہزار اول آدم را یاد نماند محل اعتراض نیست فقط
موسی ویوشع بہی مخلوف نسیان تہے اور مثل عام آدمیان چنانچہ سورہ کہف مین ہے فلما بلغا مجمع
بینہما نسیا حوتہما یعنی جبکہ پہنچے موسی ویوشع دونون جگہ ملنے کی درمیان اون دونون کے
بہول گئے مچہلی اپنی فقط پہر اسی سورہ مین ہے قال لا تواخذنی بما نسیت یعنی موسی نے خضر
سے کہا کہ مت پکڑ مجکو بسبب اوس چیز کے کہ بہول گیا مین فقط یہان سے ظاہر ہے کہ موسی
ویوشع قابو سے عول مین پڑے تہے اور بڑی بہول مین پیغمبر آخر زمان بہی نسیان سے نہین بچا
اور رشتہ برادری موسی عمران سے نہین ٹوٹا چنانچہ شیخ عبد الحق نے شرح مشکات مین
اور شاہ عبد العزیز نے تحفہ اثنا عشریہ مین اور قطب الدین خان نے مظاہر حق مین لکہا ہے کہ حضرت
نے بہول کر حمد اصنام کی تہی اور راہ بات مان لی تہی جبکہ ذات انبیا نسیان سے امین نہین تو کم
تر کوئی مطلق نہین غرضکہ جیسے کوئی راوی یاد کا پکا نہین ہے ویسے ہی اعتقاد کا سچا نہین
کیونکہ اصلی راوی وہ لوگ ہین کہ جو صحبت پیغمبر سے بہرہ یاب ہوئے اور داخل خیل اصحاب مگر اون
سے امید راستگفتاری نہین ہے اور نیک منہہ سے کلمہ حق جاری نہین اسیواسطے علامہ تفتازانی
نے شرح مقاصد مین لکہا ہے کہ بعضے صحابہ بسبب طلب ملک وریاست کے حسد وحقد مین پہنسے تہے اور حد
ظلم وفسق کو پہنچے تہے اصل عبارت تفتازانی یہہ ہے ما وقع بین الصحابۃ من المحاربات
والمشاجرات علی الوجہ المسطور فی کتب التواریخ والمذکور علی السنۃ الثقات یدل بظاہرہ علی
ان بعضہم قد حاد عن طریق الحق وبلغ حد الظلم والفسق وکان الباعث علیہ الحقد والعناد
والحسد واللداد وطلب الملک والریاسۃ والمیل الی اللذات والشہوات اذ لیس کل
صحابی معصوما ولا کل من لقی النبی بالخیر موسوما الا ان العلماء لحسن ظنہم باصحاب رسول اللہ

کرین جاگو بس بہت سادہ جنگ و حسام زبان کا شایانگ ہو یہ ہی بیعہ صحیح ہو ایک
ہو و جب تک کہ جملہ رواۃ کا نام و مقام تعیین معلوم ہو گا کوئی قول با اسم مرفوع متصل نہ
نہو گا مسلمانون کے پاس ثبوت اسماء ا کنہ رواۃ کی ایسی کوئی دلیل نہین ہے کہ جس مین گنجائش
احتمال قبیل نہین ہو اگر کوئی کہے کہ جس راوی نے بخاری کو حدیث کی ہو اوس نے بھی ہدایت کی کہ
روایت کہا کوئی راوی درمیان مین نہین ہے اور مجھے پہلے راویون نے ایک دوسرے سے ایسا
ہی کہا ہے تو جواب وہی ہے کہ جس بات کا زبانی گواہی پر مدار ہو گا تو لاریب احتمال اشتباہ کا
برقرار رہیگا کوئی عاقل ایسی روایت کو قبول نفرمائیگا اور اپنے دین و ایمان کے اصول نہ جانیگا
اگر فرض کیا جاوے کہ کل راوی راستگو اور حق جو تھے تو بھی سیکڑون برس کی بات کا یاد رکھنا
آسان نہین ہے اور سہو و نسیان سے کوئی انسان در امان نہین خصوصاً ہر ایک مسلمان کے
پیچھے ایک شیطان لگے رہتے ہیں اور نقد دین و ایمان تک رہا ہے جیسی شہواری بالا دشواری
ہے کہ جب تک کوئی مسلمان بطرف کتم عدم سدھارے ممکن نہین کہ دامن راستی کو ساتھو
دے مانا کہ اگر مسلمان زادہ کے لیے سہو و نسیان سے اطمینان ہوتا اور شیطان سے اماں
تو مرفوع متصل کوئی شے ہوتی اور سیقدر نزاع طے ہوتی قطع نظر اس سے جو روایت کہ یہی
ہے وہ یہی ہے کہ خواہ اوسکا ایک راوی ہو وے خواہ بسیار خواہ صحابہ تک پہنچی ہووے خواہ محمد صاحب
تک کثرت رواۃ سے کوئی رعایت سچی نہین ہو سکتی اور قلت رواۃ سے کوئی جھوٹی نہیں
پس جسقدر کہ آپ نے روایات مرفوع متصل پر فخر کیا ہے برعکس اسکے عمر و ابو بکر نے کیا کہ اونہون
نے ایک راوی کی بھی روایت منظور فرمائی تھی اور اسی بنا پر سورۂ برات و احزاب کی
آیت مسطور کہ ابھی بیان ہو چکی تقدیما گر صرف مرفوع متصل پر اعتماد کرو گے تو قرآن کی اکثر آیات
برباد کرو گے مرفوع متصل کے راویون کے لئے یہ بھی ضرور ہے کہ یاد کے پکے ہوویں یعنی ہر
بات کو سچے حالانکہ یہ بالکل خلاف قیاس ہے اور برخلاف عادت ہے انسان کی جبکہ قول
مشہور ہے آدمی سہو و نسیان کا بنا ہے تو کیونکر اوس کو بچا کہ عام لوگ تو ایک وقت پر خود بھی یاد و تھم

تاویل قرآن کریم اور تبدیل فرقان آپنے صنعت ذاتی ہی پا مدار کیا اور تاویل مین گو
وہ شعر کہ جس سے یہہ مطلب برآمد تہا قلم انداز کیا واہ رے تفصیل لا امانت شعار وہ شعر یہہ ہے
ہ بہر تاویل قرآن میکنی پست و کژ شد از تو معنی سنی ہو فی الواقع وہ شخص آپ ہین
کہ جا بجا آپ نے جہوٹی تاویل کی ہے اور تفسیر سید احمد خان صاحب کی تکمیل پس آپ ہی طرفہ
معکوس ہین اور آپ ہی سیہ کس آپ ہی نے اپنے ذرہ کو آفتاب عالمتاب کہا اور آپ ہی نے ابھی
بکرنا مکرم ام الکتاب جانا ہے **قولہ** کار پاکان را قیاس از خود مگیر الخ یہہ شعر ملا روم نے
اوس ولی کی شان مین ایراد فرمایا کہ جس نے مدینہ قتل وزنا آباد کرایا یعنی ایک ولی صاحب الہام
نے بادشاہ دین پناہ سے فرمایا کہ سمرقند سے فلانے زرگر کو بلا اور اوسکے پاس اپنی دلبر کو سلا بادشاہ
دین پناہ نے حکم ولی کی اطاعت کی اور اپنی دختر کو زرگر کے پاس سونے کی اجازت دی کہ
بعد ولی مذکور نے بادشاہ سے کہا کہ اب اس زرگر کو پیالہ زہر آلود پلا کر اور حسینہ مقصود کہلائے
پس بادشاہ نے زہر دے کر زرگر کو ہلاک کیا کان ملاحت کو تہ خاک کیا معلوم نہین کہ محمد علی
نے کیونکر یہہ بیت محدث بخاری کی شان مین عرض کی اور کسطرح ذات بخاری قایم مقام
ولی مذکور فرض کی کیونکہ آج تک ہمنے نہین سنا کہ محمد بن اسمعیل بخاری نے واسطے قتل وزنا
کے دستوری دی اور اونکے سر پر بدنامی پوری لی محمد علی نے خوب حمایت بخاری مین اقدام
کیا کہ بیچارے کو باعث قتل وزناکاری مین بدنام کیا **قولہ** اگر کوئی دلیل عقلی اس احتمال
کے بہتر ہو تو پیش کرو فقط تم نے ساری منطق وحکمت گنوائی بازار عمر نے صرف دولت عزت
کمائی منطق حکمت تو ایک طرف اگر آپکو کوئی دفعہ قانون کی بہی یاد ہوتی تو کیونکر گفتگو سے
سامی منزل آباد ہوتی خدا سمجہو کہ انکار کے لئے احتیاج دلیل ہرگز نہین ہے ثبوت بذمہ مدعی کے
ہوتا اور یہہ تو اونکا اسکیلہ ورد ہے جس کی گنہ ارشادات کو مدعی کی تسلی تحقیق کرنا بخاری کا کام
نہین کہ ایام گنواری کا مقام نہین بلکہ بوساطت وحی والہام کے طاقت انسان
سے دور ہے ہی وہ دل اتنا حقیقت و بیان دستور کرا اگر آپکا دعوی یہہ ہے کہ بخاری نے

ایک قاری کے سامنے بھی نہین لکھا اسکا تو کچھ ذکر ہی کیا قرآن مین تحریر کیا بلکہ کچھ متفرق
قرآن کی کھجور کے پتون سے نقل کی اور کچھ سفید پتھرون سے اور کچھ لوگون کے سینون
سے سب جانتے ہین کہ شاخ خرما و سنگ مرمر قاری نہین ہوتا اور مسلم و بخاری نہین
یہان سے ظاہر ہے کہ جمع قرآن مین قرآن جمع کرنے پر ابو بکر و عمر نے فرمان دیا اور نا انکی
موافق زید بن ثابت نے اجتماع قرآن کیا بلکہ انہون نے واسطے جمع کرنے آیات پراگندہ
کے دستوری وحی اور اس نے تعمیل اونکی بناچاری مجبوری کی محمد علی نے بنابر دفع نقصان
قرآن و حدیث کے جو کچھ کرامات بنائی تہی اور اوراق قرآن پراگندگی ہزیانات انکی
تھی وہ بالکل اونکی پراگندہ گوئی ہے لاجرم انہون نے اپنے منفوہ خاطر سے آیت صدق
حال و آیندہ دہوئی ہے اب مخفی نہ ہے کہ حدیث مذکور سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کی آیات
کے لئے تواتر نہین ہے اور کوہ زبان رواۃ سے اس قرات کے لئے تقاطر نہین حدیث بخاری
کے فقرہ اخیر پر غور کیجئے اور بچہ اون کے ملا پہا طلاق تو رکہ اولٹی تقریر کرتا ہے اور دہن مسلمانی
یعنی خاک تحقیر بہرتا ہے وہ فقرہ یہ ہے (حتی وجدت آخر سورہ التوبہ مع ابی خزیمۃ الانصاری
لم اجدہا مع احد غیرہ لقد جاءکم رسول من انفسکم حتی خاتمۃ براءۃ) یعنی یہان تک کہ آخر سورہ توبہ
ابی خزیمہ انصاری کے سواے کسی کے پاس مین نے نہ پایا وہ آخر سورہ توبہ کا یہہ ہے (لقد
جاءکم رسول من انفسکم) خاتمہ سورہ براءۃ تک یہان سے ثابت ہوتا ہے کہ سورہ توبہ کی اس
آیت کا صرف ایک راوی ہے پس یہ حدیث فرد کے مساوی ہے متصل ہو فوج نہین ہے اور
ستارئہ قرآن کا اونکی صحت سے طلوع نہین جو کوئی کہے کہ زید بن ثابت نے سورہ توبہ
کا آخر جو ابی خزیمہ انصاری کے کسیکے پاس لکھا ہوا نہ پایا تو وہ بھی صحیح ہے کیونکہ
ایسی تو بہت آیات تہین کہ جو زید بن ثابت نے لوگون کی یاد سے لین لکھی ہوئی نہ
تھین [illegible] (صدور الرجال) کا یہی مطلب ہے کہ اکثر آیات لوگون
کی یاد کر لکھین [illegible] کسی جگہ نہ ملین اگر سورہ توبہ کا آخر بھی ان ہی مین شامل ہوتا تو

باطل نہین اور اپنی سمجھ کی موافق بہت کم کتاب مین داخل کین غرضکہ مدت مدید کی
روایت کا سن وعن انضباط نہین ہوسکتا اور ہرگز بعد انقضاے کثرت سال وسن اعتبار نہین
اب مولوی جی کی ہنسی بلکہ فکر عشوہ پرداز ہوتی ہی اور گوہر مدینہ کی خاطر لولوے لالا سے معمور
**شکست فاش** کیون نہین ہوسکتا اگر راوی ہر طبقہ مین ثقات وقوی ہون
اور خبر کو متصل مرفوع کر دین تو اعتبار خبر کی کیا چیز مانع ہی **جواب** ہمارا تو یہی اعتراض
ہے کہ بخاری وغیرہ نے سیکڑون برس کے لوگون کا حال کیسے جانا کہ فلانا ثقہ وقوی تھا اور
فلانا نہ وہی کیونکہ بخاری وغیرہ کو محمد کے وقت کی کوئی تحریر نہ ملی اور دختر نبوت سے کوئی نظیر
پس دو سو اڈھائی سو برس کے دس پندرہ راویون کی حسب نسب کیونکر آگاہ ہوئے اور کس طرح
اونکے صدق وکذب اقوال پر گواہ چونکہ مصنفان صحاح ستہ کو کما حقہ رواۃ کی حقیقت آب
وگل اور کیفیت ضمیر ودل معلوم نہین ہوئی لہذا کوئی خبر مرفوع متصل مرقوم نہین ہوئی اگر
بخاری وغیرہ نے کسی دلیل سے صدق وکذب رواۃ کی حقیقت پائی ہو اور اونکے ہاتھ کوئی
طریقت آئی ہو تو بیان فرمایئے اور حوض مسلمانی مین کشتی برہان رواں کرائیے جو روایات
کہ مدت مدید تک داخل نسخہ کتابت نہین ہوئی ہرگز اوسکی حفاظت نہین ہوئی ہر ایک روایت
کر چور پر چور رواۃ کی زبان سے ادا ہوگی کئی ویسی سے بالب سدا ہوگی دیکھو موت پیغمبر
کے دوسری برس عمر بن خطاب کو خوف ہوا کہ بر تقدیر عدم تحریر کے قرآن محو ہو جائیگا بہت
کم ہو جایگا فقط یہ تو بخاری کا ایک فقرہ کا مدعا ہی جو کہ باب القرآن کی ایک روایت مین بیان
کیا گیا ہی بیان سے ظاہر ہی کہ جو روایت مدت دراز تک بے تحریر رہی قلم انداز وتغیر وتبدیل کی صریح
دلیل کی قوال ظاہر ہی اور یہی دلیل بیخی وضع خبر کی ہی کہ بہت حدیثین موضوع ہین متابل متصل مرفوع
ہین اگر حدیثین بھی قرآن کی طرح روبرو رواۃ رقم ہوتین تو کسواسطے زیادہ وکم ہوتین نادانستہ
مین افراط وتفریط شامل ہوتی نہ اغلاط وتشکیک داخل اب مولوی محمد علی کہتے ہین کہ حدیث
منا عدم تحریر نہین ہے چنانچہ قول کہین ولی پڑھئے ہین **شکست فاش** جس مین حدیثین

اسیطرح فرمایا ہے کہ فاختصمت فیہ ملائکۃ الرحمۃ وملائکۃ العذاب فقالت ملائکۃ الرحمۃ
جاء تائبا مقبلا بقلبہ الی اللہ وقالت ملائکۃ العذاب انہ لم یعمل خیرا قط الخ یعنی پس خصومت کرنے
لگے اوسمین رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے پس رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ یہ شخص
توبہ کرکے آیا ہے اپنے دل سے خدا کی طرف متوجہ ہوکر اور عذاب کے فرشتون نے کہا کہ اس نے
کبھی ایک نیک کام بھی نہین کیا اب مسلمانون کا وہ دعوی کہ فرشتے ہمیشہ محو فرمانبری ہین
باطل ہوا کیونکہ اگر وے فرمانبری ہی مین مصروف ہوتے تو کسواسطے ملائکہ نار وہان تشریف لاتے
اور کیونکر رحمت کے فرشتون سے نزاع کرتے اس حدیث سے اور بھی چند امور ثابت ہوتے ہین
جو رسالہ صمصام ہند مین قلمبند ہوچکے ہین اسیطرح جامع ترمذی مین روایت ہے کہ محمد صاحب
نے خدا کو خوبصورت آدم کی شکل مین دیکھا پس خدا نے محمد سے دریافت کیا کہ ملائکہ مقرب کس چیز
مین خصومت کرتے ہین محمد نے کہا کہ مجھکو معلوم نہین ہے بعد ازین خدا نے اپنی کف دست درمیان
پستان محمد کے رکھی اور لذت اسکی پائی پس محمد پر ہر ایک شے کی حقیقت کھل گئی بعد
ازین محمد سے خدا نے پوچھا کہ فرشتگان اعلی کس چیز مین خصومت کرتے ہین محمد نے جواب دیا کہ
کفارات مین پہر خدا نے محمد سے سوال کیا کہ ملائکہ کس چیز مین خصومت کرتے ہین محمد نے کہا کہ درجات
مین الخ اگر میان محمد علی اصل عبارت حدیث کے طلبگار ہونگے تو ہم اصل الفاظ بھی معرض تحریر
مین لکھدیتے ہین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت ربی فی احسن صورۃ فقال یا محمد قلت لبیک رب
قال فیم یختصم الملاء الاعلی قلت لا ادری قالہا ثلثا قال فرایتہ وضع کفہ بین کتفی حتی وجدت
برد انا ملہ بین ثدیی فتجلی لی کل شئی وعرفت فقال قلت لبیک رب قال فیم یختصم الملاء الاعلی قلت
فی الکفارات الخ اس حدیث سے سواے اسکے کہ فرشتے آپس مین خصومت کرتے ہین اور
بطریق منازعت جھگڑتے ہین اور بھی کئی امر ظاہر ہوتے ہین اول آنکہ خدا مجسم جسمانی ہے
اور حادث وفانی عرش سے زمین پر نزول کرتا ہے دوم جسم انسان مین حلول دوم آنکہ خدا سے
مسلمانان اپنی کف دست سے پستان محمد ملاکر اور سینہ محمد پر رکھ کر ذوق پاتے ہین وملا

ومارو وپشیمانان سوال شده کان وزورشت تو بازنده باز فرشته گشته و پریشان
انگه بلا آیدون چاه و مسافت یک بدشت است عجب ماه و چه تو نشد و آب و دانہ
کہ درین درگاه شدت کنند و ان و چو هستا دینہین شد پریشان ملکہ خود کرد شاگردی اینجا
جسطرح کہ خدا و ملائکہ مین مباحثہ و مقابلہ ہوا اسیطرح محمد صاحب ابوبکر مین مباحثہ ہوا وہ ما
جنانچہ قولہ یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی اس آیت کی تفسیر جلالین مین کہ
یہ عبارت ہے نزلت فی مجادلۃ ابی بکر وعمر علی النبی فی تامیر الاقرع ابن حابس او القعقاع بن معبد
اسیطرح اہل حدیث ذکر ازش حال ابوبکر و عمر کی ہے چنانچہ حکیم ترمذی نے خبر دی ہے اتقدم النبی
قال فقال ابوبکر یا رسول اللہ استعمل علی قومہ فقال عمر لا تستعمل یا رسول اللہ فتکلما عند النبی حتی
ارتفعت اصواتہما فقال ابوبکر لعمر ما اردت الا خلافی فقال ما اردت خلافک فنزلت ہذہ الآیۃ
یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی یعنی محمد صاحب آگے آئے ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ
استعمال کیجئو قوم اپنے پر پس عمر نے کہا مت استعمال کیجیو اسکو یا رسول اللہ پس دونون نے
اسقدر کلام کیا نزدیک محمد صاحب کے کہ بلند ہوئی آوازان دونون کی پس ابوبکر نے واسطے
عمر کے کہا کہ تو میری مخالفت مین رہتا ہے پس عمر نے کہا کہ مین نے تیرے خلاف نہین کیا پس
سورہ حجرات کی یہ آیت گذری یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم صوت النبی یعنی اے ایمان
والو مت بلند کرو اپنی آواز کو نبی کی آواز پر فقط فرشتے بھی آپس مین خصومت کرتے ہین اور
باہم جھگڑتے ہین چنانچہ بخاری و مسلم مین ہے کہ کسی جنگل مین کوئی ظالم مر گیا ملائکہ رحمت و عذاب
وہان نازل ہوئی اور بحث و مباحثہ مین شامل رحمت کے فرشتون نے کہا کہ یہ شخص مستحق
جنت ہے کہ گناہ سے توبہ کرکے آیا ہے عذاب کے فرشتے بولے کہ یہ شخص مستوجب جہنم ہے کہ اس نے تمام
عمر کوئی نیک کام نہین کیا دونون قسم کے ملائک مین خصومت قایم تھی کہ ایک فرشتہ بشکل
انسان نمودار ہوا اسے دونون گروہ کا پنچ قرار پایا پس اوس نے پنچایت کی اور واسطے
دور کرنے خصومت کے ہدایت اگر میان محمد علی اصل عبارت کی فرمایش کرینگے تو ہم

ابوت • اناول پیر فلک بودند در شتہ • شان احمق دنیا بچشم حرص خفتہ • بودمن نا دو عرو
سے بودند • مستی غیر مستہ بودند • چاوہ ام ابالم بحیرت سادہ • بجہان ہرود شان آتش حسد افتاد
مگاو فساد رفتہ گفتند • پیران را زے کہ در دل نہفتہ • انا دل کردہ بودند این حکایت
کہ بیاہیت اول شر ملامت • فساد و خون کند اولاد آدم • پادشاہ آشوب را بندہم درہ عالم • چہ
خود ما بہتر از آدم بودند • ما ازان بیش ہر کہ بسجودی نمیدند • خداوند جہان فرمان شان داد •
و را ملک دنیا شان فرستاد • چو روئے زہرہ زہرا بدیدند • قلم را بر صلاح خود کشیدند • بروا
عاشق شدند • خود بفتند • نہ بود آرام شان نے شب نخفتند • و دمادم زہرہ گوش ہر دو بگرفت
بجوش ہر دو شان پوشید • میگفت • شما اگر بمن میلی تمام ست • بجز فرمان من بردن حرام
ست • با سر را صاحبان بر خود بپوشید • فساد و خون کنید و مے بنوشید • مرا اگر زانکہ میخواہید
ہمدم • در آموزید مارا اسم اعظم • فساد و خون نکردند مے بخوردند • چو مے خوردند فساد و خون
بکردند • بزہرہ اسم اعظم را بدادند • چو سنگ ایشان بچاہ غم فتادند • چو زہرہ آن اسم اعظم را بیاموخت
در آتش یکسر موعوض نسوخت • بخواند آن اسم را برآسمان شد • چو شمش در بیان دمہر تیر پاسبان
شد • فرو ماندند ایشان بر سر خاک • بکام دشمنان سرمست غمناک • بہ مستی ہر دو چون
ہشیار گشتند • ز عمر خویشتن بیزار گشتند • قضا چون اقتضائے نیک و بد کرد • ندانند ہیچکس
تدبیر خود کرد • برآورند اگر آتش اندود • چہ کار افتاد آتش گرکند سود • ستادہ پا با جان
عذر خواہان • گناہ از بندہ عفو از پادشاہان • چنان از کردہ خود شرمساریم • کہ روئے
عذر خواہی ہم نداریم • عذاب ماہمہ چادو کہ اینجا • نہ دی باشد نہ امروز و نہ فردا • عذاب این
جہان دوران سر آرد • عذاب آن جہان پایان ندارد • ببابل سرنگون در چاہ کیند •
و نیک از آب جز حسرت نیابند • بروند ہر دم ببابل در سر چاہ • سحر آموختن وقت سحرگاہ •
فریدالدین عطار نے الٰہی نامہ کے مقالہ سادس میں مجملاً نصیحت ہاروت و ماروت لکھی ہے اور
نصیحت ہمہ و فروت کی یہ ابیات • ببابل ہیروی اے مرد فرتوت • بکہ سحر آموزی از ہاروت

سے بیاہ و مستعد ہوا انکا کہ جیسے تو ہم ہوکر دو یہ واہل عدل و داد و شرمسار کرینگے تمام جمعی اہل سنت
الغرض یہ بین لکھا ہی کہ فرشتوں نے آدم پر طعن کیا اور اپنے تئین کل و عقل اور آدم کے لئے خاک و گس قرار
دیا اور تعالی کو خلقت آدم سے منع ہوئے اور قادح صانع بنظر و ان کی عبارت یہ ہے در
بیان آنکہ فشار ملکیہ ادراک این معنی نیکرد و لہذا زبان طعن بر آدم علیہ السلام کشادند و ہر دو گوہ
بفساد و سفک گواہی دادند **ابیات** بود بیرون ز نشۂ املاک چو کنند این دقیقہ را
ادراک بود لاجرم گاہ خلقت آدم و میزدند از غرور دم نحوی دم بکاے خدایم جسیم ترا و سبحوانان
معلمیم ترا و ذات کل صور ذہر انگیزی ہو کا پیدا زوی ہو فساد و خونریزی و فاضل اینجا بیشک
قبول بچیست حکمت ز خلقت مفعول و گل بود خار و خس چہ کار آید و پیش عنقا مگس بچکار
آید و انتہی کس منہ سے کہتے ہو کہ درمیان ملائکہ و خدا مباحثہ واقع نہین ہوا اور تخییل ملائک
ایجاد آدم سے مانع نہین شاید کہ آپکی ہر آئین بحث اسیکا نام ہو کر آپکا تہ مین اوکی دستار
ہووے اور اوسکے ہاتھ مین آپکی ازار ایک دوسرے کے ہاتھ سے رنگین ہو تو دو دو قرآن کا شتہ
تحصیل احسب اسکے سامنے پیش ہو و عرصہ قرآن اور قول اہل عرفان سے محقق ہوا کہ فرشتوں نے تعالی
کو خلق آدم سے منع کیا اور اعتراض درمیان صنع پس تکذیب الہی لازم ہوئی اور خطا ملائکہ بتقریر
تجہیل نا متناہی عاصم اب مخالفت منصب مباحثہ خدا و ملائکہ سے ابا کرے اور بعد ازین اپنے
تئین رسوا کرے چونکہ فرشتے قائل بحث کاری مانع ہوئے تخلیق آدم کو مانع مدعی خلافت
ہوئے اور مستدعی نیابت تو بالیقین کہ سیوقت خدا نے محض انکا تکبر دور کرنیکے لئے فرمایا
کہ جو کوئی تم مین سے علم و فضل مین زیادہ ہو وہ سارے جہان کی زمین پر آباد ہووے اون کو عہدۂ خلافت
پر قیام کرے اور دل و جان سے عدالت کا کام بات کو ماعد ہووے مالک ہووے اور شامل
محفل ملک پس لابد و فرشتے گروہ ملائک سے جیسا کچھ اعتناب خدا اون ہی اسکو کام سرزد
ہوئے کہ جلد متقابل ہو ہوئے اس مطلب کو فرید الدین عطار نے بلبل نامہ مین نظم کیا ہے لکھتے
ہو و جبکہ کا عزم بالجزم **ابیات** شنیدی قصۂ ابیات و عبدت و کہ بود خادم درگاہ

قصص الانبیا صلوات اللہ علیہم کے بیان سے ثابت ہے کہ ثقات نے تمام امامیہ نے تسلیم کیا
اور اوسکی تصنیفات کو باکرام تمام تسلیم کیا ہے میان محمد علی کی تیرہ ساعی ہے کہ تکذیب
امام کرتے ہین اور اوسکا نام تہذیب الاسلام رکھتے ہین مختصر بیت بیشہ قرآن سے ثابت ہے
اور وید و پران سے راغب ہے مولوی محمد علی نے جو لکھا ہے کہ صاحب ہدیہ نے اس خبر کو صحیح قرار
دیا وہ محض جھوٹ ہے ہرچند کاذب لوگون کو فریب دیتا ہے مگر کون بازغ شعبدہ گری سے سبب
لیتا ہے ؎ ہمسر راستی دروغ نہو ماہ تصویر کو فروغ نہو مؤلف ہدیۃ الاصنام
نے ہرگز کسی خبر کی صحت سے انکار نہین کیا اور مصنف طلعت الہنود نے بھی عذر اندر کو
بیان نہین بلکہ دونون کا انداز جواب ایک ہے جو کہ صحت روایت ہذا بپایہ بالا پہنچا
شاہد ہے اگر ہمکو خوف طول نہوتا اور اطناب سے دل ملول نہوتا تو بجنسہ وہ تفصیل علاوہ ایک
کتاب مین داخل کرتے اور مولوی محمد علی کو مجمع تشنیع و شتاب مین تامل کرتے ہین اونکی
کو دشنام دیتے ہین اور براہ اتہام بیچارہ کا نام لیتے ہین اوس نے تکذیب کردہ دونون کا
کی اور ابداً عادت صاحب طالع کبار نہین لی ہے اونکی عادت اونکو مبارک ہو آئندہ کو
متوجہ تکذیب ہم و تبارک ہے مصنف ہدیۃ الاصنام تو ہر ایک روایت تسلیم کرتا ہے اور
اپنی فہم کی موافق محل کا جواب دیتا ہے گوش تفہیم کرتا ہے آپ کی سی اونکی عادت کبھی
نہین ہوئی کہ کسی کتاب مجید نے یہ ایمان لائی ہین ہے اور کسی جگہ پایا اقرار و بیان ہی نہین
ہر ایک روایت سے باصرار انکار ہے یہی جواب بار بار ہے بیان سے ثابت ہے کہ
عصمت ملائکہ پوری نہین ہے اور گناہ ہوا اونکو نفرت معنوی و صوری نہین خود قرآن مین
لکھا ہے کہ جس وقت خدا نے خلافت کے باب مین ملائکہ سے مشورت لی فرشتون نے آدم کی مذمت
کی کہ آدم سزاوار خلافت نہین ہے ہم مین کون سی شرافت نہین ہے آدم فتنہ بپا کریگا
اور کیف فساد و نشا ملایق خلافت ہم ہین کہ مشغول تسبیح و تہلیل و سجدہ ہین ہمکو خلیفہ کیجیے عہدہ
دیجیے ہم تیری تعریف تمام کرتے ہین لایق خدمت شریف کام کرتے ہین یہ مطلب

بیچ تفسیر کے روایت جبرئیل مسطور ہی اور حق بیان اوسکا حضرت جبرئیل امین

جہان رہا ادعا اتفاق اہل سنت کہان گیا آپکے مولانا جلال الدین نے تو صحت تسلیم

جبرئیل خوب کفیرت فرمائی ہی اور ہر ایک مسلمان کو خواہش مقام الوقت کیا ہی جو تفصیل

ابھی عنقریب گذری اور محمد علی کی شان مین آیت تکذیب وتری امام ثعلبی نے کتاب

عرائس مین عزرائیل فرشتہ کی دروغگوئی ومکاری منقول فرمائی ہی اور مسلمانون کو تفسیر

اندرین کی حق جوئی ودراستگفتاری قبول کرائی ہی چونکہ رسالہ حملہ ہندیہ مین روایت عرائس

کا ذکر تفصیلوار ہی اور ملک الموت کی تذلیل آشکار ہی لہذا از سر نو حاجت بیان نہین ہی کہ اہل

دانش پر کوئی دقیقہ نہان نہین مولوی محمد علی کے پاس صرف یہی جواب ہی کہ صحت سے

خالی فلانی فلانی کتاب ہی چنانچہ حصہ سوم سوط الجبار کے صفحہ بست وششم مین روایت

عرائس کی بابت کہتے ہین کہ چون عزرائیل خبر صحیح کی مطابق مکار وکاذب نہین ہی لہذا اوسکا

جواب ہمپر واجب نہین ہی غرض اس سے یہہ ہی کہ امام ثعلبی نامدار امت نہین ہی اور اوسکے کلام

پہ اعتبار سنت نہین مگر یہہ مولوی جی کی بیحیائی ہی اور عظمت ملا ہی نو اعتنائی جو کوئی

بسایل اسلام مایل ہی وہ بفضایل امام قایل ہی اب دو تین شخص کا اظہار کیا جاتا ہی اور

روبرو تفصیلدار کیا جاتا ہی اگر اونکو دل مین انصاف ہو گا تو ایک دم مین تصفیہ صاف ہو گا

ابن الشحنہ مصنف روضۃ المناظر نے وقایع سنہ چار سو ستائیس مین لکھا ہی وفیہا

وقیل فی سبع وثلاثین توفی الشیخ ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی ویقال الثعالبی

کان واحد زمانہ فی علم التفسیر ولہ کتاب العرائس فی قصص الانبیاء وہو صحیح النقل انتہی اسنا

جماعہ نے طبقات شافعیہ مین کہا ہی احمد بن محمد بن ابراہیم ابو اسحاق النیشاپوری المعروف

بالثعلبی صاحب التفسیر والعرائس فی قصص الانبیاء انتہی ابن خلکان نے وفیات الاعیان

مین فرمایا ہی ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی النیشاپوری المفسر المشہور کان اوحد

زمانہ فی علم التفسیر وصنف التفسیر الکبیر الذی فاق غیرہ من التفاسیر ولہ کتاب العرائس فی

صحت و اسناد و اتصال بیان کیجئے اور طریق سنن و شیخ ما عزال عیان کیجئے جلدہ وہ
ہر بار کارگر نہیں ہوتا اور درخت کی شکل و نہار بار و ذہین اشدہ کو دیا ان کیونکہ قاضی و رازی کی
راست بازی اور باقی محدثین و مفسرین کی تہمت طرازی کا ثبوت کسی حدیث صحیح و مسند
و متصل میں ہو یا اطاعت قاضی و رازی و مخالفت دیگر مفسرین آپکے ہیولاے جدوول
میں ہو وہ عالم متاخر کے مقابلہ میں جماعت مفسرین متقدمین کو دو نگو ٹھیرا تو ہو لینٹ کی
خاطر سے کو دو ہاتے ہو کہ وہ محدث و مفسر کا مقابلہ دو متکلم نہیں کر سکتے اگرچہ آپکی نظر میں مرتبہ
قاضی و رازی بلند ہو اور بحث عقلی پسند ہو تو سارے قرآن پر قلم نسخ چلا ئیو اور تمام مسائل فی
مشہورا پہ مسخ کا ہو کیونکہ دیار اسلام میں حکومت عقل نہیں ہو اور خصومت نقل نہیں بلکہ
عقل بالکل معزول ہو اور سنی امام بمخالفت عقل مبذول ہو علاوہ اسکے قاضی و رازی فی
یہ ہرگز نہیں لکھا کہ روایت ہاروت و ماروت صحت سے خالی ہو اور بسبب عدم اسناد کے جعلی
ہو بلکہ اور ہی چپہ دلایل لکھی ہیں اور عمدہ مسائل بھی ہیں حالانکہ اون میں سے کوئی بھی کامل
نہیں ہو اور مجموعہ قرآن و حدیث کسی کا حامل نہیں اب ہم دلیل اول کو بفصاحت و بلاغت
باطل کرتے ہیں اور اوسیکے ضمن میں کل کو رد سے فراغت حاصل کرتے ہیں وہ دلیل اول یہ
ہو کہ فرشتے بالاجماع معصوم ہیں اور صدور گناہ کبیرہ اون سے منافی عصمت ہو تو فقط ما نیا
دلیل ہذا کی ترمیم سنئے اور گلزار قلم سے گل تعلیم چنئے قرآن میں عصمت ملائک کی کوئی آیت نازل
نہیں ہو اور صحاح ستہ میں کوئی روایت داخل نہیں پس اگر اہل امت اس بات پہ اجماع
کرینگے تو قرآن و حدیث سے نزاع کرینگے جو اجماع کہ برعکس سنت و کتاب ہوگا وہ عین
تباہی است شتاب ہوگا اگر جبرئیل تنہائی میں برہنہ عورت کے پاس نجاتا اور اوسکی ستر گاہ
سے متلذذ اقتباس نہ کرتا ([illegible]) مریم میں چونکہ نہ مارتا اور تا فسق میں تو عصمت
نہ مارتا تو کسیقدر یہ اجماع استوار ہوتا اور ملحوظ جاہ جاہ و افتخار ہوتا چونکہ جبرئیل نے شیر
اور ہاروت و ماروت لیا اجماع بنا کر نا معتبر تار عنکبوت کیا علاوہ اسکے جس صورت میں

ہوا ہو اور جمل ساری محدثین و مفسرین کے معتبر ہے لیکن جنکا مذہب حق اہل حق
مذہب تو کبھی مسلمان کہلا رہ رہ چنانچہ روایات عادت و عادت کو تا کہ سب بیا تو ہو
اور ابن جریر و ابن ابی حاتم و حاکم وغیرہ رواۃ کو کاذب جانتے ہو باوجودیکہ سے روایات
جملہ مفسرین معتبرین نے اپنی تفاسیر مین لکھی ہین اور علاوہ برین تمہاری معتقد و فرقہ بھی اسکا
مین ہم تو عاسے یا ہوتی ہین کہ آپ تکذیب کتب اہل سنت کرین اور شکر کعبہ کرین کے
دفع حجت جسوقت آپکی نوازش سے حجت تیار ہوگی اور اہل حق کی کمر ہمت سے تاز مانہ آپکی
اکثر شیاطی کہنے والے صفحہ اسلام پر چڑھائی بلکہ عذاب کے حق مین ہر طرف سے دعائے ترقی
زندگانی ہوگی اور فتح قلعہ مسلمانی باسانی **قولہ** جب تک کہ قرآن مجید سے فقط قول
قاضی و رازی مثل آیات نازل ہو اور قول دیگر مفسرین مانند حکایات باطل ہو فرمائیے
کہ یہ بات قرآن مین کہان ہے اول یا آخر یا درمیان ہے اگر آپ ہر بات کی اصل قرآن مجید
جانتے تو کیونکر قول مفسرین قابل تردید و قول قاضی و رازی شایان تائید مانتے کسو علی کو قرآن
مین اصلا اس بات کی تشریح نہین ہے اور ایک کو دوسرے پر ترجیح نہین حقیقت یہ ہے کہ ہندو کی
حسب جس بات کو اندرین کو مقابلہ مین کار آمد جانتے ہین فی الفور ایجاب کرتے ہین گو وہ مخبر
اسلام کی بنا کے اوپر مین رد ہو اور وقت مباحثہ جس بات کا اقرار اپنے حق مین بد جانتے ہین
جلد تر اوس سے اجتناب کرتے ہین اگرچہ وہ علماء محمدیہ کی نظر کیا تفسیر مین سند ہو سے بحث
دینی مین آپکا یہی انداز ہو جیسا معتقد ناز ہے یقین ہے کہ رفتہ رفتہ تکذیب قرآن جناب کا
شعار ہوگا اور اس سے دو چند اوسپر افتخار ہوگا مولوی صاحب کی تیزی طبیعت کی نہایت
نہین ہے افسوس مسلمانون کے دل مین سرایت نہین **یہ** کسکو دکھائین تیزی
طبیعت کی طغیان افسوس اس زمانہ مین قدردان نہین **قولہ** یا خبر صحیح مسند متصل
کوئی بات ثابت ہو ہمارے نزدیک لائق اعتبار نہین فقط فرمائیے آپ فرح صاحب
قصص و فتوحات کی تسلیم کیا ہین سے کون سی محدث نے جناب کو تسلیم کی ہین اور کئی

صیغہ مجہول کو بازیس بجھوا دیا۔ وحوالے سے بس کیجئے یہان سے ثابت ہو گیا کہ الرقعہ
ہاروت وماروت بالیقین موضوع ہوتا تو نام واضع کہین مسموع ہوتا چونکہ آپ نے
بجائے نام واضع صیغہ مجہول مسطور کیا گناہ ہاروت وماروت قبول ضرور کیا آپکے
انکار ظاہری کا اعتبار نہین ہے گل چراغ کا نام گل بہار نہین اب مولوی صاحب
کی ایکار انکار سے دل لگاتی ہین اور آغوش ابطال مین ہر ایک کی منزل بناتے
ہین **قولہ** ہمارے مذہب کا یہ عقیدہ نہین الخ تمام مذہب کا تو کیا ذکر ہے کہ اہل مذہب
کی کوتاہ کون فکر ہے خود تم نے ایسی ایسی باتون کی تصدیق کی ہے کہ جنکو اصلا قرآن وحدیث
سے تعلق نہین ہے اور کسیطرح مفسرین ومحدثین کے نزدیک تحقق نہین یاد ہوگا کہ آپ
نے حصہ سوم سوط الجبار مین قصہ عوج ابن عنق بدل وجان مان لیا ہے جسکا مفصل
ہمنے نشان دیا ہے پہر آپ نے حصہ اول سوط الجبار کے صفحہ دو صد وپنج وششم مین تسلیم
کیا ہے کہ رومیون نے ایرانیون پر فتح پائی اور ایرانیون نے رومیون کو ہاتھ سے شکست
کسطرح کہانی مان لیا فرمائیے کہ یہ قصہ آپ نے قرآن سے لیا یا محدثین کی زبان سے
پہر آپ نے حصہ اول سوط الجبار مین جابجا سید احمد خان کی تصنیف تفسیر توریت کو قبول
کیا ہے اور جو در پر دہ اوسکا مفہوم عبارت سوط الجبار مین مشمول کیا ہے پس گویا آپ نے
خون حیض کے ساتھ بول وبراز کو امتزاج دیا اور جیسا کہ چاہیے مرض سودی مسلمانی
کا علاج کیا خدا کو حاضر وناظر جانکر کہیے کہ تفسیر توریت روایات مین داخل ہے یا
آیات مین نازل ہے اصل تو یہ ہے کہ آپکے دماغ مین غلبہ تعصب سے طرفداری سمایا ہے
یا جناب نے خاومان کبر کن کے ہاتھ سے زخم کاری کہایا ہے کہ کبھی ہمارے مقابلہ
کے لئے ایسی روایات تسلیم فرماتے ہو کہ جن سے عام مسلمان انکار کرتے ہین اور خاص
اسلام عار شکن تصنیفات سید احمد خان کہ جن کے مسلمان دشمن جانی ہین اور جنکی
نسبت سب کی زبان پر کلمات عیسائی ونصرانی وکرانی ہین کبھی احادیث سے منکر

وجہ یہ ہے اونکی تصنیف ایک تفسیر فتح العزیز ہے جسکی مسلمانون کو اونکی اطاعت
سواے چارہ نہین اور کسیکو اوسکے قول و فعل مین اعتراض کا یارا نہین وہ مسلمانک
اسلام ہے اور طائفۂ وہابیہ کا امام ہے جس شاہ عبد العزیز کی یہہ شان بلند ہے فتح العزیز
مین اوسکا بیان یون قلمبند ہے کہ ہاروت و ماروت نے زہرہ کے کہنے سے فعل حرام کیا
اور جام شراب گلفام پیا سزاے بدکرداری پائی اور ایسی ذلت و خواری کہائی حتی
کہ چاہ بابل مین محبوس ہوئے اور مضحکۂ یہود و مجوس ہوئے روایت ہذا کے ثبوت مین
ایسی دلائل ہین کہ منکرین خود اپنی ہٹ دہرمی کے قائل ہین کسیکو حیلہ و حوالہ کی
سر دکار نہین ہے مگر محمد علی کو حق پوشی سے عار نہین چنانچہ حصۂ چہارم سوط الجبّار کے
صفحۂ نہم و دہم مین کجرفتاری سے روگردانی کرکے شاہ صاحب کی خطا پکڑتا ہے
اور تفسیر اندرین سے بیجا جھگڑتا ہے **سوط الجبّار** یہان گفتگو ہے اوس قصہ کی
جسمین ہاروت و ماروت دو فرشتون کی نسبت کچھ حکایات بنائی گئی ہین ہم
ہم یہہ موقع اوسکا مناسب سمجھکر اوس مین گفتگو کرتے ہین سن لیجیے کہ ہمارے مذہب کا
یہہ عقیدہ نہین کہ ہر قصہ و کہانی کو تصدیق کرلین جب تک کہ قرآن مجید سے یا خبر
صحیح سند متصل سے کوئی بات ثابت نہو ہمارے نزدیک وہ لائق اعتبار نہین **جواب**
فرمائیے کس غرض سے حکایات بنائی ہین اور کسواسطے تکالیف مماکات اوٹھائی ہین
بنانے والے کی نام سے وقوف دیجیے اور حجاب بین دایمان مکشوف کیجیے اگر وہ از
زمرۂ اہل اسلام ہے تو اوسکو جناب ملائک مین جہوٹی باتین بنانے سے کیا کام ہے اگر
وہ عیسائی یا مجوسی ہے تو محدثین و مفسرین کو کیا سوجھی ہے کہ غیر کی بنائی ہوئی حکایات
اپنی کتابون مین بلا اکراہ داخل فرماتے ہین اور واسطے تباہی مسلمانی کے منکر کیون
ہین ایرانی و انگریزی سپاہ شامل کراتے ہین بنائی گئی ہین صیغۂ مجہول ہے خدمت
محمد علی سے دل ملول ہے یہہ صیغۂ مجہول دال ہے کہ روایت ہذا سے انکار جہل ہے کہ

بیکار ... تار کی مطابق ہین ہی اور عقیدہ ہذا موافق تحریر سابق نہین بالفرض
مسایل قرآن ہی پر محصور ہونگے تو مسائل صلوٰۃ وزکوٰۃ خارج از قرآن بالضرور ہونگی
کیونکہ مصنف قرآن نے صرف لفظ صلوٰۃ وزکوٰۃ ایراد کیا ہی اور باقی قاعدہ نماز پنجگانہ
وزکوٰۃ سالانہ یارون نے ایجاد کیا ہی پس محمد علی کی نماز بس زبون ہی کہ قرآن سی
بیرون ہی یہ ہی حقیقت اکثر معاملات اسلام کی ہی اور یہی کیفیت اصول وفروع
وفقہ وکلام کی ہی اب چاہیئے جاننا کہ جیسے اکثر امور کتاب سنت سی ثابت ہین اور کچھ
قیاس و اجماع امت سی اسیطرح بہت احادیث ناطق ہین کہ ہاروت وماروت
فاسق ہین ہم عنقریب ان احادیث کا نشان دینگے اور اہل عقل وذکا مان لینگے
مولوی محمد علی نے حصہ اول سوط الجبار مین جسقدر کہ عبارت فارسی بابت ہاروت وماروت
کی تہی اور داد ثبوت دی تہی وہ بدرجۂ کمال باطل ہوئی اور آسمان طبیعت اوسکی
شان مین آیت ابطال نازل ہوئی اہل عقل وعدل پر روشن ہو کہ ... نے حصہ چہارم سوط الجبار مین حجانا انصاف سے شہہ پیرا کر اور ناحق شاہ عبد العزیز
محدث کو حصار خطا مین گہیرا ہی اب شاہ صاحب کی رہائی کے لئے اس جبۂ محمدی
سے جنگ سر کرتے ہین اور تیر وتفنگ عقل وفرہنگ سر کرتے ہین کہ کچھ دیر کر ... نہ
رہیگی اور روح محمد علی ضرب گرز وتلوار سہیگی جبکہ آپکا قلعہ سخن مسمار ہو جائیگا
اور شاہ عبد العزیز صاف چہوٹیگا کہ اس مرد خدا نے محدثین ومفسرین کی شرم رکہی
ہی اور واسطے دفع خامئی قاضی ورازی کے دیگ سخن گرم رکہی ہی بیاد تفسیر عبد العزیز
آتش گناہ ہاروت وماروت اسقدر تیز ہی کہ جان قاضی ورازی سوختگی ... ہی
کاسد کے غم والم مین اشک ریز ہی اگرچہ یہان تک تفسیر آیتہ ہی مگر باشارہ وکنایہ
اب علانیہ تفسیر ہوتی ہی اور تصدیق شاہ روشن ضمیر سامعین براہ حق دانی ...
اور گلشن راہ سو گل معانی چنین دہلی کا رہنے والا شاہ عبد العزیز نامی محدث باعقل

علی مسائل میں دعا تم الدین اور شاخیہ فنال الهدان حیث الایمان فی علو بنا و لہ
کتاب السر المکنون فی مخاطبۃ النجوم سحر صریح فلعلہ تاب من تالیفہ ان شاء اللہ تعالی انتہی جیسیکو
مولوی معنوی و ذہبی نے فخر الدین رازی کی توہین کی ہے اسیطرح جلال الدین محمد علی
و ابو حیان نے تنقیص وتہجین کی ہے دونون بزرگون کی عبارت کا مفہوم واحد ہے کہ امام
فخر الدین نے تفسیر کلام الہی اقوال فلاسفہ سے بہر دی ہے اور اسقدر تطویل لا طائل عمل
مین لایا ہے کہ ایک بحث سے دوسری بحث کی طرف خروج کیا ہے یہان تک کہ ناظر تعجب
کرتا ہے کہ اس قسم کی ابحاث طویلہ وعریضہ آیت سے کیا مناسبت و ربط رکھتی ہین کہ امام
رازی اونکو اہتمام تمام کے ساتھ تفسیر آیت کے ذیل مین لاتا ہے ابن تیمیہ نے کہ فاضل
ربانی و عالم حقانی ہے امام رازی کو جبریہ سے کہ فرقۂ ضالہ ہے شمار کیا ہے منہاج السنۃ النبویۃ
فی نقض کلام الشیعہ والقدریہ مین دیکھو اسیطرح علامۂ ابن حجر عسقلانی نے لسان المیزان
مین بعد ذکر عبارت میزان ذہبی کے اسقدر تفضیح وتقبیح امام رازی کی ہے کہ میان محمد علی
کے لئے موجب التہاب و سراسیمگی ہے اگر یہہ مازدار دین ہوتا تو کسو ہیکڑ کردہ علمای اسلام
اوسکی جناب مین طیار توہین ہوتا **قولہ** اگر کہے مثل حسین واعظ وغیرہ و تفسیر و
آوردہ باشد لایق اعتبار نیست فقط حسین واعظ کے اعتبار کا کون مانع ہے اور قاضی
بیضاوی کے اعتبار مین کون سی برہان قاطع ہے ایک کو دوسری پر بغیر شبہا ہین کہ ترجیح
نہین ہوسکتی اور آپکی بکر فکر بدون کسب حسن تمکین کے ملیح نہین بلکہ حسین واعظ کو قاضی
پر ترجیح خفی جلی ہے کہ وہ سنی اور یہ معتزلی ہے تفسیر بیضاوی خلاصۂ کشاف زمخشری ہے
جو کہ اول سے آخر تک اعتزال سے بھری ہے **قولہ** زیبا کہ در قرآن اشارتے باین طرف
نرفتہ فقط اگر کل باتون کا قرآن ہی پر مدار ہوگا تو مجموعۂ صحاح وقیاس واجماع آج
بیکار ہوگا مولوی جی نے جو تمام کتب محمدیہ سے چار باتین قبول فرمائی ہین اور اپنے
دین کی اصول الشیعہ مین نہین یہان چار مین سے ایک پر اعتماد دین کیا اور تین کو تیرہ تین

و رازی ہو بر خلاف جملہ مفسرین کی کارسازی ہو آپکی اس جعل سازی سے وہی
خوشنود ہوگا کہ جسکا مال و زر مسروقہ ہوگا طرفہ یہ ہے کہ ان دو گواہ کا بھی اظہار تاشکا نہین ہے
مشتبہ رہ لیکا تحصیلدار نہین اگر کلمہ سایہ و میوہ مشکلین سے یہی دو شخص مراد ہین تو آپکو
خوب معاف قانون نحو یاد ہین شاید کہ باقی گواہ آپکے ٹوٹ گئے اور خوف عدالت سے
ایک ایک کے چلے چھوٹ گئے آپکو یاد ہوگا کہ یہ تو ہم خود کہتے تھے کہ ان دونون نے
ادائے شہادت مین کوتاہی کی ہے بلکہ جھوٹی گواہی دی ہے لہذا عصمت ہاروت و ماروت
کا دعوی لایق سماعت نہین ہے اور جماعت محدثین و مفسرین کے سامنے قاضی و رازی کو
اصلا باعث نہین یقین ہے کہ منصف نسبت ہاروت و ماروت پر حکم حد زنا و قتل و شراب جاری
جاری کریگا اور دونون جھوٹے گواہون اور مدعی کو سزا بہا زنی رعایت تحصیلدار
دورہ ہیگا اور حمایت نوکر سرکاری سے نفوع ہارا مولانا جلال الدین تو علانیہ دفتر اول
مثنوی مین فخرالدین رازی پر طعنہ زن ہے اور تابع خادمان کعبہ کہتے ہے مثلا ع در
چنین رہ کی دانگہ اے عجب بفخر دین خواہی کہ گویند ت لقب ◆ مراد فخرالدین لقب است
یعنی میخواہی کہ فخرالدین لقب باشد و تعریض است بامام فخرالدین رازی کہ رئیس اہل
کلام و مجادلات است کذا فی شرح محمد رضا و دفتر پنجم مین بھی اس مطلب پر اشارہ کیا ہے
اوسنے فخرالدین کو ارہ ع اندرین بحث ار خرد رہ بین بدے ◆ فخر رازی رازدار
دین بدے ◆ اگر فخرالدین رازی فی الحقیقت امام ہوتا تو مولوی معنوی کو کسو طرح اسکی امامت
مین کلام ہوتا اگر وہ دیوان نبوت و امامت کا رازدار ہوتا تو ذہبی اسکی توہین مین
کیونکر گرم گفتار ہوتا حالانکہ میزان ذہبی مین مذکور ہے کہ فخرالدین رازی کو دین اسلام مین
ایسے شبہات طولانی تھے کہ ہر خاص و عام کے لئے صورت حیرانی تھی یہہ اور فی مخالفت
دین حنیف کی اور سحر مین کہ حرام ہے ایک کتاب تصنیف کی میزان ذہبی کی اصل عبارت
یہہ ہے الفخر بن الخطیب صاحب التصانیف راس فی الذکا و العقلیات لکنہ عری من الآثار و له تشکیکات

بہت سے اور اوسکی کتابین صحیح ہین مطالب کلام زندیقی ہے اور اوسکی عقب تمام پر بنا اسکا
طریق ہے چونکہ محمد علی نے اہل کلام کا پیچھا لیا مرتبہ اسلام کا نیچا کیا محمد علی کے پیرمغان شیخ
احمد خان بھی متکلمین کی شاکی ہین اور جلد سوم تہذیب الاخلاق مین اسطرح چھاپی ہے
کہ بعض متکلمین نے بھی دایرہ احتیاط کے پاؤن باہر نکالا ہے اور اونہون نے فریق مخالف کے
الزام اور اپنے عقاید کے اثبات کے واسطے آیتون کی ایسی ایسی تفسیر کی ہین کہ جس سے کچھ
تعلق اوس عقیدہ کو نہین ہے اور اوسکا ثبوت اُن کتابون کے دیکھنے سے ہوتا ہے جو
معتزلی اور دیگر فرق مبتدعہ کے عقاید کی تردید مین تالیف ہوئی ہین انتہی بلفظہ غرضکہ
میان محمد علی نے برات ہاروت و ماروت مین خوب جان نثاری کی کہ زندیقون کی
کفش برداری کی **قولہ** بتصحیح تمام بر تکذیب این افترائے بیہودہ بدلایل قویہ تصریحاتی
فرمودہ اند فقط واہ رے قلمے نامدار واہ رے مولف سوط الجبار تیرے فقرات ایسے نادر
ہین کہ جنکے مقابلہ مین سعدی و جامی قاصر ہین برائے خدا فرمائیے کہ (بتصحیح تمام تصریحاتی
فرمودہ اند) کے کیا معنی ہین ثمرہ دانائی یا نادانی ہین شرم نہین آتی تو اس کج مج زبانی
پر دعویٰ فارسی خوانی و عربی دانی ہے اور جرات مقابلہ عقل اوّل وجہ ہے ثانی اسکی نقض
کی مثال وہ ہے کہ کوئی طفل دبستان ابجد خوان کہے کہ مین نے بتفسیر تمام تفسیر کی ہے اور بہ
تحریر تمام تقریر یہ بعد لفظ اقوال کے کلمہ بیہودہ دال ہے آپ کی یاوہ درائی و نارسائی پر سوا
کہ افترا منقسم باقسام نہین ہے اور اوسکو صفات محمودہ و مذمومہ سے کام نہین علاوہ اسکے
فرمائیے کہ وہ دلایل قویہ کہان تحریر ہوئی ہین زیب لوح محفوظ یا نسخہ تقادیر ہوئے ہین
جسوقت آپ اون دلایل کو رقم کرینگے ہم آپکو شوریدگی کے ساتھ کو بکو علم کرینگے
سوط الجبار از اوّل تا آخر مردود ہوگی آیندہ کو راہ گفتگو مسدود ہوگی **قولہ** امام رازی
و قاضی رحمۃ اللہ علیہما الخ شرم نہین آتی تو دعوی تو یہ ہے کہ حضرت ان جلیل القدر تصریحات
فرمودہ اند و سایر متکلمین تحقیقات نمودہ اند و بر وقت ثبوت صرف نام نویسی تمامی

چوبین بود پاے چوبین سخت بے تمکین بود پاے نابینا عصا باشد عصا تا نیفتد بسر
نگون او بر عصا چون عصا شد آلت جنگ وغیرہ پس عصا را خرد بشکن اے ضریر
عبد العلی بحر العلوم نے بیت اخیر کی تفسیر مین اور متکلمین کی تکفیر مین لکھا ہے کہ چون این
استدلالات آلہ الزام خصم است پس در اکثر اوقات بسوے نفسانیت منکشف شد بنا بر
عصاے استدلال را باید شکست کہ چون نفس غالب شد ہیچ بکار نمی آید لہذا امام ابو حنیفہ
و صاحبان رحمہم اللہ تعالی نماز پس متکلم مکروہ داشتہ اند اگرچہ متکلم حق باشد انتہی جبکہ
متکلمین کے عقب صلوۃ اچھی نہین ہے تو انکی کوئی بات اچھی نہین پس مولوی محمد علی کا
کدھر خیال ہے کہ وہ متکلم کے مقابلہ مین جماعت محدثین ومفسرین کا بطلان کرتے ہین اور
مخالفت حدیث وقرآن ان دونون کسی وہابی نے محمد علی کے سمجھانے کو ایک کتاب
مختصر صیانۃ الایمان نام ترتیب دی ہے اور اوسکے صفحہ سوم مین متکلمین کی باتمام تکفیر
کی ہے اصل عبارت اوسکی یہ ہے (علم کلام پر علما نے بہت کلام کیا ہے امام شافعی نے
فرمایا کہ ملنا بندہ کا خداے تعالی سے ساتھ ہر گناہ کے سواے شرک کے بہتر ہے اوسکے ملنے
سے ساتھ کچھ علم کلام کے اور امام احمد نے فرمایا کہ صاحب علم کلام کبھی فلاح نپاویگا اور
نہین قریب ہے کہ دیکھو تو کسیکو جو نظر کرتا ہو علم کلام مین مگر کہ اوسکے دل مین فساد ہوگا اور
بھی امام احمد نے ملاقات ترک کردی حارث محاسبی سے باوجود زاہد متورع ہونے حارث کے
اس لئے کہ اوس نے کتاب تصنیف کی علم کلام مین اور امام مالک نے فرمایا کہ نہین جایز ہے گواہی
اہل بدع واہوا کی اور تفسیر کیا بعض اصحاب مالک نے اہل اہوا کو ساتھ اہل کلام کے جس
مذہب پر کہ ہون اور امام ابو یوسف نے فرمایا کہ جس نے طلب کیا علم کلام کو وہ زندیق ہوا
اور بھی امام ابو یوسف نے فرمایا کہ نہین جایز ہے نماز پیچھے متکلم کے اگرچہ تکلم کرتا ہو ساتھ حق
کے اس لئے کہ متکلم مبتدع ہے) انتہی بیان سے ثابت ہے کہ علم کلام گناہ ہے اور متکلم کا انجام
تباہ ہے دنیا وآخرت مین اہل کلام کے لئے فلاح نہین ہے اور دل مین صلاح نہین متکلم اہل

مین تیار پاؤگے شاہ عبدالعزیز نے دلایل قاضی درازی کے جواب بآیات و روایات
دیے ہین اور منکرین کو جابجا بات مٹے ہین مولوی محمد علی کے پاس کوئی قول سلف نہ
ہے اور حصہ اسباب کے پاسخ نہین کہ تفسیرون مین ہماری موافق جو کلمہ و کلام مسطور ہو وہ کہکر
بدل و جان باتمام منظور ہے باقی سے کام نہین ہے ہر سخن متقضی مقام نہین مثل مشہور دس کی
لکھ جانی) ہمارے لئے رو اسپ مقابلہ ظرف ثانی جسطرح کہ ہو سکے منعت اسلام کی عصا
ہے اگر مولوی صاحب ایسی باتون سے قطع نظر کرتے تو کب کبھی کن کے مقابلہ کا بتہہ ایسی
جا پاتی پر وہ ہوتے شکر خدا کہ مخالفین نے شکست فاش کہائی اور شفاخانہ کو مین سلیمانی
کی لاش آئی فتنہ و فساد پیوند زمین ہوا اور جہاد و عناد کا نام نیست و نابود نہین ہوا **قول**
و سائر علماے متکلمین فقط جھوٹ سے کار برآری نہین ہوتی اور صرصر خزان سے آبیاری نہین
**ے** باد پیمائی کفیل اوج انسانی نہو ٭ کاغذ بادی کبھی تخت سلیمانی نہو ٭ کیون متکلمین
کو بدنام کرتے ہو کسواسطے بزرگون کی گردن پر دشنۂ اتہام دہرتے ہو اگر سچے ہو تو اونکو
کسی اسم کے ساتھ موسوم کیجئے اور اونکی اصل عبارت مرقوم علماے اہل سنت مین سے
سوا قاضی و رازی کے کوئی اس قصہ سے منکر نہین ہوا اور جتنی لکھی نکلی زیر بحث نہین یہ ہی
دو منکر ہین خواہ اونکو مفسر شمار کیجئے خواہ متکلم قرار دیجئے ان دونون مفسر متکلم کی تحقیقات کا مدار
دلیل عقلی پر ہے اور مخالفت قال و دلیل نقلی پر اور فرقۂ اہل سنت اس بات سے کشیدہ ہے
اور آپکا مولانا جلال الدین رنجیدہ لہذا کہتا ہے کہ طریق استدلال گندہ ہے اور استدلالی
اندہا کہ فریب شیطان دون کہاتا ہے اور چاہ ضلالت مین سرنگون جاتا ہے لیے استدلالی
چوبین ہے اور اوس ہے اسپار تحال نہین قیاس و دلیل اس اندہے کی عصا ہے جس ہے وہ ام
کشمکش مین پہنسا ہے لہذا اس عصا کو توڑنا مناسب ہے اور جنگ و جدل سے منہ موڑنا جا
**ابیات** گر نظین تقلید و استدلال شان ٭ قایم است و جلہ بر وبال شان ٭ شبہہ
انگیز و آن شیطان دون ٭ در فتند این جملہ کوران سرنگون ٭ پاے استدلالیان

گرامی گل ہمین آفتاب عدالت ظہور کرتا ہی اور ظلمت ضلالت دور ہو لفت سوط الجبار
بقدم نگاہ تشریف ارزانی فرماوین اور اہل اسلام کو ملاحظہ تردید خود تحریر طرف ثانی
کرایے **سوط الجبار** رخطاے ہاروت و ماروت بے اصل ست و افترای ست
جمیع مفسران جلیل القدر کہ قول شان در تفسیر قرآن لایق استشہاد است وسایر علما
متکلمین بتصریح تمام بر تکذیب این افتراے بیہودہ بدلایل قویہ تصریحاتے فرمودہ اند امام
رازی و قاضی رحمۃ اللہ علیہما باعلان تمام بر تکذیب این قصہ در تفسیر ہاے خود تصریحاتی
فرمودہ اند اگر کسے مثل حسین واعظ وغیرہ در تفسیر خود حکایۃ این قصہ آوردہ باشد
لایق اعتبار نیست زیرا کہ در قرآن اشارتی باین طرف نرفتہ **جواب** جبکہ سواے
دو شخص کے کل مفسرین نے اس قصہ کی تحقیق کی ہے اور داد تصدیق دی ہے اور اونکی
راستی کلام پر تمہارے مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے از روی آگاہی گواہی دی اور دونون
منکرون کو گمراہی رو سیاہی دی تو کیونکر بے اصل وافترا ہے اور کس طرح ہو سکتا ہے محدثین
ومفسرین قبلۂ صدق و راستی ہین اگر دو منکرون کی تائید مین نامہ کردار سیاہ کرتے ہو اور بیٹھے
اعتبار تباہ آپکی برابر کون ناعاقبت اندیش ہے اور دشمن دین خویش اب مولوی محمد علی
بادۂ افترا پردازی نوش کرتے ہین اور مانند مخمور بے شعور آیات واحادیث بازی فراموش۔
**قولہ** مفسران جلیل القدر کہ قول شان الخ جھوٹی باتین نہ بنائیے مصحف راستی پر
ہاتھ نہ لگائیے اگر سچے ہو تو مفسران جلیل القدر کا نام لیجئے اور اونکی اصل عبارت حوالہ
خامۂ اعلام کیجئے سواے دو مفسر کے کسی نے گناہ ہاروت و ماروت سے انکار نہین کیا اور
بجز فخر الدین رازی و قاضی بیضاوی کے کسی نے مفرد مسلمانی اسمار نہین کل مفسرین اور
مورخین کے مقابلہ مین دو شخص کا قول معتبر نہین ہے بانگ نعرہ گو زشتر ہے لشکر اسلام کو
ڈر نہین فرمائیے قاضی و رازی کی راے کے صواب ہونے مین دلیل کیا ہے اور باقی مفسرین
کے کذاب ہونے مین سبیل کیا اگر کوئی دلیل بھی بیار لاؤگے تو اوسکا رد تفسیر عزیزی

پس ہمی گفتند کلے ارکانیان وبجز از یالی روحانیان و ماہیں گردون حق واسع
قیم و بر زمین آئیم و شادروان زنیم و بعدل ورزیم و عبادت اوریم و باز ہر شب
سمے گردون بر بریم و دفتر اوّل مین دوسری جگہہ بہی مولوی روم نے ہاروت
ماروت کی ناہنجاری سے خبر دی ہے اور زہرہ کی بدکاری پیے نظر کی ہے چنانچہ ابیات
چون زنے از کار بد شد روے زرد و مسخ کرد او را خدا زہرہ کرد و عورتی را زہرہ
کردن مسخ بود و خاک و گل گشتن چہ باشد ای عنود و حالیا مولوی محمد علی کو چاہیئے
کہ مشغول سخن پر ودی رہین اور اپنے مولانا کو مفتری کہین جسوقت بہ نسبت مولوی
روم کے کلمہ مفتری زبان پر گذریگا اور آسمان خیال سے زمین دہان پر اوتریگا
مشہور خلایق ہونگے خاد مان کعبہ کن سے خایف ہونگے حقیقت تو یہہ ہے کہ آپکا جو اپنے
سے عار نہین ہے اور سوا ے چار باتون کے کچہہ جواب درکار نہین اوّل آنکہ فلانی کتاب
کا اعتبار نہین ہے اور فلانا راوی رہستکار نہین دوم آنکہ روضۃ الاحباب غیرہ تواریخ
رافضیون کی تصنیف ہین اور ترمذی و ابو داؤد وغیرہ کی بہت حدیثین ضعیف ہین
سوم آنکہ بہت تفاسیر مشہور خلایق ہین مگر صرف تفسیر کبیر و بیضاوی و عزیزی اعتبار
کی لایق ہین لیکن اول سے آخر تک یہہ بہی حجت نہین ہین اور مثل قیاس و اجماع
امت نہین چہارم آنکہ ہر چند مجتہدین اجتہاد کرتے ہین ۰ ۰ مدینہ دین آباد مگر اکثر بار
ایسی بہول کرتے ہین کہ بہول کا نام کانٹا اور کانٹے کا نام پہول دہرتے ہین شیخ عبدالحق
و شاہ عبدالعزیز کو مجتہدین دین ہین لیکن کل باتین اونکی بہی راستی قرین نہین ہین
فی الجملہ اسی قسم کے مولوی جی کے پانچ ہین کہ خود منسوخ اور خود ناسخ ہین چنانچہ
خلاے ہاروت و ماروت کے جواب مین مسلمانون کو راہ اسلام سے پہرایا ہے اور
مفسرین و محدثین کا طشت بام سے گرایا ہے شاہ عبدالعزیز کی خفا بکی ہے اور جس
کے ہاتھو مین محمد کی پگڑی ہے وہ آپ تو عبارت سامی بالکل بر تا ہے اور چراغ شرارت

زبان ستائش پر جسکا ذکر جمیل ہے جو کہ جانشین اسحاق و اسمٰعیل ہے وہ بہی اپنی تصنیف جامع التفاسیر
مین (قال فالحق والحق اقول) الخ اس آیت کی تفاسیر مین لکہتا ہے کہ یہہ قصہ اللہ جل شانہ
نے اس لئے بیان فرمایا کہ تا لوگ معلوم کرین کہ اللہ کی نافرمانی ایسی بری چیز ہے کہ شیطان
باوجودیکہ معلم تہا فرشتون کا اور ایسی عبادت کی تہی کہ کوئی جگہ زمین پر باقی نچہوڑی تہی کہ
جہان سجدہ نکیا ہو پہر ذرا سی نافرمانی مین کیسا مردود ہوا انتہی اگر مولوی جی اس
جلیل القدر کی بکر فکر تو بہی طلاق دینگے تو سر پر بدنامی تمام آفاق لینگے رفتہ رفتہ کسی روز
تارک دین وہابی ہونگے ستھہور کسی روز مین صابی ہونگے اب مخفی نرہے کہ جسقدر الزام ہم نے
معلم ملایکہ پر وارد کئے ہین مولوی محمد علی کا منشاء نہین ہے کہ ایک کا بہی جواب بجز اسکے
کہ دین کو تبدیل کرین اور اپنے بزرگون کو ذلیل یہہ مولوی محمد علی نے جو حصہ اول دیباچہ
سوط الجبار مین لکہا ہے کہ قصہ ہاروت و ماروت افترا ہے اور جہوٹ سے بہرا ہے انکا
مولانا دفتر اول مثنوی مین قصہ مذکور کو حق کہتا ہے اور مولوی جی کو احمق مثلا ابیات
ہمچو ہاروت و چو ماروت شہیر ۔ از بطر خوردند زہر آلودہ تیر ۔ اعتمادے بود شان بر
قدس خویش ۔ چیست بر شیر اعتمادے گاومیش ۔ چون گن و فتی حقان بہا و منبری
روشن بایشان آنزمان ۔ دست خائیدن گرفتند اے کشتم ۔ لیک عیب خود ندیدند
ہیچ چشم ۔ گفت حق شان گر شما ۔ بشنگرید ۔ در سیہ کاران مغفل منگرید ۔ چشم کو بید
اسے سپاہ و چاکران ما بعرش ۔ از شہوت وا ز جا گشت راہ ۔ گر از آن مجنون ہم
من بر شما ۔ بر شمایاں ... شما ۔ عصمتے کہ مر شمارا در تن است ۔ آن ز عکس عصمت
و حفظ من است ۔ گر نبید آن ... ہاروت و فرتون ۔ از ہمہ بر بام گردون ... ۔
بر بدی ... جدا ان ... ہمین بیشی و خوشی ... ہمین مبادا غیرت اید ...
کین پسر نگون افتید و خون عزیز ... بہرہ و گفتند اے خدا فرمان تراست ۔ بے امان
تو امانے خود کجاست ۔ این ہمی گفتند و دل ... ہم طپید ۔ بد کجا آمد ز ما نعم العبید

اینجا د معلم الملکوت صاحب بود و ملکوت مرو مستان بودند و ابلیس را اسیر و سرور خود دیدند
انتہی اور شیخ سعدی شیرازی نے کے آپ فی سوط التجار مین جابجا اشعار لکہی ہین اوس مین بہی باب
ہشتم گلستان مین اس بات پر اشارہ کیا ہی اور آپکو مرض انکار کا چارہ مثلاً **فقرہ**
بعد از دو هفته بر در آن مسجد گذر کردم معلم اولین را دیدم که دل خوش کرده بودند و بمقام خویش
باز آورده بودند بے انصافی برنجیدم و لاحول کنان گفتم که دیگر بار ابلیس را معلم ملائکہ چرا کردند **قطعہ**
فرید الدین عطار نے بھی اپنے قصیدہ مین لکہا ہی کہ ابلیس معلم الملکوت تہا اور کاشف اسرار
ناسوت و جبروت تہا موسی پیغمبر سے علم و فضل مین بڑہکر تہا اسیواسطے موسی کا رہبر تہا **ابیات**
روزے از روز با کلیم اللہ خاص بر شد ز ایزد داور شد ندا از برای او که برو پیش
ابلیس مرشد اشرار راہ سرکردہ و رہ حکم نہاد رفت و پیش آن لعین ناچار گفت ایزد
برای ارشادم بر سر تو نہاد تاج مدار گفت من از دم ازل دارم طوق لعنت بگردن
ادبار من کجا و طریق این احکام من کجا و طریق این اطوار بزبان نیاز بازش گفت
کاے تو در راہ عشق پاک عیار سر کن و بیان تو سگفتی نکتہ از براے من بگذار و تکلم
در آمده بکشود لب گوہر فشان شکر بار من نگو گفت تا چو من نشوی این سخن را
زمن بخاطر دار فرید الدین عطار نے تذکرۃ الاولیا مین لکہا ہی کہ ابلیس کو علم معرفت و
توحید موسی پیغمبر سے بمرتبہ تمام زاید تہا اور اوسپر اسکا الزام عاید تہا موسی اوسکو الزام
سے سر بجیب ہوا خجلت زدہ لاریب ہوا ساری لن ترانی فراموش ہوئی زبان سخن
رانی خاموش ہوئی اصل عبارت تذکرۃ الاولیا یہ ہی **نقل است** کہ حسین منصور
گفت ابلیس میگذشت موسی را دید علیہ السلام موسی گفتش اے ابلیس چرا سجدہ نکردی
تا رانده نشدی گفت بدانکه دعوی من غیر او نگاه نکردم چنانکه تو کہ چون دید از خواستی گفتی انظر
الی الجبل تو بکوه باز نگریستی من گفتم جز ترا سجدہ نکنم و بجز تو بکس ننگرم فقط ملکا محمدیہ
[illegible] مشہور روز کا قطب الدین شہران ... [illegible] محمد علی کا اسم کانی ہی مسلمانون کی

امیر واقع شد لیکن چون قرینہ گواہ صدق و راستی و قصد نیک بود آنحضرت ملامت نفرمود
انتہی شاہ عبد العزیز کی عقل پر ایسے پتہر پڑے کہ اول تو کہتا ہے کہ علی نے اوائے نماز تہجد مین
درنگ کیا اور رسول اللہ سے آہنگ جنگ طریق جبریہ مین قدم رکہا جو کہ شرع مین ممنوع
نہین ہے اور طبایع اہل سنت کو مطبوع نہین پہر کہتا ہے کہ حضرت علی قصد نیک رکہتی
تہے اور اس کلام مین سچ تہے اصل وہی ہے کہ مسلمانون کی عقل مین فتور ہے اور سمجہ کا
قصور کہ ہر جگہہ ایسی تقریر کرتی ہین آپ اپنی بزرگون کی تشہیر کرتی ہین شاہ عبد العزیز
کا یہ مقولہ کہ جبر شرع مین اصلا ممنوع نہین ہے ہرگز موافق اصول و فروع نہین ہے کیونکہ
خود قرآن مین کئی جگہہ مذکور ہے کہ خدا نے روز ازل سے اکثر کو کافری و ملحدی غوایت فرمائی
اور انکی دل و دیدہ پر مہر غوایت لگائی محمد کو سواے صبر چارہ نہین ہے اور خدا کو کوئی چیز سواے
جبر گوارا نہین ملا محب اللہ بہاری نے شرح مسلم مین جبریہ پن پر صاف اقرار کیا ہے اور
طایفہ کسبیہ کو اجلاف شمار کیا ہے چنانچہ والحق انہ کفو للجبر پس مولوی محمد علی اپنے کسبیہ ہونی
پر کسطرح افتخار کرتی ہین اور جبریہ ہونے سے کیونکر عار ہے مولوی روم دفتر اول مین کہتا ہے
کہ ابلیس عالم علوم دین تہا اور امیر المومنین از گروہ ابدال تہا اور ملایکہ مین حبیب کمال
چنانچہ **ابیات** صد ہزاران سال ابلیس لعین ٭ بود ز ابدال و امیر المومنین ٭ پنجہ
زد با آدم از نازی کہ داشت ٭ گشت رسوا ہمچو سرگین وقت چاشت ٭ مولوی محمد علی
حصہ سوم سوط التجبار کے صفحہ صد وسی و نہم مین کہتی ہین کہ ہمارے مذہب مین کوئی شخص
معلم الملکوت نہین ہے اور ہرگز اس بات کا ثبوت نہین اب مولوی جی کو چاہئے کہ سوط التجبار
پر صوت دین یا اپنی مولانا جلال الدین سے ثبوت لین کہ ابلیس کیونکر مومنون کا امیر تہا
اور کسطرح گروہ ابدال مین روشن ضمیر تہا مولوی عبد العلی بحر العلوم نے صد ہزاران
سال ابلیس لعین ٭ الخ اس بیت کی شرح مین محمد علی کی قدح مین لکہا ہے کہ ابدال ہر آئے
این فرمود کہ از کثرت عبادت صفات ملکی در وی خود دار شدہ بود و بود از امیر المومنین یعنی

کب وہ کہتا ہے کسی تدبیر سے ٭ پہر وہ بولا میرے قدموں پر گرا ٭ کہ میرا سر ہے حق بن جدا
٭ تا نہووے مجہسے ایسا کار بد ٭ جس سے ہو طاعت میری یک لخت رد ٭ میں کہا اوس کو کہ جو
لکہنے ہے رب ٭ وہ کسی تدبیر سے ٹلتا ہے کب ٭ مجکو تجہسے رنج یک ذرا نہیں ٭ کیونکہ تو
سو جدا اوسی کا نہیں ٭ تو ہے آلہ اور فاعل ہے خدا ٭ قتل کرنے میں ہے آلہ بیخطا ٭ پوچہا پہر اوس
نے کہ قاتل پر قصاص ٭ کس لئے ہے شرع میں بالاختصاص ٭ ہے اگر قاتل یہاں دست
خدا ٭ ظلم ہے قاتل کا سر کرنا جدا ٭ شیر حق نے یوں کہا اے بیخبر ٭ حکم حق سے ہے جو کچہ ہے خیر و شر
ہے مگر چونکہ قتل میں قاتل کے سر ٭ حکم حق سے ہے یہہ راز مستتر ٭ کر کو اپنے فعل پر جو خود
اعتراض ٭ اعتراضوں سے کہلاوی تو ریاض ٭ فعل کو اپنے وہ کر سکتا ہے رد ٭ ہے وہ لطف
وقہر میں اپنے احد ٭ ماسوا کا اپنے وہ خود ہے امیر ٭ اوسکے آگے سب ہیں لاشی و حقیر ٭
اپنے آلہ کو اگر وہ توڑ دے ٭ توڑ کر اوس سے بہتر کرے ٭ یہہ ترجمہ اشعار مثنوی شریف ہے
و مبرا از گمان تبدیل و تحریف ہے یہاں سے ثابت ہے کہ میاں محمد علی جا بیجا لئے طایفہ
کے سبیہ میں محسوب کرتی ہیں علی کے نام کو منسوب کرتی ہیں ۔ اونکے تئیں یہی لازم ہے کہ علی
کے نام پر فخر نکریں یا مخالفت جبر نکریں شاہ عبدالعزیز نے تحفہ اثنا عشریہ میں صحیح بخاری
سے لکہا ہے کہ علی بن ابو طالب نے مذہب جبریہ قبول کیا اور محمد کو ملول کیا اصل عبارت
تحفہ یہہ ہے کہ در بخاری کہ اصح الکتب اہل سنت است بطرق متعدد مرویست کہ آنحضرت
شبی ہنگام بخانہ امیر و زہرا تشریف بردہ و ایشان را از خوابگاہ برداشت و برای ادای نماز تہجد
تاکید بسیار فرمود کہ قوما فصلیا حضرت امیر گفت لہ واللہ لانصلی الا ما کتب اللہ لنا یعنی بخدا سوگند
کہ ہرگز نماز نخواہیم خواند الا آنچہ مقدر کردہ است خدای تعالی برای ما و انما انفسنا بید اللہ
یعنی جانہای ما در دست خداست اگر توفیق نماز تہجد میداد میخواندیم پس آنحضرت از خانہ ایشان
برگشت و ران خود را میکوفت و میفرمود وکان الانسان اکثر شیء جدلا پس درین قصہ
صراحت بر مدلول در مقدمہ شرعیہ تمسک بشبہ جبریہ کہ اصلا در شرع مسموع نیست ادعا

دم بدم دگرگون میشود احوال عالم ؂ اگر کسی وقت کوئی مسلمان راہ بیت الحرام سے
اور بجا در دن کو انعام دے تو پس از آن اوسکو یاد آتا نہیں ہے فلانے وقت مین فلانا
کام کیا تہا اور فلانے کو انعام دیا تہا کیونکہ فعل کا ایجاد کرنیوالا اور ہے اور یاد کرنیوالا اور ہے
**نقل** ہے کہ شیخ کا ایک شاگرد تجدد امثال کا قایل تہا ایک بار اوس نے شیخ سے کوئی
سوال کیا شیخ نے کہا کہ مجہہ پر اسکا جواب دینا لازم نہین آتا کہ مین وہ نہیں جس سے تو نے سوال
کیا تہا جو کوئی بطرف تجدد امثال مائل ہے اوسکو اعتقاد مین جزا و سزاے افعال الا طایل ہے
کسواسطے کہ جس صورت مین کوئی انسان ایک ساعت سے زیادہ باقی نہین ہے تو نہ مطیع
و عاصی نہین کسیکا حساب کتاب ہونا نہیں اور کوئی معذب و مثاب ہونا نہیں کسیکو
عذاب کیا جاوے اور کسیکو ثواب دیا جاے پس خدا کہ یہ روز قیامت بنیاد ظلم و فساد ڈالیگا
اور کرکے تعصب و عناد یا نیگا کہ کسیکو کار و گنہگار کی مکافات دیا داش سے قطع نظر کریگا اور
بار جزا و سزا ایسے لوگون کی گردن پر دہریگا کہ جنکو نیکی و بدی سے کام نہین تہا اور حل حلال
و حرام نہین کیونکہ قیامت کے دن جو لوگ مشغول جلوہ گری ہونگے نیکی و بدی سے بالکل
بری ہونگے سیا تجدد امثال کو یا دکر لو کہ جو شخص مر گیا ہے وہ دوسرا اوسکی بہ نسبت نیا آدمی
جسقدر اعتراض کہ اس مسئلہ پر عاید ہین حوصلۂ قلم و قرطاس سے زاید ہین یہان اسیقدر
گفتگو کافی ہے اطناب سخن اختصار کے منافی ہے پہر دفتر اول مثنوی مین ہے کہ علی بن ابو طالب
کہتا تہا کہ بندہ مجبور ہے بالکل خداوند کا قصور ہے سلسلۂ جزا و سزا خطا ہے بطریق زور و جبر عطا ہے
چنانچہ مقولۂ علی ہے جو کہ سنی و شیعہ کے نزدیک ولی ہے **ابیات** میرے نوکر کو پیمبر نے کہا
یہ ہوگا یہی قاتل تیرا اے مرتضی ؂ مصطفی کو حق نے آگہ کر دیا ؂ قتل مجکو وہ کریگا بیخطا ؂ جب سنا
اوس شخص نے یہ ماجرا ؂ مجہہ سے ہو کر دست بستہ یہ کہا ؂ قتل کر پہلے مجہے ای شاہ دین ؂ تا
نہ مجہہ سے ہو یہ فعل بدترین ؂ اوس کو پہلے کاٹ تو میرا گلا ؂ خون سے مین نے خون اپنا کر دیا ؂ مین کہا
اوس سے یہی حکم خدا ؂ سب قضا سے حیلہ میرا پیش جا ؂ یان جو کچھ ہوتا ہے سب تقدیر سے

سے بطلان شریعت محمدی جسکا حاصل ہی تجدد امثال صوفیہ محمدیہ کے بیان ایک مسئلہ
ہی کہ مخلوق ہر آن مین فنا ہوتی ہی اور اسکی جگہ دوسری پیدا ہوتی ہی **قع** یعنے ہمیشہ
دیکھنے مین آیدہ اس مسئلہ کو ثبوت مین یہ حدیث سند دیتی ہین الدنیا ساعۃ فلیس
فیہا راحۃ یعنی دنیا ایک ساعت ہی اور اسکی درمیان راحت نہین ہی مولوی روم نے دفتر
اول مین یہ مسئلہ تفصیلوار لکہا ہی **ابیات** پس ترا ہر لحظہ مرگ و رجعتیست ۔ مصطفی
فرمود دنیا ساعتیست ۔ فکر ما تیریست از ہو در ہوا ۔ در ہوا کے پاید آید تا خدا ۔ ہر نفس نو
میشود دنیا و ما ۔ بیخبر از نو شدن اندر بقا ۔ عمر ہمچو جوی نو نو میرسد ۔ مستمری مینماید و جسد ۔
آن ز تیزی مستمر شکل آمدست ۔ چون شرر کش تیز جنبانی بدست ۔ شاخ آتش را بجنبانی
بساز ۔ در نظر آتش نماید بس دراز ۔ این درازی مدت از تیزی صنع ۔ می نماید سرعت
انگیزی صنع ۔ عبد العلی بحر العلوم نے اس مقام مین باب صد و ہفتاد و سوم فتوحات کی
عبارت طول وطویل لکہی ہی اور تجدد امثال کی خوب تفصیل کی ہی اسکی دو تین فقرہ یہہ
ہین کہ حق سبحانہ مارا تعریف کردہ است کہ خود نفس بنفس متحول میگردد در صور پس ہر شی
کہ حق آنرا پیدا میکند صورت الہیہ است پس عالم بر صورت حق ست و ہمیتہ است الخ
اب محمد علی غور کرے کہ امام حلولیہ کون ہی اور تابع احکام غولیہ کون پوشیدہ نہ ہو کہ
جو کوئی تجدد امثال پر اعتقاد رکہتا ہی وہ محمد قرآن سے ارتداد رکہتا ہی اوسکی رای مین
محمد ایک ساعت سی زیادہ نہین جیا اور سلسلہ نبوت اوس نے ختم نہین کیا تمام قرآن اوسپر
نازل نہین ہوا اور مقام قاب قوسین اوسکو حاصل نہین بلکہ از شروع بعثت تا وقت
وفات صدہا نبی ہوئی اور مہبط جبرئیل سب ہی ہو گئی جائے تعجب کہ اونہون نے عائشہ وغیرہ
ازواج سے ساعت بساعت نکاح جدید نہین کیا اور اصلا وفای وعدہ و وعید نہین کی
کیونکہ ہر نفس دنیا نو بنو ہوتی ہی اور ذات عائشہ و محمد نو بنو قرآن قدیم نہین ہی اور یہہ
الف ولام و میم نہین ہر دم اور ہی اور ہوتا ہی اور بطور بطور سہ **ه** بہر ساعت بہر لحظہ بہر

منزل ہوئی اور تصدیق قرآن متشکل ہوئی سورۂ تحریم مین عورت نوح اور لوط کی تمثیل
دروغ جانی جاویگی بلکہ خود مثنوی مین ہے **ع** آن پسر را کش خضر ببرید حلق وانع یہ تمثیل
بھی دروغ مانی جاویگی کہ بطور تمثیل آئی ہے اور دروغ محمد علی مین اونکی عدم حجت کی دلیل
سماعی ہے اسی قیاس پر قرآن مین بطریق تمثیل جسقدر تاویل ہونگی از اول تا آخر اوکا ذب
و باطل ہونگی مولوی صاحب نے خوب تاویل قصص مثنوی کی کہ جس سے بیخ قرآن برکندہ ہوگئی
اور مسلمانی در نہان و عیان شرمندہ **قولہ** اور مقصود بالذات نہین ہین فقط فرض کیا ہے
کہ وہ تمثیلات مقصود بالذات نہین ہین اور مثل احکام آیات نہین مگر اس سے یہ لازم نہین آتا
کہ تمثیلات کی کچھ اصل نہین ہے اور اونکی ثبوت مین شاہد عدل نہین اگر خدانخواستہ یہی تمثیل بے
اصل ہے اور محمد علی کو عقل مابعد و ماقبل ہے تو قرآن حجت استوار نہوگا اور اوسکی تمثیلات کا
اعتبار نہوگا آپ نے قرآن کو رکیک ضعیف کیا خوب جواب حکایات مثنوی شریف دیا
اصل وہی ہے کہ جس صورت مین تمثیلات پایدار نہین ہین تو جن مطلب پر لائی گئی ہین وہ کب
خود مستحکم اور استوار نہین قطع نظر ازین مثنوی مین حکایت خضر بھی تمثیلاً آئی ہے وہ بھی مقصود
بالذات نہووے اور مثل دیگر آیات نہووے کیونکہ بقول محمد علی تمثیلات مثنوی معتبر نہین
ہین اور مانند روایات عثمان و عمر نہین اگر تمثیل خضر کو معتمد مانوگے تو دیگر تمثیلات مثنوی کو
کیونکر بد جانوگے کسواسطے کہ کل تمثیلات کا ایک ڈھنگ ہے سنگ صنم و سنگ اسود ہم سنگ
ہے **قولہ** البتہ مسائل حکمیہ الہیہ جو اوس کتاب مین ضمن تمثیلات بیان کئے گئے ہین لایق
قبول کے ہین فقط اگر مسائل وحدت الوجود کو قبول کروگے دولت اسلام کی دھول
کروگے محمد و ابوجہل کو ایک جانوگے اتحاد بد و نیک مانوگے فرعون و موسی کو واحد کہوگے
ساجد بیکدہ و مساجد ہوگے ذات الٰہی مین تبدیل مانوگے مسیح و سالم کو علیل جانوگے
**ابیات** چونکہ بیرنگی اسیر رنگ شد ٭ موسئی با موسئی در جنگ شد ٭ چون بہ بیرنگی
رسی کان داشتی ٭ موسئی و فرعون کردند آشتی ٭ پس مولوی بدوم تجدد امثال کا قایل

نہولی ع ۲ ثابت جسکے مردم گیچیز ا ہر اہو لی ثابت علوم کیا ۱۲ ہو
تصدیق بحرالعلوم نکرتا تسلیم سمجھا ہم نے مولوی روم نے درد بھاتی اعتقاد کی ماہر تیا
اشکار کیا سچے پیر مخدوم مولوی عبدالعلی بحرالعلوم کو کس بلا نے مارا کثرات تلاؤ کی روم کی
تصدیق کی اور جبہ عصمت کو زیست تحریق دی چنانچہ سے بود شاہی در بنا فی پیش از ین
الخ اس بیت کی شرح مین کہتا ہے کہ جس بادشاہ کے ملک مین یا دین تہا وہ قبل از زمانہ
خاتم النبیین تہا مگر عہد محمد سے پہلے ہونا بادشاہ مذکور کا صحیح نہین ہو کیونکہ اگر وہ زمانہ محمد سے
پیشتر ہوتا تو اوسکی زبان پر ذکر عمر و مصطفی جاری کیونکر ہوتا حالانکہ اوس بادشاہ نے طبیب
حاذق سے کہا کہ جیسے عمر محمد کا فرمانبردار ہو ویسے ہی بندہ تیری خدمت مین تیار ہو مثلاً
سے اے مراد مصطفی من چون عمر • از برائے خدمت بندم کمر • پھر آگے روم زر گر ثمر قند
کو مسلمان ہا کر اور تابع عمر و عثمان جانکر کہتا ہو سے کز بہر خون مسلمان کام او •
کافرم گر بردمے من نام او • حالانکہ محمد صاحب کے وقت سے پہلے مسلمانی نہین تھی اور
قرآن وحدیث سے نشانی نہین مقصود آنکہ قصص مثنوی ثبوت سے خالی نہین ہین اور محض
خیالی نہین بلکہ ہر ایک قصہ کی بنیاد قایم ہو اور مولوی محمد علی کو حق سے عناد دایم ہو **قولہ**
دوسرے یہہ کہ حکایات مثنوی خود موافق تصریحات مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے محض تمثیلات مین
فقط تمثیلات کی کچھ اصل ہی نہین برتقدیر اول تمثیلات مثنوی بے اصل اصلا نہین ہین اور
مردود علما و جہلا ہین پس ہماری مراد حاصل ہوئی اور محمد علی کی استبداد باطل یعنی جسقدر
الزامات کہ ہمنے مثنوی سے دئے ہین وے بالتمام ثابت ہین اور منکرین سنگین دل مانند
اصنام ساکت برتقدیر دوم جن مطلب کے ثبوت کے واسطے وے تمثیلات لائی گئی ہین وہ
مطلب بھی بے بنیاد ہو وینگے اور بے اعتماد تر از اخبار ہرل آباد کیونکہ جس صورت مین مشبہ
مشبہ بہ نہو گا تو مشبہ خود موجود نہو گا جسوقت قاضی کا صندوق جو آب مین بند ہو نا
غلط ہو گا تو روح کا صندوق تن مین متمند ہونا غلط ہو گا مشبہ و مشبہ بہ دونون کی یک

سے حلال یا حرام ہے سو سنی تو جواب دیا کہ مباشرت کا تو کیا ذکر ادسکا دیکھنا بھی تیرا کام نہو گا
بجا لاکر واللہ مین تیری بات نہ سنونگا جب تک کہ گلشن وصل سے گل ملاقات نہ چونگا عرض
عورت مذکور کو خیمہ کے اندر لایا اور اوس سے دو قاست سے ثمر کھایا یعنی زنا کو صحیح کیا اور معشوقہ
عصمت کو بہ پشنہ فسق جسیح کیا زمری کو مشغول مباشرت دیکہکر اکثر بنی اسرائیل فعل
شنیعہ مین مصروف ہوگئے جتنے تہے راہی وطن مالوف ہوئے یہان پر ذکر کثیر ہے مگر اختصار
و لپند یہی ہے اپنا ایک ہی روایت پر کفایت ہے تواریخ و تفاسیر مین اکثر کی حکایت ہے اہلسنت
اس مذہب کے نبی و ولی و عاقل و فاضل و قاضی و مفتی و عالم و درویش بالکل حال تباہ
رکہتے تہے اور نامۂ اعمال سیاہ اب ہم ایک دو نقل بطور مثال ایراد کرتے ہین اور مثل مشہور
(مشتے نمونہ از خروارے) حسب حال یاد کرتے ہین **یک** کف گندم ز انبارے بدین
بفہم کن کان جملہ باشد ہمچنین یہ مولوی روم کی مثنوی کے دفتر ششم مین ہے کہ قاضی
آوارہ روزگار ہوا اور جوحی نامی مسخرہ کی عورت سے برخوردار ہوا پہر مثنوی شریف کے
دفتر اوّل مین ہے کہ ایک ولی نے زرگر سمرقند سے بدکام کرایا اور بعد اوسکو شربت زہر
آگین کا جام پلایا اب واضح رائے اہل عقل و عدل ہووے کہ مثنوی مولوی روم سے
ہم نے جو روایت تحریر کی ہے میان محمد علی نے اوسکے جواب مین بدرجۂ نہایت تردید کی ہے
**سوط الجبار** آگے اس سے جو الزامی فقرہ ایک قصہ بادشاہ و ولی کا مثنوی معنوی
سے نقل کیا ہے اوسکا جواب ہم پر واجب نہین کیونکہ اوّل تو وہ قصہ ثابت نہین دوسرے
یہہ کہ حکایات مثنوی کی خود موافق تصریحات مولانا رحمۃ اللہ علیہ بعض تمثیلات ہین اور مقصود
بالذات نہین البتہ مسائل حکمیہ الہیہ جو اوس کتاب مین بیان کئے گئے ہین لایق قبول کے
ہین **جواب** کب تک ابلیس تعصب سے سرگوشی کروگے اور کہان تک مثنوی شریف
کی عیب پوشی کیونکہ اس قصہ کا جواب آپ پر واجب نہین ہے اور کیونکر یہہ قصہ ثابت درست
صاحب نہین ہے اگر کسی طرح قصۂ مذکور کی صورت اصل ہوتی تو ملاے روم کو ضرورت نقل

عایشہ نے دریافت کیا کہ اس پانی کا نام کیا ہے لوگون نے کہا حوأب اسکو جواب سنکے مین تامل
با آواز بلند بولی مجھکو بطرف مکہ واپس کر دین تمہارے ہمراہ نہین جاتی کیونکہ مین نے رسول خدا سے
سنا ہے کہ اپنی ازواج سے کہتے تھے کہ تم مین سے تیرہ مقام شتر بالی کون سی ہے کہ درمیان
گروہ باغیہ کے ہووے گی اور اوسپر حوأب کے کتے بانگ دینگے یہ بات سنتے ہی طلحہ و زبیر بولے کہ یہ
پانی حوأب نہین ہے اور راہ دلیل بر صواب نہین لیکن طلحہ و زبیر نے پچاس مسلمانون کو اثبات
کی ترتیب دیکر اون سے جھوٹی شہادت دی کہ یہ مقام دوسرا ہے حوأب اسکا نام نہین ہے فقط
حاشیہ مدارج النبوت مین لکھا ہے کہ ابن عباس چلا جاتا تھا ناگاہ اوسکی نگاہ ایک عورت جمیلہ
پر پڑی اور خوبی صورت خاطر مین گڑی صید دل دام زلف مین گرفتار رہا اور تیر مژگان
سے فگار ہوا **رباعی** دی گذشت از نظرم چشم سیاہ عجبے ۞ او نگاہی بجگر کرد و من آہ عجبے
۞ ملک دل کرد خراب از صف لشکر حسن ۞ بادشاہی عجبے بود و سپاہ عجبے ۞ جانب معشوق
سے اسقدر بے پروائی ہوئی کہ ابن عباس کے لئے اوسکی محبت سبب نابینائی ہوئی فقط
شاید کہ ابن عباس عورت مذکور کے عشق مین زار زار رویا ہووے اور نور چشم اشکبار کھویا
ہووے **ع** یوسف دل جب گیا چاہ زنخدان مین تو مین بشکل یعقوب بے مقدور دیا کانا
ہو گیا ۞ تاریخ طبری مین لکھا ہے کہ خلافت عمر مین درمیان بصرہ کے مغیرہ بن شعبہ صحابی
نے ام جمیل سے زنا کیا اور اکابر بصرہ نے سارا حال عمر کو لکھا پس عمر نے مجرم کو مع گواہون
کے طلب کیا مغیرہ عائشہ و ابو موسی اشعری کے قدمون مین پڑتا تھا اور منتین کرتا تھا واسطے
سفارش کے لئے جسوقت نوبت ادائے شہادت کی آئی حضرت عمر نے گواہون پر سختی کرنی
شروع کی اس خوف سے زیادہ روئیت سے انکار کیا بعض شہود نے پھر بھی کہا کہ دیکھا ہم نے کہ
مغیرہ کا فرج ام جمیل مین مانند سلائی کی سرمہ دانی مین کوئی گواہ اس طرح منظر ہوا کہ مین
نے مغیرہ کو جماع کرتے ہوئے دیکھا کہ اوسکے تھنے ہلتے تھے اور عورت کی ران مغیرہ کی ساق
مین بلند نظر آتی تھی حضرت عمر نے زانی کو رہا کیا اور اہل شہادت کے دُرّے لگوائے حیا

المغنی یقول فخافت شناعتها الا انها خشیت ان یعین الجد علی خلافته فیها اتیت فی طریق البصرة وکان غلمان
حوجها فلما ارادت ان تخرج الی البصرة قال لها غلمان لا تحل لک ان تخرجین من غیر محرم
فخرجت بنفسها من غلمان انتہی بلفظ ثناء اللہ پانی پتی ذو جواب الجواب شہاب ثاقب مین لکہا
کتاب ہر سوم برہق خالطت ترمیم کی ہے اور اسکے صفحہ ۳۶۸ مین کنایۃ تصدیق قول علی بن ابراہیم
کی ہے کہ عبارتہ قال الزمخشری فی کشافہ والنسفی فی مدارکہ واللفظ لہ ان فی طی ہذین التمثیلین
تعریضا بامی المؤمنین المذکورتین فی اول السورة وما فرط منہما من التظاہر علی رسول اللہ
بما کرہ وتحذیرا لہما علی اغلظ وجہ واشارۃ الی ان من حقہما ان تکونا فی الاخلاص کہاتین المؤمنتین
وان لا تتکلا علی انہما زوجتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انتہی الملخص آنکہ در مطاوی
این دو تمثیل تعریض ست بحال ہر دو ام المؤمنین عائشہ وحفصہ وقصوریکہ از انہا بظہور پیوست
از تظاہر وغلبہ کردن بر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ بامریکہ ناملائم ومکروہ خاطر اقدس
آنحضرت بودہ ودرین تمثیل تنبیہ وتادیب انہا بشدت واقع شدہ واشارہ است بانکہ
مے باید کہ حال آنہا در اخلاص مانند حال زن فرعون وحضرت مریم باشد وباید کہ اعتماد
نکنند بر آنکہ زوجہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ ہستند انتہی ہم نے جو کچہ کہ معاملہ
مین عائشہ کی نسبت لکہا ہے وہ لفظا لفظا مولوی حیدر علی کی ازالۃ الغین نامی کتاب مین
ہے اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی شہاب ثاقب کے جواب الجواب مین ہے جو کوئی اس تمام مضمون
پر بنظر عدالت ڈالیگا مؤلف سوط الجبار کی ضلالت پاویگا پس محمد علی نے جسقدر کہ ان کے
حق مین بدگمانی کی ہے بالکل داد نادانی دی ہے حقیقت یہ ہے کہ بحث ومباحثہ کے لیئے
انسان خیرہ ہوجاتا ہے اور تعصب حسد سے کشیدہ ہ سخن بمردم فہمیدہ عرض کن تا
بشعور وفادار نگردد حرف آب حیوان را ہ **فایدہ** روضۃ الاحباب ودر روضۃ الصفا
وغیرہ تواریخ مین لکہا ہے کہ سفر بصرہ مین جسوقت عائشہ وطلحہ وزبیر وغیرہ بطن منازل
کے آب جواب کے نزدیک پہنچے وہان کے سگ جمع ہوکر عائشہ کے شتر پر بانگ کرنے لگے

اوس مین جلے حرف ہی کبھی کہتے ہین کہ وہ ایجاد کعبہ کن ہے اور بنیاد وہندہ اندرین قصور ناکہ
اس قسم کی سوری حساب کی بیہودہ گوئی کثیر ہی جسکی حرف حرف مین طایفہ کسبیہ وقدریہ حرف
گیر ہجواب مین آپکی بیہودہ گوئی کا جواب بطور اختصار وایجاز دیتا ہون اور خبر از تشییب فراہ
لیتا ہون دل چاہی جس سنی وشیعہ سے دریافت کیجیے کہ علی بن ابراہیم غالی نہین ہی اور خیل
الحاد کی ڈالی نہین راہ اتفاق حق لیجیے اور مسلمانون کو مشتاق حق کیجیے بیہودہ متعالی اچھی
نہین ہی اور مضحکات عالی اچھی نہین ہے ہر جا کہ ہست بیہودہ گو خوار وابتر ست چون
بار گیر حرف زیاد دیگر راست چہ علی بن ابراہیم علوم دینی مین ذی استعداد ہی اور محدث
کلینی کا اوستاد ہی اسیطرح وہ عبارت نہ جعلی ہی اور نہ قواعد صرف ونحو سے خالی مولوی
حیدر علی وہابی کی تصنیف ازالۃ الغین عن بصارت العین نامی ایک کتاب ہی صمصام ہند
مین تفسیر اہل بیت کی عبارت اوسی سے منقول بالاستیعاب ہی پس محمد علی نے قحبہ کن سے
تمسخر نہین کیا اور اندرین کو ہیچدان تصور نہین بلکہ اپنے پیر ستان حیدر علی وہابی کی توہین
کی اور وہابیت سے اپنی برگشتگی کرسی نشین اصل عبارت حیدر علی مصنف ازالۃ الغین عن
بصارت العین کی یہی ہی (علی بن ابراہیم اوستاد کلینی جامع تفسیر اہل بیت در ذیل این
آیت ضرب اللہ مثلا للذین کفروا امراۃ نوح وامراۃ لوط کانتا تحت عبدین من عبادنا صالحین فخانتا
ہما میگوید کہ در بارہ حفصہ وعائشہ خدا تعالی اشلو در قرآن مجید زدہ وگفتہ کہ مثل کافرین مثل
زنان نوح ولوط است کہ بودند در نکاح دو بندہ نیک پس خیانت کردند آن ہر دو وعلی
بن ابراہیم میگوید قسم شرعی بر آن میخورد کہ خدا تعالی از قول خود کہ خیانت کردند فاحشہ
زنا مراد داشتہ وبایدکہ حد بر عائشہ جاری شود بسبب امریکہ در اثنا راہ بصرہ مرتکب
آن شدہ وقصہ اش آنکہ طلحہ او را دوست میداشت وبر حسن طلعتش عاشق بود وہر گاہ عائشہ
خواست کہ بطرف بصرہ خروج کند طلحہ باو گفت کہ ترا خروج ہرگز درست نیست بدونے
محرمی پس او نکاح کرد با طلحہ انتہی واصل عبارت علی بن ابراہیم این ست فقال واللہ

وکمالات کہ لایق باشد بیان نمودند تا اگر عامہ مسلمین با شنیدن مضامین مدح صحابہ کرام
خصوصاً مہاجرین و انصار کہ آنہا را حق تعالیٰ بشارت دادہ است ثواب دریابند و رغبت نمایند
تشکیک کہ صحابہ محفوظ باشند از شبہے کہ موجب تفسیق و تضلیل ایشان باشد انتہی اگر میان محمد علی کی
عبارت تفتازانی کے مطلب کا ہونگے تو دیکھا چاہیے کہ کس طرح صدق گوئی میں مصروف ہیں
بار ہونگے ان ما وقع بین الصحابۃ من المشاجرات علی وجہ المسطور فی کتب التواریخ والمذکور علی
السنۃ الثقات یدل بظاہرہ علی ان بعضہم قد حاد عن طریق الحق وبلغ حد الظلم والفسق وکان الباعث لہ الحقد
والعناد والحسد واللداد وطلب الریاسۃ والمیل الی اللذات والشہوات اذ لیس کل
صحابی معصوما ولا کل من لقی النبی بالخیر موسوما الا ان العلماء لحسن ظنہم باصحاب رسول اللہ ذکروا
لہا محامل وتاویلات بہا یلیق اوذہبوا الی انہم محفوظون عما یوجب التضلیل والتفسیق صونا لعقائد
المسلمین عن الزیغ والضلالۃ فی حق کبار الصحابۃ الخ بیان سے ثابت ہے کہ اصحاب زبر
شریر تھے اور ریاست و ہوا و ہوس کے اسیر حدیث و قرآن کو پس پشت ڈالتے تھے اور ہر طرح صورت
حصول مدعا کی سوچتے تھے بانی مکر و ریا تھے اور طالب لذات دنیا جبکہ عصمت صحابہ ضعیف و کمزور
تھی تو حضرت طلحہ سے خواستگاری عائشہ بہت نزدیک تھی غرض کہ ابطال تواریخ الخلفا
مجتہدین ہے اور مؤلف سوط الجبار کو عقل تمام نہیں ہے لاجرم اس شخص نے دین و ایمان کو از بیخ
بر کندہ کیا اور تمکنہ کفر سے تعصب پھیرا اون کو گندہ ہے جب کہ اسلام کی او کہاں سے جڑ
پس جو دل چاہے تیرا کر بیٹھ پہ بیان سے واضح ہے کہ روضۃ الاحباب معتبر کتاب ہے اور
روح طلحہ عشق عائشہ میں بیتاب ہے علی بن ابراہیم نے تفسیر اہل بیت میں لکھا ہے کہ طلحہ نے
بصرہ کی راہ میں عائشہ سے حرکت ناقبول کی اور ننقدس و تقوی کی ڈھول پوشیدہ
نہ ہے کہ رسالہ صمصام ہندی میں ہم نے بجنسہ عبارت تفسیر اہل بیت نقل کی تھی اور داد و قبول ہوئی
تھی اوسکے جواب میں میان محمد علی نے مخالفت عدل و عقل کی اور شراب ہزل پی کبھی کہتے
ہیں کہ علی بن ابراہیم جامع تفسیر اہل بیت از فرقہ ضلال غلاۃ ہے اور انجام اوسکا نہ معلوم
نہ حال و حالات ہے کبھی کہتے ہیں کہ وہ عبارت تفسیر اہل بیت کی خلاف منشا مصنف ہے اور بجا

عہدۂ وزارت پر بحال رکھا اشین خلافت مین امانت واقف پال رکھا اب حضرت علی کی
داستان ہوا ئیدا سے سنیے جسکا عنوان ہے روضۃ الاحباب معارج النبوت مین لکھا ہو
کہ حضرت علی بن ابی طالب کی محبت مین مضطر ہو اور منتظر مرگ بیٹھے کہ جس وقت محمد مصطفےٰ
دنیا سے انتقال کرینگے اور جہان گذران سے ارتحال ہم امیر المؤمنین ہونگے اور بن امیہ
کے اور غنچۂ دل سے خار حسرت نکالین گے اب مخفی نہو کہ جس جگہ ہم نے روضۃ الاحباب
سے الزام دیا ہو میان محمد علی نے اوسکے جواب مین یہی کلام کیا ہو **سوط الجبار**
روضۃ الاحباب اہلسنت کی کتاب ہے ہمارے نزدیک معتبر نہین ہو **جواب** ہم بارہا
عرض کر چکے ہین کہ فریقین کے مقابلہ مین مولوی صاحب کا یہی قاعدہ ہو کہ کتب محمدیہ
کی بے اعتباری ثابت کرتے مین اور مسلمانی کو بذلت و خواری ساکت یہہ کہ جنکی کی تردید
نہین ہو اور عبید اللہ کی تائید نہین بلکہ تکذیب تحفۃ الہند ہو اور تفضیح نو مسلم از ہند تا
کیونکہ عبید اللہ نے تحفۃ الہند مین جابجا محدث جمال الدین ہر مدلل ہو اور اکثر جگہ روضۃ الاحباب
کی سند دی ہو اسی مطبع کی چہپی ہوئی تحفۃ الہند کے صفحہ بست و پنجم و بست و ششم و بست و ہفتم
وسی و سوم وغیرہ پر نظر التفات کیجیے اور اسی قیاس پر مطالعہ دیگر اوراق و صفحات کیجیے
چونکہ عبید اللہ مستند روضۃ الاحباب ہو لہذا آپکا جواب بے مزہ تمازہ جواب ہو ترک کیجئے
وجہ فروشی کیجیے اول سے آخر تک ایک ہی امر مین وادگر موشی دیجیے اول آپ برادہ حامی
عبید اللہ کو حامی ہوے اور انجام کار شل اندر ہی اوسکی تکذیب مین نامی و گرامی ہوئے
ابتدا مین حکم قرآن اپنا پیر بنایا آخر الامر اوسکو شریر ٹہیرایا یہہ ہر کہ مستغنی عقل و ہوشیار کی
نہین ہو اور مناسب اہل دینداری نہین کیونکہ تکذیب محدث جمال الدین نہ فقط رد
عبید اللہ ہو اور نہ صرف نو مسلم کے حق مین یہہ مضر ہوا نکا ہو بلکہ اکثر علماے اہلسنت
کی تحقیر ہو اور ملا علی قاری و شاہ عبد العزیز وغیرہ فضلاے اہلسنت کی تکفیر ہو کیونکہ اون
صاحبون نے محدث جمال الدین کا باعزاز و اکرام یاد کیا ہو اور اپنی تصنیفات مین اوسکی

تقریب وغیرہ کیا شے ہین اور داخل قرآن وحدیث وقیاس واجماع امت کسطرح ہین

**قولہ** تنبیہ الغافلین کا حوالہ جو آپ نے دیا ہے یہ کتاب لایق اعتبار کے ہمارے مذہب مین نہین فقط کیا سبب کہ تنبیہ الغافلین اعتبار کے لایق نہو دیو اور مسلمانی اوسکی شایق ہو رہے تہذیب وتقریب واسماء الرجال سنیون سے ماد ہو دین اور جو ہر مسلمانی کے لئے ایجاد ہو وین شاید کہ اسماء الرجال پر طبیعت سامی محو ہے اور زیادتی الفت دین براہ سپہر پیران اسلام کو اسماء الرجال سے شوق ہے بات مین حضرت عمر پر فوق ہے سے پیری و معشوق چنین گفتہ اند چہ چنین تر دمن سفتہ اند غرضکہ ان تینون کو اوس بیک پر ترجیح نہین ہو سکتی اور مولوی جی کے تو سب وروقی کی تشریح نہین قطع نظر ازین اگر تنبیہ الغافلین ناچیز ہوتی تو مولف تفسیر عزیزی کو اوسکی سند کیونکر عزیز ہوتی حالانکہ شاہ عبد العزیز نے فتح العزیز مین وہ مستند ٹہیرائی ہے اور آپکے منہ پر سیلی رد لگائی ہے سنا ہے کہ شاہ عبد العزیز سے رتبہ لیجئے اور اپنی بے تمیزی پر واسے کیجئے یہان تک زنا سے عبد اللہ بن عمر کی...سانی ہوئی اور مسلمانی غرق عرق پشیمانی اب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی کہانی ...صاحب سول رتبانی وقاتل و زانی ہے چنانچہ تاریخ ابو الفدا مین لکہا ہے کہ رد...ایام ابی بکر منعت بنو یربوع الزکوۃ وکان کبیرہم مالک بن نویرۃ وکان ملکا فارسا مطاعا شاعرا قدم علی النبی وسلم الخ یعنی زمانہ خلافت ابو بکر مین منع کیا زکوۃ دینے سے قبیلہ بنی یربوع نے اور سردار اونکا مالک بن نویرہ تہا اور وہ دولتمند و معزز و شاعر تہا اور محمد صاحب کے پاس حاضر ہو کر مسلمان ہوا اور ابو بکر نے خالد بن ولید کو طرف قبیلہ مذکور کے واسطے تحصیل مال زکوۃ کے روانہ کیا اور مالک بن نویرہ نے کہا کہ ہم نماز پڑہتے ہین سوا زکوۃ کے خالد نے کہا کہ نماز و زکوۃ دونون ادا کرنی چاہئین ایک بغیر دوسرے کے ادا کرنے سے عبادت قبول نہین ہوتی مالک نے کہا کہ تمہارے حاکم کا یہی قول تہا خالد نے کہا کہ تو اپنا خلیفہ اسکو نہین سمجہتا تو نے حکم خلیفہ سے قصد سرکشی کیا ہے یہ کہکر گردن مارا ڈالا بعدہ طرفین سے تنازع...

ہوا اور مصر و شام میں ہوتے ہوے کیفیت جنگ صفین کا ل سے ہو اب یہ ادہر قیامت
تہا کہ انقلاب ہوا **قولہ** یہ عبداللہ بن عمر وہ شخص ہی کہ عالم اوسکی توسع و اتقا پر
متفق ہو فقط غلط محض ہی کہ عالم میں کروڑون انسان ایسے ہین کہ عبداللہ کا حسب
جانتے و نسب نہین پہچانتے اسکا تو کیا ذکر ہی کہ اوسکی توسع و اتقا پر اتفاق کرتے ہوے ہین
اور زیارت روضہ منورہ کا اشتیاق بلکہ ہزارون مسلمانون کو بہی معلوم نہین کہ عبداللہ
کی کیا معاش تہی اور کہان بود و باش تہی کس کام مین مشغول تہا اور اوسکا کیا معمول تہا
قطع نظر ازین شیعہ تو علانیہ عبداللہ کا پردہ پہاڑتے ہین اور تمکو بہی غیرت مین زندہ گاڑتے
ہین یعنی عبداللہ کو زانی ثابت کرتے ہین اور سنیون کو بآسانی ساکت اکثر سنی بہی عصمت
عبداللہ سے دست بردار ہین اور مانند مصنف تنبیہ الغافلین بہت بزرگوار ہین شیعہ کہ بیچارے
عبداللہ قائل الفعل شنیع ہین بالکل سنیون کے متبع ہین یعنی جسقدر شیعون نے نقل کیا
ہین بالتمام سنیون کی کتابون سے نقل کئے ہین شاید کہ یہ تمام سنی و شیعہ بیرون از
عالم ہین اور خارج از اولاد آدم شاہ عبدالعزیز نے تحفہ اثنا عشریہ کے باب سوم مین
زنا عبداللہ بن عمر پر اعتراف کیا ہی اور ہمارا اور مخالفین کا بالکل قضیہ صاف بلفظہ وہان
کی عبارت اسطرح ہی کہ صحیح در روایات آنست کہ آن پسر بعد از زدن حد زندہ ماندہ
جراحات او مندمل شدہ آری او را اختیار زدن حد عشر دیہوشی لاحق شدہ بود باین جہت
بعضے راتوہم مردن او شدہ باشد انتہی **قولہ** تہذیب و تقریب اسماء الرجال ملاحظہ کیجئے
الخ یہ تمہارے اصول عہدہ کو برعکس ہے لہذا پلید تر از خبث نفس ہی کیونکہ تم بارہا اقرار
کرچکے ہو کہ قرآن و حدیث و قیاس و اجماع امت کے سوا کوئی کتاب شایان اعتماد
نہین ہے اور کسی سے استناد نہین اب اپنے ہاتہ سے اپنی بیخ برکندہ کرتے ہو اور گوز
بعد ہی نے دماغ پراگندہ آپکا عجب دیوان ہی کالے جنین کا ہے چنان بسو
بیت شکی کا مسجد زنی آتش ہ از مذہب تو گبر مسلمان گلہ دارد فرمائیے تہذیب

چنان است که طلب ... ملکیت ... لابعد ... [illegible]
این مردم را از این کار سنگ بر بی‌گناهم و اقتضا نبوده از عذاب ... اینهاے خلیفه ... اسلام
میان ما ... مکلف پوشیده و اینهاے ... کامل و با قوت ... چون ... بخشش
آن زن اعضا ... تنش ... پیشه او با ... و خون اعضایش ... 
آن زن گاه به کرشمه نموده گاهی جلوه ... با عمر بوده تا او با ... خلوت ... 
عمر خورده صحبت داشته آن زن از او حامله شد چون این قصه فاش گردید این خبر
به مجلس رسید که بیان پسر گرفتند و نزد پدرش بردند اعتراف نمود که خمر خوردم و زنا کردم
حالا حد بر حضرت تو سپردم سه ... ابدا ... الیم مصلحت ما رضا است بخواهی ببخش خواه
بکش را که رای تست عمر فرمود تا پیش ... کشیدند و اجرا حد فرمود تا هلاکش گردانیدند انتهی
تنبیہ الغافلین میں ہے کہ عبداللہ بن عمر نے شراب پی اور ایک عورت کی حرمت خراب
کی عمر نے اوسکی پشت پر حد ماری فی الفور روح زانی بسوی ملک جاودانی سدھاری
مولوی محمد علی تنبیہ الغافلین کا کچھ مضمون داخل سفینۂ ایجاب کرتے ہیں اور کچھ سوا اقتباس
سوط الجبار شرا اس قصہ کا آپ نے تحفۃ الاسلام میں لکھا ہے کہ انجام کار عمر نے
عبداللہ کو سنگسار کیا اب ہم کہتے ہیں کہ یہ سخت بیحیائی ہے آپکی کہ ایسا افترا کرتے
جھوٹ ہوتے ہیں کسیطرح کا شک نہیں معرض بحث میں بیان کریں کہ یہ عبداللہ بن عمر
شخص ہے کہ عالم اوسکی تورع و اتقا پر متفق ہے تہذیب و تقریب و اسماء الرجال ملاحظہ
کیجئے مدت دراز کے بعد وفات عمر کے عبداللہ نے انتقال کیا ہے تنبیہ الغافلین کا جواب
نے دیا ہے وہ لائق اعتبار کے ہمارے مذہب میں نہیں **جواب** بیان سے ظاہر ہے کہ
مولوی جی کو عبداللہ بن عمر کی زناکاری سے انکار نہیں ہے اور شراب خواری سے عار نہیں البتہ
سنگساری سے پرہیز ہے اور ... مگر اوسکی جان سپاری سے گریز ہے اگر آپکو زنا کاری
و شرابخواری عبداللہ میں کلام ہوتا تو کس واسطے ذکر عبارت تحفۃ الاسلام ہوتا صرف

ہو دلیل اوس میں جنگ مست فراغ ہو گئے ۵ ابن خطاب بیشک جس تھے وہ بی صرف
سلاح جنگ پہ سو وہ قصد کرتا عمر کو ایسی علت تہی کہ زندگی ذلت تھی تو شرح بھی
شرح سماج میں لکہا ہے کہ حضرت عمر راستہ وہ ہو کر دل مدام کرتے تھے اور واسطے
مزید اہتمام صنع مخصوص کے یہہ کام کرتے تھے اور ل تا یا الحسن اللہ بھی کھڑے ہو کر
بول کرنا اوہلی کرن کے بہت استوار کرنیوالا ہے فقط حضرات کو اکثر بزرگ اسی مرض میں
گرفتار رہے ہیں اور لوگ انکی پشت پہ سوار رہے ہیں عبداللہ بن المبارک یحیی بن اکثم
مشہور ہیچ سکون تھو دیا مامون تھو ہمیشہ ارجال سے موض ہوا تے تھے اور
آشنایان بحر جن سے خوض کروا تے تھے ۵ شرشیں بو ہیچون جسر بغداد و پیشتر
سر دو ریش آپ کن یاد با اب ان دونوں بزرگوار کو اطوار سنو اور محاضرات راغب
اصفہانی سے کل اسرار چہئے لما استولی المامون علی طبرستان فوض الی عبداللہ بن المبارک
استعفاه وکان یرمی بالابنة فقال یا امیرالمومنین انا احتاج الی رجال رجلا یحیونی فقال
قد بلغنی ذلک یحیی ابن اکثم کی بھی یہی حالت ہے اور اوسکے بارہ میں بھی راغب اصفہانی
کی یہی مقالت ہے چنانچہ دخل یحیی بن اکثم علی المامون وبین یدیه غلام صبیح فقال یا یحیی
استلقه واستمنه فقال لیحیی ما الخبر فقال بطلاقة لسانه الخبر خبران ایها القاضی خبرنی الامر
وهو انک رجل وخبرنی الاسمار هو انک مابون فقال له المامون وایها الاصبح الخ کہتے ہیں
یحیی بن اکثم قاضی القضاۃ تھا اور مامون دن رات تہا حضرت عمر کے بعد انکا بیٹا
ابو شحمہ جس نے شرابخواری و زناکاری کی اور عمر نے جسکو سزا بدکاری و ناہنجاری کی دی
ابو شحمہ نے میں حالت سزا میں انتقال کیا مسلمانوں کا پہرہ حال بغرض عبرت لائق کیا
یہہ روایت عوام الناس کی زبان پر جاری ہوئی اور تفصیل اسکی درمیان عمدۃ القاری شرح
صحیح بخاری کے جو کچھ عبارت عمدۃ القاری کا ترجمہ فارسی میں شہاب الدین دولت آبادی
نے کیا ہو وہ یہہ ہے کہ عمر را پسرے بود آن اسپاوردنیات سرتے بود وایں ...

کہتی کہ اوسکا کان بہت درمیان سے اوسکے گزرتا ہے نہیں لگتا تعجب ہے کہ
اونکے علم وفضیلت نہیں آتا اور قابل صحبت نہیں ہوتا حسرت تصنیفات شیخ عبد الحق کو
قبول کریگا اور ساق سوط الجبار نہیں دہرل ہوجائیگا غلام علی آزاد بلگرامی شمس سرو آزاد
نے بہی تصدیق شیخ میں گہرباری کی ہے اور جو سطے کے لئے ٹوٹے خواری وہی ہوا اصل عبارت
سبحۃ المرجان کی یہ ہے مولانا الشیخ عبد الحق الدہلوی ہو المتضلع من الکمال الصوری والمعنوی
والعاشق الصادق من عشاق الجمال النبوی رزق من الشہرۃ قسطا جزیلا واثبت
الوجود ذکرہ اجمالا وتفصیلا الخ یہان سے ثابت ہوا کہ شیخ عبد الحق سوسنکر کوئی مسلمان
نہیں ہوا اور محمد علی کی برابر کوئی نادان نہیں کہ واسطے تکذیب کچہ کن کے علما سو آہنگ
جنگ کرتا ہو اور آئینہ علم وفضل پر بارش سنگ زنگ یہان تک تعمیم کلام شیخ میں گفت
وشنود ہوئی مقبول خاطر اہل اسلام و ہنود ہوئی اب واضح رہے اہل عقل و ادراک ہوگئے
اور مولوی محمد علی کے قدر قبا ہے نادانی چاک ہوجائے کہ مسلمانون کے نزدیک کل اولیا
علما سے افضل و اکمل محمد صاحب کے اصحاب ہیں جن کے اقدس و اطہر اسما و القاب ہیں انسے
سے ایسے افعال و اعمال سرزد ہوئے ہیں کہ جن سے تحیر نیک و بد ہیں بقول شخصی دیبا آید و ہست
آید باب سوم مہادین کل صحابہ کی حقیقت حال و اعمال مذکور ہوگی خوشبو او سکی منتشر از
شرارہ بادتا نیشاپور ہوگی یہان ذکر بعض اشخاص ہے جن کو طایفۂ صحابہ میں اختصاص ہے
جلال الدین سیوطی نے حاشیۂ قانون شیخ بوعلی مین لکہا ہے کہ حضرت عمر کو ایسی بیماری
تہی کہ آب منی جسکی دوا ہے کاری تہی میان محمد علی شراب انکار پیتے ہیں اور کباب اضطراب
بیچتے ہیں سوط الجبار آپ سخت کذاب و مفتری ہیں قانون شیخ بوعلی طب میں
ہے جلال الدین سیوطی کو اس فن میں کچہ دخل ہی نہ تہا کہ وہ حاشیہ اوسپہ لکہتے قانون
شیخ کی صرف دو شرح ہیں ایک علی گیلانی کی دوسری قرشی کی جلال الدین سیوطی کی
کوئی شرح ہے نہ کوئی حاشیہ **جواب** بلاشبہ آپ کذاب و مفتری ہیں اور محمود

سے آخر تک تحفۃ الہند مانند اوراق استنجا کندہ کی اب معلوم کیا چاہیے کہ لعنت بیانات
منافی اسلام نہین ہی اور برعکس اعتقاد علمای کرام نہین کیونکہ فرید الدین عطار نے دیباچہ
تذکرۃ الاولیا مین لکہا ہی کہ ذکر اولیا شرح قرآن واخبار ہی اور گلزار اسلام کی بہار
ہی پس جس مسلمان نے کہ حکایات اولیا کو واہیات کہا اوس نے اپنے باپ کو بدذات
کہا وہ ہرگز مسلمان نہین ہی اور تابع عمر و عثمان نہین اصل عبارت تذکرۃ الاولیا یہ
ہے **فقرہ** چون قرآن واخبار را لغت وصرف ونحو بایست بیشتر خلق از معانی
آن بہرہ نمی توانستند گرفت این سخنان کہ شرح آن ست خاص وعام را در وی
نصیبست اگرچہ بیشتر بتازی بود وبزبان پارسی نوشتہ آمد تا ہمہ را شامل بود انتہی بیان
سے ظاہر ہی کہ جس کسی نے نفحات وغیرہ حالات اولیا سے انکار کیا اوس نے مؤلف
قرآن وحدیث کو آزار دیا کہ شرح مصحف واخبار کی تکذیب کی اور مخالفت محب حبیب
کی تذکرۃ الاولیا کے باب ششم مین ہی کہ حبیب عجمی ولی سود خوار تھا روی روز روشن
پر نقاب شب تا رہا ہی چونکہ اصل عبارت عطار مین طول ہی بعد نقل اوسکی فضول ہی یہان
سے معلوم ہوتا ہی کہ سود خواری باعث ذلت نہین ہی اور برعکس ملت نہین بلکہ معراج
ولایت ہی اور تاج ہدایت اگر سود خواری بری ہوتی اور گردن مسلمانی کی لئے چہری تو حبیب
عجمی سود خواری کی بدولت ولی نہوتا گلبن ولایت کی کلی نہوتا پہر اوسی کتاب کی
باب ہم مین ہی کہ فضیل عیاض ولی لوٹ مار کرتا تہا اور کاخ دولت کو مسمار غارتگری
اوسکا پیشہ تہا اور مقام اوسکا اندر بیابان وپیشہ سے لوٹ اور غارتگری ہی
عاق تہا چور تہا بٹ مار تہا قزاق تہا ایک عورت پر ناظر وعاشق تہا عاشقان
جہان سے بڑہکر فاجر وفاسق تہا راہزنی وغارتگری سے جو کچہ زر ومال ملتا تہا اوس
سے قدر شگوفہ محبت واقبال کہلتا تہا اوس عورت کی خدمت مین ارسال کرتا تہا یہ
ہی کام ماہ وسال کرتا تہا آخرالامر مسلمانون مین کامل ہوا اور طائفہ اولیا مین داخل

سے نقل کا حاصل یہ ہی کہ جو بصورت کلون مین صاحب نے نقل کیا ہون اوس مین [illegible]
کی تقریر کا خلاصہ یہ ہی کہ اگر شاہدون سے تیری کوئی غرض نہین ہی تو بلا مشغلہ [illegible]
کسیطرح نہین کرتا یہہ اوسی کتاب مین ہی کہ ابراہیم کیلی ولی ابن چچا کی بیٹی پر عاشق ہوا اور
رسوائے خلائق موافق ایک مدت تک مقدار اوس سے مشغول رہا آخر معدون جہان کو بہول
گیا یعنی سبب کہ رسالہ عملیہ وغیرہ مین جس جگہ سند نفحات آئی ہی وہان میان محمد علی
رواہی تباہی ایک بات بنائی ہی اب ایک جگہ کی عبارت جو التعلم حق تمام ہوتی ہی وہ
موافقت احمق علم **سوط الجبار** نفحات کوئی کتاب حدیث کی نہین ہم اوسکی حکایات
کو بعض حکایات سمجھتے ہین کچھ استدلال کی لایق نہین **جواب** یہہ تو آپ نے غریب
جواب بنایا ہر و سے مسلمانی یہ عجیب خضاب لگایا جس سے آپکی بہر فکر کی روشنی پیدا
ہی اور فہم علماء کی پشیمانی ہوئی کیونکہ اس سے لازم آتا ہی کہ صرف کتب حدیث لایق
استدلال ہوویں اور باقی شایان تکذیب و ابطال پس وقایہ و ہدایہ و تہذیب و تقریب
وغیرہ باطل ہوئین اور سوء قرآن بھی اونہی مین داخل ہوئین کیونکہ قرآن بھی کوئی
حدیث کی کتاب نہین ہی اور بخاری و ترمذی وغیرہ کا لب لباب یہی ہین حال آنکہ میان
محمد علی صرف حدیث کا اعتماد کرتے ہین اور باقی سے استبعاد پس اس تقدیر پر لازم آتا ہی
کہ سیاہی حکایات قرآن کو بھی محض حکایات سمجھتے ہوویں اور مانند قصص بہار دانش [illegible]
سنرای شکایات اب چاہیے جاننا کہ سند نفحات خلاف مسلمانی نہین ہی اور برعکس عقیدہ
بیضاوی و تفتازانی نہین سالکان مسالک مناظرہ سے دریافت کر لو کہ وہی سند [illegible]
تسلیم ہوتی ہی جو کہ طرف ثانی کو قبول و تسلیم ہوتی ہی چونکہ عبد اللہ نے تحفۃ السنۃ کی
باب [illegible] کی فصل چہارم مین دو تین جگہ سندا حوالہ نفحات دیا ہی لہذا ہم نے اوسی کی
مستند کتاب سے اوسکو مات کیا ہی مولوی محمد علی عبید اللہ کی تائید مین خوب آیا [illegible]
کر اوسکی تکذیب میرے سے بھی زیادہ ہوگا اپنے مرشد کی امداد پر عجب کمر بندی کی کہ

مین ہو رشحات مین ہو کہ تا جامی ایک خوبصورت پسر کے عشق مین بیقرار تہا اور قیل وضبار
منتظر دیدار بہیر اوسی کتاب مین ہو کہ عبد اللہ نقشبند مرشد جامی ابو سعید نامی ایک پسر پر
مائل تہا اور مدام ساقی ازل سے شراب وصل کا سائل جامی نے نفحات الانس مین لکہا ہو کہ
شیخ روزبہان بقلی مکہ مین بطور مجاورت قیام کرتا تہا اور عشق الٰہی مین وجد مدام شب و روز
نعرہ مارتا تہا اور اللہ اللہ پکارتا تہا ناگاہ وہان عورت مغنیہ کا گذار ہوا شیخ اوسکا فریفتہ
ہوا پس جبہ ورع و تقوی پارہ پارہ کر کے اور عشق الٰہی سے کنارہ کر کے تمام وجد و نعرہ عورت
مذکور کی محبت مین کرنے لگا بلکہ صد چند آہ و نالہ جوش شہوت مین کرنے لگا مگر کسیکو خبر نہین
ہوئی کہ اس وقت شیخ حال تباہ مین ہو اور تمام وجد و نعرہ عورت کی جاہ مین ہو ایک روز
شیخ نے اپنا خرقہ صوفیہ حرم کے روبرو ڈالدیا اور صاف صاف بیان حال کیا پس عورت
مغنیہ کی خدمت قبول کی اور آبروے ولایت خاک میں ملا کیا بعد قول کی لوگون نے اوس عورت کو
عشق و محبت شیخ سے خبردار کیا ماجراے عاشق بیقرار گوشگذار اوس کیا کہ شیخ روز
بہان سرخیل اولیا ہو اور وابستہ ذیل کبریا تب عورت صفیہ خدمت شیخ مین نوکر ہو
ہوئی بلکہ شیر و شکر و تسیر ہوئی فقط بہیر نفحات جامی مین ہو کہ شیخ اوحد الدین کرمانی شاہد
باز تہا عنوان داستان محمود و ایاز تہا جبکہ بعض اوقات سماع مین گرم ہوتا تہا امردون کا
پیراہن چاک کرتا تہا اور اونکا سینہ اپنے سینہ پر رکہتا تہا باوجود اسکے صاحب ولایت تہا
اور بانی خرق عادت ایک روز مولوی روم کی مجلس مین ذکر ہوا کہ شیخ اوحد الدین شراب
شاہد بازی سے محو تہا مگر نقل بدکاری سے معذور تہا مولوی روم نے فرمایا کہ اگر کار بد کرکے
شاہد بازی سے باز رہتا تو اس سے بہتر ہوتا کہ پاکی کے ساتھ شاہد بازی کرتا تہا ایک دن
مولوی شمس الدین بن علی نے شیخ اوحد الدین کرمانی سے کہا کہ تو کس کام مین مصروف ہی
شیخ نے جواب دیا کہ طشت آب مین رویت ماہ کرتا ہون مولوی شمس الدین نے فرمایا کہ
اگر تیری گردن مین دنبل نہین ہو تو کس لئے آسمان پر نظارہ ماہ نہین کرتا فقط اوحد الدین

تا نیست ذریتہ کی ست عاذکر چنگے پر اخیر ز محمد صاحب کی طرح کسی عورت پر اوہ نگاہ
نہین کی اور ہرگز نیت گناہ نہین البتہ دختر ملاح سے گاندہرب بیاہ کیا تہا برخلاف
مصطفی بیت الحرام بفعلی تباہ کیا تہا پس ولادت بیاس مضحکہ عام وخاص نہین ہے
اور مانند پیدایش معاویہ علیہ السلام و عمرو بن العاص نہین اب عبداکمدلو تسلیم ہوجاے
کہ ندامت سے اشک گرم روے اور مزرع دل مین تخم حیا و شرم بوے ۵ جہوٹ
سے بس شرم کرنی چاہیے گفتگو مین شرم کرنی چاہیے **کید ہشتم** روایت ہے کہ
بنشواستر نے ہزار ہا سال عبادت کی ایک روز کسی پر عاشق ہوکر اوس کے خراب ہوا
اور اپنی ساری عبادت برباد کی اور گناہ کی شامت سے مجذوم ہوا آخر کار کتا بنکر اوسکے پیچہے
بہشت مین گیا **جواب** اس معترض خیانت کوش امانت فراموش کا عجب حال ہے کہ اختلاف
ماقبل و مابعد پر خیال نہین کرتا اور مطابقت پیش و پس کا استعمال نہین فصل دوم مین اس
روایت کو بسند عبارات کو کچھ صحیح و غلط مرقوم کرکے اور حق کو مکتم باطل مکتوم کرکے
اب اوسکے برخلاف بدون سند کتاب کو لکہتا ہے کہ بنشواستر شامت گناہ سے مبتلاے جذام ہوا
اور کتا بنکر رسوا ہوا اسلام اصل وہی ہے کہ جو کوئی مسلمان ہوتا ہے وہ دشمن دین و ایمان
ہوتا ہے وہ عکوفی اختیار کرتا ہے اور راستی سے عار اگر فرض کیا جاوے کہ بنشواستر بہشتی عورت
کے عشق مین سرگردان ہوا اور آوارہ کوہ و بیابان تو بھی شیخ صنعان کا منزلت و
مقام نہین پاسکتا اور روبروے اوس مرد میدان کے خنجر الزام نہین کہا سکتا کیونکہ شیخ
صنعان عشق ترسازادی مین رسوائے شہر و دیار ہوا اور بادیہ ہامون وکوہسار
خاک مین گوہر ایمان رلایا آگ مین قرآن جلایا آخر الامر ترسازادی کی خوک بانی انتیار
کی خاک قدم کافرہ پر آبروے مسلمانی نثار کی خوکبانی کے ساتھ بت پرستی بھی تھی اور
خمار خمر سے بدمستی بھی تفصیل اس حکایت کی رسالہ مصابیح مین ہے جسکی بہت دلائل اسلام
مین ہے سند اس روایت کی فریدالدین عطار کی منطق الطیر مین ہے جو کہ مجموعہ تصوف نظمیہ

واناصبی کو زنازادگی کا بیل مانتا ہے اور ادنکی والدہ شریفہ کی آوارگی کا بیل جانتا ہے
چونکہ ان دونون امام کے مان چند اشخاص کی مادہ تھی لہذا اونکو عقل دو دانش زیادہ
تھی چنانچہ احقاق الحق نامی کتاب مین ہے معاویہ و عمرو بن العاص کی باب مین ہے و الماتقه
المصنف فی شان زیاد قد وافقه العلامه قطب الدین الشیرازی فی کتاب نزهة القلوب
حیث قال اولاد الزنا انجب لان الرجل یزنی بشهوة و نشاط فیخرج الولد کاملا و
مایکون من الحلال فمن تصنع الرجل الی المرأة ولهذا کان عمرو بن العاص و معاویه بن
ابی سفیان من دهاة الناس ثم ساق الکلام فی بیان نسبهما علی وجه ذکره فی کتاب
ربیع الابرار ثم زاد علی ذلک قال منهم زیاد بن ابیه و غیره یقول الشاعر شعر الا ابلغ
معاویة بن حرب مغلغلة من الرجل الیمانی اتغضب ان یقال ابوک عفیف و ترضی
ان یکون ابوک زان طرفہ ماجرا ہے کہ اولاد زنا کو بزرگوار و جلیل جانتے ہین اور
اولاد حلال کو خوار و ذلیل سمجھا جاتے ہین چونکہ سنیون نے یہہ قاعدہ لطیفہ واسطے
حمایت معاویہ وغیرہ کے تیار کیا ہے اور بیت الحرام مسلمانی مین بنا برنا سمجھائی کر
تیار کیا ہے لہذا انتقام تحریر سے کہ ابوبکر و عثمان وغیرہ طائفہ شرفا و نجبا کو کس وصف لطیف
کے ساتھ موصوف کرینگے اور کس لقب شریف کے ساتھ معروف اغلب ہے کہ بنا بر اجتناب
کمال کے تمام کو اولاد حرام قرار دینگے اسی طرح راہ دفع عار و شنار لعین کی جملہ اکابر
اسلام کو منصب طیب ولادت سے دور کرینگے اور رتبۂ ولد الزنائی کا صدر الصدور
کرینگے یہان تک زنا زادگی معاویہ و عمرو بن العاص مشروح ہوئی اور خاطر سولعت
سوط التجاہل ضرب اندیشہ سے مجروح ہوئی **قولہ** اور بپاس توحمات وصیح ولد الزنا
سے فقط یہہ دیکھو لفظ صاف ہے کہ مولوی جی کے منہہ سے بطور تکیہ کلام نکلتا ہے جیسے
کہ سیدان اسپ بدلجام نکلتا ہے ہم مولوی صاحب کی عادت پر بار بار اشارت کرتے ہین یہ
تعبیر فهمی عبارت اگر مسلمان انتہ بھی اونکی خوش فہمی پر گوہر اشک نثار کرین گرتم

من ذلك الرجل الذی یستمتع منہ ما ذکر من علیہا امنا بما نذرہا واجب ولا تخطئ
الجمع وہوان یجتمع جماعۃ دون العشرۃ ویدخلون علی امراۃ من البغایا ذوات الرایات
کلہم یطاہا فاذا حملت ووضعت مر علیہا لیال بعد ان تضع حملہا ارسلت الیہم فلم
یستطع رجل منہم ان یمتنع حتی یجتمعوا عندہا فتقول لہم قد عرفتم الذی کان من امرکم وقد ولدت
فہو ابنک یا فلان تسمی من احبت منہم فیلحق بہ ولدہا لا یستطیع ان یمتنع منہ الرجل وان
لم یلحقہ شبہ علیہ فنکاح البغایا قسمان ویحتمل ان یکون ام عمرو بن العاص من
ہذہ من القسم الثانی من نکاح البغایا فانہ یقال انہ وطیہا اربعۃ وہم العاص وابو لہب
وامیہ بن خلف وابو سفیان بن حرب وادعی کلہم عمرو فالحقتہ بالعاص وقیل لہا لم اخترت
العاص قالت لانہ کان ینفق علی بناتی ویحتمل ان یکون من القسم الاول ویدل لذلک
ما قیل انہ الحق بالعاص فغلبہ شبہ علیہ وکان عمرو یعیر بذلک عیرہ علی وعثمان والحسن وعمار
بن یاسر وغیرہم من الصحابۃ وسیاتی ذلک فی قصۃ قتل عثمان عند الکلام علی بناء السقیفۃ
انتہی چونکہ حال ولادت عمرو بن العاص مکشوف ہوا اور گروہ زانی اوسکی والدہ ماجدہ
سے معروف ہو البتہ وہ طایفہ سنیہ کا پیشوا ہی اور انجب نجباء واشرف شرفا ہی کیونکہ
انکے عقیدہ مین اولاد حلال سے اشرف ولد الحرام ہی جیسے کہ تمام مقام سے اقدس بیت الرحم
ہے راغب اصفہانی نے محاضرات مین لکہا ہی کہ اولاد زنا اولاد حلال سے بزرگوار تر ہی
کہ فعل زانی بشہوت رانی ونشاط روحانی بلا تصنع کارگر ہی جو مولود کہ زنا سے پیدا ہوتا
ہے اولاد حلال سے زیادہ تر بزرگوار ہوتا ہی اولاد حلال بسبب تصنع وتکلف کے کمال
حاصل نہین کرتی اور یہ ادل زائل نہین اصل عبارت راغب اصفہانی یہ ہی قال قدماء
اولاد الزنا انجب لان الرجل یزنی بشہوۃ ونشاط فیخرج الولد کاملا وما یکون عن حلال
فعن تصنع الرجل الی المراۃ انتہی علامہ قطب الدین شیرازی تصریح نجابت اولاد زنا سے
کرتا ہی اور تقدس قدر سے قدم پیشتر رکہتا ہی یعنی معاویہ وعمرو بن العاص کی زیرکی و

غرضکہ کتاب کلبی مقبول و منقول ہوا اور وہ عالم منقول و معقول ہو زنازادگی معاویہ تحقیقات
کلبی پر منحصر نہیں ہوا اور مرزہ وراثی محمد علی مشکور نہیں بلکہ دوسرے علما کا بھی اتفاق ہے دوسرے
بکر فکر مولوی صاحب سزاے طلاق ہو علامہ قطب الدین شیرازی نے بھی کتاب انتخاب
مین حرام زادگی معاویہ کی تحقیق کی ہے اور اوس الله جناب کلبی کی تصدیق عنقریب تقریر
علامۂ شیرازی بجنسہ داخل مکتوب ہوتی ہے اور نزہت افزاے قلوب اول ایک اور روایت
گوش کیجیے او شراب ہدایت نوش ہو کہ صحابۂ حضرت مین خاص الخاص ہے اور جسکا نام صحابی
عمرو بن العاص ہے وہ بھی ولد الحرام ہے یہی تقریر ائمہ اسلام ہے چنانچہ علی بن برہان الدین
حلبی شافعی نے کتاب انسان العیون فی سیرت المامون مین لکھا ہے کہ عاص و ابولہب و امیہ
بن خلف و ابوسفیان بن حرب نے مادر عمرو بن العاص سے آشنائی کی شمع حسن نے پروانۂ
عشق سے روشنائی لی یعنی عورت باردار ہوئی شاخ امید گلزار ہوئی جبکہ عمرو چہرہ کشا
ہوا چارون مین جھگڑا ہوا ایک دوسرے سے کہتا تھا کہ لڑکا میرا ہے جھوٹا دعوی تیرا ہے
حضرت نے مولود کو عاص کے ساتھ منسوب کیا اور اون تینون کو بضرب یاس مضروب
کیا خلیفۂ ثالث عثمان و علی بن ابوطالب و امام حسن و عمار یاسر عمرو کو بسبب ان عیوب مجیب
فرماتے تھے اور زنازادگی اوسکی خوب شروع کراتے تھے وہ بولادت طیبہ مشہور تھا او
بفضیلت عجیب مذکور فقط جس وقت مولوی محمد علی طلب عبارات انسان العیون کرینگے تو
ہم اونکو اس طرح پر سنگون کرینگے ومن الحکمة الجاهلية نکاح زوجة الاب لاکبر ولده
والجمع بین الاختین علی التقدم وحینئذ یکون المراد لیس فی نسب صلی الله علیه وسلم نکاح
زوجة الاب خلافا لما تقدم عن السهیلی ولا الجمع بین الاختین ولا نکاح البغایا وهو ان
یطاء البغی جماعة متفرقین واحدا بعد واحد فاذا حملت وولدت الحق الولد بمن غلب علیه
شبهه منهم ولا الاستبضاع وذلک ان المرأة کانت فی الجاهلیة اذا طهرت من حیضها
تقول لها زوجها اذهبی الی فلان استبضعی منه ویعتزلها زوجها ولا یمسها ابدا حتی یتبین

کا جواب نہین دیتا اور مثل مولوی کا نواب ہین کہ جواب دیکا خاطر خواہ حساب لیگا
اب سخت کلامی مخالف سے درگذر کرتا ہون اور مطلب اصلی سے مولوی صاحب کے اس کلام
سے ظاہر ہے کہ مسائل کلبی کتاب شیعہ ہے اور اوس مین ذکر ناشناؤ کی سماویہ بالفرض ہے
کہ کلبی مشرف باسلام نہین ہوا اور اوسکی کتاب سزائے الزام ہین فقط علما کی جناب مین لیکن
جی کا عجیب عقیدہ ہے نے غریب کمیدہ ہے جلے اس سے تحریر کر چکے ہین کہ کلبی اذہر
مومنین ہے مگر سنی نہین ہے اب کہتے ہین کہ وہ کافر ہے اور سا سناجین اور بودھ دین والے ایمان
سے معاصر ہے قائل خدا نہین ہے اور مائل انبیا نہین مولوی جی کی تذبذب بیانی کا پایان
نہین ہے جبلی وغبی بحث دینی کے شایان نہین جین و بودھ نے ہرگز نہین کہا کہ اوتار بکار
وہ ولد الحرام ہین اور اشرار و بانی اجرام ہے آپکا جین اور بودھ پر اتہام ہے انکے دین
و اسلام کو ملام ہے تمام جینیا اور بودھ قائل ہین کہ رام وغیرہ عاقل و عامل تھے اور
عادل و کامل دنیا مین اونکی سروری مذکور ہے اور عدل گستری مشہور البتہ جین اور بودھ
رام و کرشن وغیرہ کو پرتو یزدانی نہین مانتے اور برہم گیانی نہین مانتے ہمارے اور انکے
درمیان یہی نزاع ہے باقی باتون پر اجماع ہے کلبی تمام سنیون کے نزدیک پورا
مسلمان ہے اور روباہیون کا پیشوا ہے چنانچہ محدث ابن قیم وغیرہ نے اس امر پر گواہی
دی ہے اور متعصب کور و سیاہی وہی ہو جائے تو عجب کہ باغولے محمد علی جناب علما سے مسلمانون
کے منہ پھیرے جاتے ہین ایک کے پیچھے سارے چاہ ضلالت مین گرے جاتے ہین لوگون
کی مال و زر پر نظر ہے دین و ایمان و عین خطر ہے امیرون کی اطاعت کرتے ہین اشاعت
کفر ساعت بساعت کرتے ہین کبھی کہتے ہین کہ محدث جمال الدین سنی نہین ہے کبھی کہتے
ہین کہ شیخ عبد الحق کو فیض لدنی نہین اے کھرکن خامہ فرسائی بس کر کہ یہان نشان عقل
و دانائی نہین ہے اوسکی شنوائی نہین **ابیات** کب تلک یہ خامہ فرسائی ہیچ
نہین وان پہ عقل و دانائی ہے وہ ان نہین جب کسی کی شنوائی ہے بس مناسب ہے گنج تنہائی

یک نسب نجار اور تو جد عمر اوسی سے پیدا ہوا اب خرابی پیدایش عمر پر ایمان لاتے
اور اصل عبارت کلبی پر کان لگائیے کانت صہاک امۃ حبشیۃ لہاشم بن عبد مناف فوقع
علیہا نفیل بن ہاشم ثم وقع علیہا عبد العزی بن رباح فجاءت بنفیل جد عمر بن الخطاب
مولوی محمد علی روایت کلبی بالکل تسلیم کرتے ہین مگر کچھ ترمیم کرتے ہین یعنی براہ ہٹ دھرمی
حبشیہ کی سوط الجبار کے حصہ چہارم مین ایک جگہ کہتے ہین کہ کلبی عالم اہل سنت نہین ہے
اور اوسکی کتاب حجت نہین دوسری جگہ لکھتے ہین کہ کلبی مسلمان نہین ہے اور اوسکی روایت
قابل اطمینان نہین اب ہم ایک جگہ کی عبارت حوالہ قلم ابطال کرتے ہین اور کتب
وہابیہ سے استدلال سوط الجبار اس کلبی کو کس اہل سنت نے اپنا عالم قرار دیا
ہے نہ یہ کتاب جسکا آپ نے نام لیا ہے کسی اہل سنت کے عالم کی ہے **جواب**
اسی کلبی کو سنیون نے اپنا سگا قرار دیا ہے اور اسیکا قول سند گا بار بار لیا ہے یہی کلبی
وہابیون کا شفیق مہربان ہے اور اسیکی عوعو پر اعتماد ابن قیم مولف تجدید شیطان
ہے صفحہ ۶۵ کا ملاحظہ کیجئے اور صفحات آیندہ کا مشاہدہ چنانچہ قال ہشام ابن محمد
ابن السائب الکلبی اخبرنی ابی قال اول ما عبدت الاصنام ان آدم لما مات
جعلوہ بنو شیث بن آدم فی مغارۃ فی الجبل الذی اہبط الیہ آدم بارض الہند الخ
اسی کلبی کی سہی مشکور ہے اور اسیکا صفحات آیندہ مین مذکور ہے یہی کلبی عالم ماہر
ہے اور اسیکا قول مقبول مصنف حیاۃ الحیوان ہے چنانچہ اسی کتاب کی جلد اول کے
صفحہ ۳۰۵ مین ہے وقال السدی والکلبی لما رجع الی قریتہ وقد احرق بخت نصر التورا
ولم یکن عہد بین الخلایق کتب عزیر علی التوراۃ فقال انا عزیز فلم یصدقوہ فقط جو لوگ
اس کلبی کو اہل سنت سے بیرون فرض کرینگے اونکی شان مین ہم یہہ مضمون عرض کرینگے
ع دشمن جناب عمر را پیسا کے وا زسگان وعو عو ایشان چہ باک۔ قطب الدین خان
دہلوی حنفی وہابی نے بھی اسی کلبی کو اپنا ہم مشرب مانا ہے اور لایق اطمینان اسیکا

وقال عروة قاصم عبد الله ابن الزبیر بمکة فقال ان ناسا اعمی الله قلوبهم کما اعمی ابصارهم
یفتون بالمتعة یعرض بعبد الله بن عباس فناداه فقال انک لجلف جاف فلعمری لقد کانت
المتعة تفعل علی عهد امام المتقین یرید رسول الله فقال ابن الزبیر فجرب نفسک فوالله لئن فعلتها
لارجمنک باحجارک فهذا قول ابن مسعود و ابن عباس فی المتعة و ذاک قولهما و روایتهما فی التحلیل
السابع ان رسول الله لم ینه عنه فی حین استمتع ما استمتع بها حرمت و احد وجاء فی حین التحلیل و
المحلل له ما تقدم الخ ہم نے چار وجہ حوالۂ قلم عرضداشت کی ہین اور باقی واگذاشت جسکو
کل کا دیکھنا منظور ہو وہ رجوع بکتاب مذکور کرے اور حساب صفحات وسطور کرے اگر
مولوی محمد علی ابن قیم کو قول سے انکار کرینگے اپنا نام دفتر ارتداد مین افشا کرینگے قطع نظر اوسکے
جو توریت مصنف قرآن کے نزدیک کلام الہی ہے اور جسپر مولف سوط الحجاب [illegible]
ہے اوسی توریت مین لکھا ہے کہ لوط پیغمبر نے شراب پی اور اپنی بیٹیون سے حرکت خراب کی
دونو دختر نیک اختر کے فعل زنا سے اولاد ہوئی اور بار عصمت سے گردن آزاد اصل مضمون
توریت بالا رقم ہوا اور دست انکار ادنی و اعلی قلم ترجمۂ ظاہرہ عجائب القصص مین ہے
کہ عورتون مین سے جس نے اول زنا کیا وہ دختر آدم تھی جو کہ بنام عنق نامور عالم تھی اب
نسب حضرت عمر سنئے اور اونکی طرفگی پیدایش پر سر دہنئے ابو المنذر ہشام ابن محمد ابن سائب
کلبی ذکر اہل سنت کا بڑا عالم ہے کتاب مثالب مین لکھا ہے کہ ہاشم کی صہاک نام ایک
حبشن کنیز تھی اور سر دل عزیز تھی ایک رات ابن ریاح نے اوس سے زنا کیا بقدرت
الہی صہاک کو حمل رہا اوس حمل سے جد عمر پیدا ہوا چونکہ یہ مضمون بہت رنگین ہے اور مطبوع
طبائع شائقین لہذا منظوم ہوتا ہے اور گوہر گوش عموم ابیات مثالب مین کلبی نے کہا
یہ کلام چاہئے غور سے گوش کر سحر و شام ۞ عمر کا نسب اوس نے یون ہے لکھا کہ ہاشم کی
لونڈی تھی اک دلربا ۞ تھا اوس ماہ سیرت کا صہاک نام ۞ وہ کالی بلا تھی سیہ مثل شام
حبش سے غرض آئی تھی کلمہی ۞ وہ سنا ہے کہ کتنون کے گھر [illegible] جو ابن ریاح اوس کے

یہان تک کرشن کی برات مین گفتگو ہوئی اور جبرئیل و عمر کی حکایت مین جو شکر فقا
کر اس کا رعیہ سے فراغت حاصل ہوئی اور مولوی محمد علی کی بلاغت باطل اب کہ حسن
پیراشر ہے اور قول عبید اللہ دروغ بدیہہ سراسر ہے **کلید ہفتم** کہتے ہین کہ پیراشر بی بی
سے عہد کر کے سفر کو گیا کہ جب تو حیض سے فارغ ہوگی مین اپنا نطفہ کبوتر کے پاس روانہ کرونگا
پھر اوس نے اپنی منی نکال کر شکرہ کے ہاتھ اوسکے پاس بھیجی اتفاقاً وہ ایک مچھلی کو شکم مین
گر پڑی اور وہ اوسکو کھا کر حاملہ ہوئی اور ایک لڑکی جنی کسی طرح فی وہ پرورش کی حسب اتفاق
ایک روز وہان پیراشر آیا اور دختر مذکور سے کہ فی الحقیقت پیراشر کی صاحبزادی تھی زنا کیا
اور اوس سے بیاس پیدا ہوا جو بیدانت وغیرہ کا مصنف ہے **جواب** یقین ہے کہ
عبید اللہ کاذب پر خدا کی مار ہوئی اور آسمان سنگبار آج تک مین نے مسلمانون مین کوئی
ایسا کذاب نہین سنا اور کسی نے اس طرح گلشن سینہ سے گل انتساب نہین چنا ہر چند کاذب
اپنے کذب کو آرایش دیتا ہے اور مکار مکر کو نمایش مگر کون اعتبار کرتا ہے ہر شخص کاذب
و مکار شمار کرتا ہے **ابیات** ندارد قول کاذب اعتباری ٭ کلام کذب را نبود عیاری
و اگر چہ لائے سنو جھوٹی دلیل ٭ وہ ہوویگا کاذب آپ قائل ٭ ایسی جھوٹی روایتون
کے باب مین ہم کیا کہین مصنف رد مسلمان نے اس قسم کی ہزلیات کا خوب جواب دیا
ہے اور مسلمانی کو عیوب بیجا سے کیا ہے اغلب ہے کہ مولوی محمد علی بھی اس اعتراض کی
نسبت اپنے مرشد گمراہ کی تکذیب کرینگے اور بیت الحرام عزت و آبرو سے عبید اللہ
کی تخریب کرینگے فرمائیے کہ کیونکر محمدی اولاد فاطمہ کو اولاد حضرت شمار کرتی ہین اور
کس واسطے مخالفت جملہ شرایع اختیار کرتی ہین کس طرح حسن و حسین وغیرہ محمد صاحب کی ولاد
ہین اگر کس لئے ایک نطفہ سے دونون کہلاتے ہین شاید کہ یہان کوئی رمز نہانی ہو
محمد صاحب کے حق مین حق عبید اللہ کی دروغ بیانی ہے ذکر پیراشر تو مسلم کا خیال خام
ہے بلکہ سراسر اتہام ہے قطع نظر ازین جبکہ امام مالک مذہب کے نزدیک ..... جائز

فانہا ہاشمیہ قرشیہ یہان تک پانچوین روایت ہے اب تحلیلی کی صراحت ہو گئی کشف الغمہ

ام کلثوم دختر کہ باقی جنت فاطمہ زہرا بزنی داد ام کلثوم چار سالہ بود عمر شیفتہ

سازد علی بعد ازین پیش آمد و گفت دختر خویش را بمن دہ اگر راضی باشد بتو تسلیم کنم عمر قصد عقد

دریافت و گفت یا علی مرا با زنان اکنون حاجت نماندہ زیرا کہ شیخ فانی گشتہ ام لیکن

میخواہم مرا دامادی تو باشد بسبب پیغمبر پس امیر المومنین ام کلثوم را تسلیم کرد و عمر مہر ام کلثوم

چہل ہزار درہم بود فرستاد پس عمر آن را بزانوی خود نشاند و خشوع کرد بر سرش بود عمر انرا

دور کرد و دست بسرش آمد و جامہ از ساقش برداشت ام کلثوم دست عمر برداشت

و خواست کہ طپانچہ زند و گفت اگر امیر مومنان نبودی طپانچہ بر روی تو میزدم عمر گفت

نمی باید کہ سخن او در دل گیرد بگذارند این از نسب و نسل ہاشم و قریش است انتہی

دونون روایت کا ترجمہ قریب ہے اور معنی و مطلب عجیب کہ خلیفہ صاحب نے حالت شیفتگی

سادگی مین ام کلثوم سے کہ نابالغ ہوتی اور خود اسی کی تھی ایسی حرکت کی کہ جس سے زاہد معتقد

مین ملوم ہوئے اور عرب و ہند مین مطعون اگر کوئی کہے کہ عمر نے جو کچھ ام کلثوم کے ساتھ

کیا وہ براہ محبت تھا نہ بطریق شہوت لہذا حرام نہین ہے اور لایق الزام نہین تو جواب

یہ ہے کہ آپ نے عقد ہی بہت بیچ کیا بلکہ کوچہ حدود انس سے کوچ کیا کیونکہ اگر ام کلثوم

سے عمر کو حد پدری کی طرح الفت ہوتی تو ام کلثوم کو کس واسطے خلیفہ جی سے کلفت ہوتی

کس لیے کہ اگر کوئی شخص کسی پسر و دختر سے پدرانہ بوس و کنار کرتا ہے اور درمیانہ پیار تو وہ

پسر و دختر اس سے ہرگز بیزار نہین ہوتے اور اصلا مرتکب بیکار نہین درینصورت اگر عمر کو ام

کلثوم سے اسی قسم کی محبت ہوتی تو ام کلثوم کو عمر سے ہرگز خصومت ہوتی ابدا یون نہ کہتی

کہ اگر تو امیر المومنین نہ ہوتا تو مین تیری آنکھ پھوڑتی اور ناک توڑتی بہت دھتکارتی منہ

پر طپانچہ مارتی علاوہ اسکے اگر عمر کو ام کلثوم سے پدرانہ محبت تھی تو کشف ساق وغیرہ

کی کیا حاجت تھی اجنبیہ سے ایسی حرکات کرنا عصمت سے دور ہین بلکہ داخل فسق و فجور ہین

جس سے خاطر محمد علی بیچ کتاب مین ہے مثلاً عن محمد بن علی ان عمر بن الخطاب خطب الی علی
بنتہ ام کلثوم فذکر صغرہا فقیل انہ ردک فعاوده فقال لہ علی ابعث بہا الیک فان رضیت
فہی امرأتک فارسل بہا الیہ فکشف عن ساقہا فقالت لہ لولا انک امیر المومنین للطمت عینیک
یعنی عمر بن خطاب نے خواستگاری کی علی سے انکی بیٹی ام کلثوم کی علی نے اوس کا بیان
کیا کہ وہ صغیرہ ہے لوگون نے عمر سے کہا کہ علی نے تیری بات رد کی پس عمر نے پھر خواستگاری کی
فرمایا علی نے کہا مین اوسکو تیرے پاس بھیجتا ہون اگر تو راضی ہووے تو وہ جورو تیری ہے
پس علی نے ام کلثوم کو عمر کے پاس روانہ کیا عمر نے اوسکی ساق کھولی اوس نے کہا
ہٹ اگر تو امیر المومنین نہوتا تو مین تیری آنکھ مین گھونسا مارتی فقط جو کوئی اطاعت
فساق کریگا وہی اجنبیہ کا کشف ساق کریگا یہ کام نائب پیغمبر سے بعید ہے بسیار اجنبیا
لبیہ ہے سیرة الحلبیہ کی جلد اول مین لکھا ہے کہ جب ام کلثوم کو صحبت عمر سے نفرت ہوئی
تب عمر نے خدمت صحابہ مین التماس کیا کہ ام کلثوم سے میری صحبت کراوو اصل عبارت
وہان کی یہ ہے (وفی الامتاع ان سیدنا عمر بن خطاب لما تزوج ام کلثوم بنت علی ابن
ابو طالب جاء الی مجلس مہاجرین الاولین فقال زفونی فقالوا ماذا یا امیر المومنین قال
تزوجت ام کلثوم بنت علی بذا الکلام وصل النبی صلعم ہو الا اصحابہ حیث لم ینکروا قولہ کلہم
بیلت سیدنا عمر فقط پانچوین اور چھٹی روایت شیخ شہاب الدین دولت آبادی نے کتاب
المودة مین لکھی ہے ایک عبارت عربی اور دوسری عبارت فارسی ہے چنانچہ ان عمر بن الخطاب
لما خطب ام کلثوم واعتذر علی بصغرہا فقال عمر مالی حاجۃ الی النساء لکن ابتغی الوسیلۃ
الی محمد علیہ السلام وہو یقول کل سبب نسب ینقطع بالموت الا سببی ونسبی فتزوجہا علی ان
یمہرہا اربعین الف درہم فساق ذلک کلہ عمر وہی ابنۃ اربع سنین او ما بین الاربع والخمس
وعشرین سنین ناطلبہا عمر الی جنبہ فحمل منبرا واخذ بیدہ علی راسہا فجرد ساقہا فدفعت
بیدہا وکادت ان تلطمہ فقالت لولا انت امیر المومنین للطمت علی خدک فقال عمر وعوہا

کیا عمر نے علی کی لڑکی سے بالجبر ام کلثوم کو نکاح کیا اور چھین لی اور عمر نے پاؤں اسکی پنڈلی کا

عمر نے اوسکو دیکھا پکڑا اور چادر سے نکالا اور بوسے اوسکے لئے فقط عمر کو نہیں روکتا

کرتا اور اوسکے باپ خسار سے آب دیدہ بہر حال شیعہ عراق رحمت نہیں ہے اور طریق عصمت

نہیں اگر یہ بھی خلیفہ ہے اور اوسکا یہ بھی طریقہ تو مسلمانوں سے نہیں ملامت کہا جائیگی اور بڑی

ندامت اوٹھانی پڑیگی اگر یہ بھی حاکم ہے اور یہ بھی حجام تو سر اسلام کی خیر نہیں ہے اور سر دونا

کی خیر نہیں **قطعہ** در حق سر تراش این حجام ٭ سخن راست بند بگویم ٭ سکنہ کہ بہت

از سر مردم ٭ سخن پوست کندہ بگویم ٭ تیسری روایت کتاب استیعاب میں ہے جو کہ

معتبر تر سنیوں کی جناب میں ہے چنانچہ خطبہا عمر ابن الخطاب الی علی فقال انہا صغیرۃ

فقال لہ عمر زوجنیہا یا ابا الحسن فانی ارصد من کرامتہا ما لا یرصدہ احد فقال علی انا ابعثہا

الیک فان رضیتہا فقد زوجتک فبعثہا الیہ ببرد وقال لہا قولی لہ ہذا البرد الذی قلت لک

فقالت ذلک لعمر فقال قولی لہ رضیت رضی اللہ عنک ووضع یدہ علی ساقہا فکشفہا فقالت

اتفعل ہذا لولا انک امیر المومنین لکسرت انفک ثم خرجت یعنی خواستگاری کی ام کلثوم

کی عمر بن الخطاب نے علی سے پس علی نے کہا وہ صغیرہ ہے پس عمر نے کہا علی سے اے ابو الحسن اوسکو

میرے ساتھ نکاح کر دے میں اوسکی بزرگی کا متعہد ہوں پس علی نے کہا میں اوسکو

تیرے پاس بھیجونگا اگر تو اوسکو پسند کریگا تو میں نے اوسکو تیرے ساتھ نکاح کیا پس اوسکو

بھیجا ساتھ ایک چادر کے اور اوس سے کہا کہ میری طرف سے تو عمر سے کہنا کہ یہ وہ

چادر ہے جسکو میں نے تجھسے کہا تھا ام کلثوم نے یہی عمر سے کہا عمر نے کہا کہ تو میری طرف

سے کہنا کہ میں راضی ہوا خدا تجھ سے راضی ہو اور عمر نے ہاتھ اپنا ساق ام کلثوم پر رکھا

اور ساق کھول لی ام کلثوم نے کہا کہ تو یہ کیا کرتا ہے اگر تو امیر المومنین نہ ہوتا تو میں تیری

ناک توڑ ڈالتی یہ کہکر چلی گئی فقط اجنبی عورت کی ساق کھولنی اہل دین اور اہل خیر

سے نہ ہوگا شیوہ فاسق و فاجر ہے چوتھی روایت اوسی کتاب استیعاب میں ہے

مراد باغ حیرا کی سمجھا یا ام کلثوم کا بوسہ لیا خط لمس پر بہرہ ور شاد کیا اوسکی ساق
بہنکی دست مبارک میں شمع کا فور بیضہ لی اوسکو سرسے پاتک بصحت ادنا کی دیکھئے
خلیفہ جی کی عظمت ساری یہ ہے ام کلثوم کو اپنے زانو پر بٹھایا تجھو بچایا بی بالغہ ہو یا لڑکیا ہو
خلیفہ جی پیر فرتوت تھے مگر شہوت پرستی میں نظیر نادرت روزگار تھے اب ہم اس عقد کا
کا اثبات کرتے ہیں اور سند انقل روایات روایت اول صواعق محرقہ میں ابن حجر
نے کی ہے جو کہ اولاد تیہر کی ہے چنانچہ صح عن عمر انہ خطب ام کلثوم من علی فاعتل بصغرہا
و بانہ اعدہا لابن اخیہ جعفر فقال ما اردت الباءة ولکن انی سمعت رسول اللہ یقول
کل سبب و نسب منقطع الی یوم القیامۃ ما خلا سببی و نسبی یعنی عمر نے درخواست کی ام
کلثوم کی علی سے پس علی نے عذر کیا صغیر ہونے ام کلثوم کا اور یہ بھی عذر کیا کہ اوسکو رکھا
ہے جعفر کے بیٹے کے لئے پس عمر نے کہا کہ نہیں ارادہ کرتا ہون میں جماع کا لیکن تحقیق
سنا ہے میں نے رسول خدا کو کہ فرماتا ہے کہ سب سبب اور نسب منقطع ہوجاوینگے دن
قیامت کے سوائے نسب و سبب میرے کے فقط اس روایت سے ثابت ہے کہ درخواست
عمر سے پہلے پسر جعفر طیار نے درخواست ام کلثوم جناب علی کی تہی اور علی نے اوسکی اجابت
حق وعلی کی تھی پس عمر نے حرکت بد کی بلکہ مخالفت شرع محمدی کی کیونکہ محمد صاحب نے فرمایا
ہے کہ کوئی خطبہ نکرے اوپر خطبہ بہائی اپنے کے چنانچہ صحیح مسلم میں منقول ہے لا یخطب
احدکم علی خطبۃ اخیہ جبکہ خلیفہ جی نے باوجود درخواست پسر جعفر طیار کے اپنے لئے درخواست
کی تو لاجرم مخالفت حدیث بلا کم و کاست کی دوسری روایت ابن حجر عسقلانی شارح
صحیح بخاری نے لکہی ہے چنانچہ ان علیا لما ابی عن نکاح وابنتہ عمر واستعذر بصغرہا لکن
قیل عنہ ذلک بعد حتی انجالی ان بیالما ایاہ فارسلہا الیہ علیا را ما عمر اخذہا وضمہا
الیہ وقبلہا یعنی جب علی نے انکار کیا اپنی بنت کے نکاح کرنے سے عمر کے ساتھ اور
اوسکے صغرسن کا عذر درمیان لایا تو عمر اوس عذر کو قبول نکرتا تھا یہان تک کہ

حاجت نہیں ہو اگر عورت کا حاملہ ہونا جو دا کاس بی بی کا مضمون ہو اور مولوی صاحب کو اور
کے لئے تردد کیا کیا ضرور ہو کہ واسطے آکاش کا سب جگہ سے ہونا ہو اور باوجود و ورتی ظاہر
ہونے ہونے کے مستند ہو اگرچہ اس بنا پر نفخ روح کی جیب گریبان میں حاجت نہیں ہو اور
فرج وہ ان میں مناسبت نہیں مگر محافظت قرآن حائل ہو اور مولوی جی کی تقریر باطل
کیونکہ سورہ تحریم میں لفظ فرج سے ضمیر مؤنث رقم ہوا ہو اور اوسکا مرجع خود کلمہ مریم ہوا ہے
جیسا کہ ومریم ابنت عمران التی احصنت فرجہا فنفخنا فیہ من روحنا یعنی مریم بیٹی عمران کی
جس نے محافظت کی فرج اپنی کی پس پہونکی ہم نے درمیان اوسکے روح اپنی فقط یہان سے
ثابت ہو کہ مولوی جی توہین قرآن کرتے ہین اور اطاعت دین ہندوان اب قرآن سے
معلوم ہوا کہ روح الہی نے انداز انسان بنایا اور عضو مریم پر دہان لگایا ایک پہونک
ماری اور با نفس کر ہمراہ خود اندرون سد ماری یہہ روح خدای اسلام کی نمائش ہو
اور عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش جو کوئی اسپر ذرا دیر کان دہریگا وہ جیتے جی رد قرآن کریگا
مولوی محمد علی نے برائت جبرئیل مین جسقدر کہ کلام کیا تہا اور الزام دیا تہا اوسکا جواب
دندان شکن دیا گیا اور مدینہ اسلام جو الجہ کن کیا گیا اب ایک روایت ہی پیغمبر اسلام
کی شکایت ہو کہ اس نے گہر مین بلا لنے سے پہلے زینب ننگی دیکہی حسن بے پردہ کی شوخی
و ننگی دیکہی سعفت الا ولیا تفسیر حسینی مین لکہا ہو کہ جب زید نے زینب کو طلاق دی
تہی وہ اپنے مکان مین برہنہ بیٹہی تہی محمد صاحب بلا اذن اوسکے گہر تشریف لیگئے وہ بولی کہ یا
رسول اللہ بے خطبہ و نکاح کیونکر آئی محمد صاحب نے جوابدیا کہ اللہ المزوج وجبرئیل الشاہد
یعنی میرے ساتہ تیرا نکاح کرنیوالا اللہ ہو اور جبرئیل فرشتہ گواہ ہی یہہ کہکر زینب کو حرم کی
شامل ازواج کیا اور دیا شہوت سے خراج لیا حضرت عمر نے علی کی بیٹی محمد صاحب کی نواسی
نام ام کلثوم ہو اور جسکی مان کی عفت و عصمت کی دہوم ہو اپنے پاس بلائی اور بلا
نکاح کامرانی کی آس لگائی عمر نے جسوقت اوسکو دیکہا پکڑا اپنی چہاتی سے لگایا اور بر

نطفہ پہ پالیس دن گذر جاتے ہین تو اوسکی طرف خدا فرشتہ روانہ کرتا ہی جو اوسکی
اوسکی صورت بناتا ہی اور اوسکے کان و آنکھ و پوست و گوشت و استخوان جدا جدا پیدا
کرتا ہی پہر فرشتہ کہتا ہی کہ اے رب یہہ مرد ہوگا یا عورت پس تیرا رب جیسا حکم دیتا ہی ویسا کرتا
ہی اور فرشتہ اوسکو لکھہ لیتا ہی پہر فرشتہ دریافت کرتا ہی کہ اے رب اسکی زندگی کتنی ہوگی اور
کب تک ہی پس فرما دیتا ہی تیرا رب جتنا چاہتا ہی اور فرشتہ اوسکو لکھہ لیتا ہی پہر فرشتہ پوچھتا
ہے کہ اے رب اسکی روزی کتنی ہی پس خدا فرما دیتا ہی جتنا چاہتا ہی اور فرشتہ اوسکو
لکھہ لیتا ہی پہر فرشتہ اوس نبشتہ حساب کو اپنے ہاتھہ مین باہر نکال لاتا ہی پہر اوس مین
بیشی و کمی نہین کرتا ہی فقطاب مولوی محمد علی براہ نوازش فرمایئن کہ فرشتہ کسقدر گستاخ
ہے اور راہ مومنات کسقدر فراخ ہی قصہ کوتاہ جبرئیل نے صورت بدکار بنائی اور عورت
بیچیدہ گار ڈرائی بڑی بے ادبی کی اوسکی جائے پوشیدہ مین ہوا پہونکی سورہ مریم مین پہونک
مندرج ہی بلکہ خود لفظ فرج ہی اب مولوی محمد علی مفسرین کو کان ملتے ہین اور راہ تکذیب
قرآن چلتے ہین کہ نفخ فرج پر جیب و دامان ہی اور جیب بمعنی گریبان ہی **سوط الجبار** جسم
جسم ہے اور آکاش یعنی خلا اسکا بھی جز ہی اور وید مین صاف لکھا ہی کہ آکاش سے کوئی جسم
خالی نہین ہی پہر جیب یا دامن جب جسم مین آکاش موجود ہی تو ممکن ہی کہ نفخ روح جیب و دامان مین
ہوا ہو اور آکاش کے ذریعہ سے تا بہ رحم پہنچا ہو **جواب** شکر خدا کہ میانجی نے مذہب ہنود اختیار
کیا اور ذریعۂ آکاش پر اقرار در اصل یہہ کہ کن کی راست گفتاری کا پہل ہی اور انہین
کی نیکو کاری کا بدل مگر اتنی پر بھی آپکا مقصد حاصل نہوا اور جبرئیل کا فعل بد باطل نہوا کیونکہ
آکاش ہی پہ اہی تو وہ ہر جگہ پہیلا ہی پس جبرئیل بالا آسمان سے بھی پہونک سکتا تھا
اور کام سنوار سکتا تھا زمین پر اوترنے کی احتیاج نہین تھی غسل خانۂ مریم تک جانے کی احتیاج نہین
کیونکہ آکاش سب جگہ سے ملا ہی اور تجھیز نبیرۂ مریم جبرئیل بانی عالم مین پہیلا رہا ہی بلکہ
ہر شخص بذریعۂ آکاش جملہ مستورات ازدواج کرتا ہی اور یہہ استقرار حمل آپکے معنی

شہوت مرد ہو تو مرد ہی نامرد ہوتا ہے حاصل یہ کہ اگر مولوی جی اوس مرد کی شہوت
والفت مار کرینگے تو نامردی پر اختیار کرینگے اگر اوسکی مردی و نامردی دونوں سے انکار
کرینگے تو منقطع قرآن ہوگا انکار کرینگے تو اوسکو کہ اگر جبرئیل بصورت عورت جلوہ گر ہوتا
تو مریم کو اوس سے کیا خطرہ ہوتا ہے کیونکہ اوسے گمان زنا کا مرد سے تھی اور خوف سے گل عصمت و
عفت کی اور اسکا قرآن میں مذکور ہے کہ جسوقت جبرئیل نے مریم پر نگاہ کی تو مریم نے خدا کی پناہ لی
**قولہ** بہاگوت کو شروع میں لکہا ہے الخ یہہ مطلب شروع بہاگوت میں نہیں ہے دوسرین
جلد بہاگوت کی اول میں ہے جس پر پریم ساگر آپ کی تحقیق کا مدار ہے اور بنیاد سوء الاختیار ہے
اوس میں بھی آپکو دخل نہیں ہے اوس اول و آخر کی عقل نہیں مہربان من نارین پرماتما
کی قدرت سے کوئی بات دور نہیں ہے اور بندہ کو بقدر ذرہ مقدور نہیں تم بھی ساری باتوں
پر اوسکو قادر جانتے ہو یہہ کیونکر اوس سے نادر جانتے ہو اوسپر کسیطرح کا الزام نہیں ہے اور حکمت
سے خالی اوسکا کام نہیں اگر وہ بھی جبرئیل کی طرح فسق و فجور اختیار کرتا اور اپنے تئین
بصورت تنی مذکور آشکار کرتا تو البتہ جائے الزام تھی اور حرکت حرام اپنے فرشتے کیطرح
نہیں دیکھتے کہ رحم زنان میں جاتا ہے اور مقام بچہ دان میں جاتا ہے وہان نطفہ کو بصورت
مرد و زن بناتا ہے اور لباس گوشت و پوست و چشم و گوش و دہن پہناتا ہے خدا سے
سوال و جواب کرتا ہے اور رزق و روزی کا حساب قلم تقدیر چلاتا ہے اور نقوش تدبیر
مٹاتا ہے پھر وہان سے باہر آتا ہے اور وہ بند حساب ہاتھ میں دبا کر لاتا ہے یہہ حدیث لا غیر
مشہور ہے اور صحیح مسلم میں اسکی اصل عبارت اس طور ہے ابن مسعود اذا مر بالنطفة ثنتان
واربعون ليلة بعث الله اليها ملكا فصورها وخلق سمعها وبصرها وجلدها ولحمها وعظامها ثم قال
يا رب اذكر ام انثى فيقضي ربك ما شاء ويكتب الملك ثم يقول يا رب اجله فيقول ربك ما شاء
ويكتب الملك ثم يقول يا رب رزقه فيقول ربك ما شاء ويكتب الملك ثم يخرج الملك بالصحيفة
في يده فلا يزيد على امر ولا ينقص یعنی عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب

نہیں ہے اگر بالفرض وہ کسی کے عضو کو مس بھی کرے تو مشابہ الزام نہیں ہو اور گمان اتہام
نہیں مثلاً جسوقت پر اپنی پسر و دختر کے عضو کو مس کرتا ہے تو کوئی اونکو متہم کا نہیں کرتا
ہے کیونکہ اسکو کہ مطلق مس شہوت نہیں ہے اور برعکس حکم تیرا نہیں ہے جسمیں شہوت کی برعکس
ہے جو باشہوت وحظ نفس ہے چنانچہ جبرئیل نے صورت مرد زانی بنائی اور مرتکب ہوتا
زانی بکاکی **قولہ** یعنی دیوتون کو باوجود اعتقاد ترکیب شہوت کے منع فی الحقیقت دیوتا
سے حق جو ہیں اور یکو خود کہ باوصف ترکیب شہوت کے ہرگز شکل زنا کا نہیں بناتے اور کسیکی
فرج میں پہونک نہیں ہیں لگاتے عرفان وگیان اسیکا نام ہے کہ ایک چیز کی طاقت
رکہتا ہو وے اور اسکی تسلط سے فراغت رکہتا ہووے مثلاً کسی کی شہوت تیز ہو اور اسکو مارنے
سے پرہیز ہو اسیطرح ہر چند غلبہ قوت باہ ہو مگر ہنوز ارتکاب و ہوا گر مثلاً کہے کہ میں نے قوت
دنیا سے کنارہ کیا اور ملک تجرد کا اجارہ لیا یا مخنث دعوی کرے کہ مین نے جانب تنہائی
روشن کیا اور ترک صحبت زن کیا تو خطا ہے کہ ان اشخاص کو کارخانہ ازل سے خلعت
ناداری و نامردی عطا کیا ہے ۵ جوان گوشہ نشین شیر مرد راہ خداست کہ پیر خود
نتواند زگوشہ برخاست ۵ اگر فرض کیا جاوے کہ نوع ملائکہ ترکیب شہوت سے محروم
ہے تو انکی عصمت معلوم ہے یہ بھی اونکی بہادری ہے کہ عصمت بی بی از بیچادری ہے **نظم**
عجز پیر از نابکاری چہ کند کہ توبہ نکند و شحنہ معزول از مردم آزاری ۵ جوان بخت
می باید کہ از شہوت بپرہیزد کہ پیر شہوت رغبت را خود آلت برنخیزد ۵ اگر فرشتون
کو ترکیب شہوت نصیب ہوتی تو حالت عجیب و غریب ہوتی تھی کی طرح ستھے اون کی
نزول کرتے ساتھ عالم سفلی کے دیکھو جسوقت کہ ہاروت ماروت کو ترکیب شہوت
حاصل ہوئی ساری عصمت وعفت باطل ہوئی **قولہ** ملائکہ کو جو ترکیب شہوت
ہمیشہ سے منزہ ہیں الخ جسم جو بعد ہمدم کہ جبرئیل نے اختیار کیا تھا اور جسم جو جسیکو تشبیہ
زنا کا کیا تھا اگر وہ آلات شہوت سے دور تھا تو مخنث یا عنین تھا کیونکہ جسکا عنین

در شروع میں نکلتے تھے اور اونکی مانند استغفراللہ اونکے رحم میں سے نکال
کر فقط اونکے بچے دان میں رکھدیا بڑا تعجب ہے کرتا ہیں جی ایسی ایسی دست درازیاں
بہی ہم ہیں **جواب** جناب مولوی صاحب غور فرماوین کہ اسجگہ اونکو مذہب میں
اسقدر عبارت بیچ رہی ہے اور اعاظ ناپید و متاع بیجا پائے ہیں اونکا سفینہ ہے یا کہ میں
اونکا مذہب ہیچ اسقدر الفاظ بہرتی ہیں مولوی جی کی زیادہ گوئیاں پا ظفر پر سنگ راہ
کی طرح گذرتی ہیں زیادہ گوئی سے آپکو شوق ہے علم ہرزہ درکیان جہان پہچانا کہ
فوق ہی زیادتی آپکی صفات میں داخل ہے ذی ذات میں واصل ہے اب بقول شخصے
اے سخن گیر صورت ناخوش ست • کنج عزلت گیر کثرت ناخوش ست ہم راہ کوئی
سمجھ لیتے ہیں اور مخالف کو جواب گفتگوی لایعنی دیتے ہیں ہمارے مذہب میں کوئی دیوتا محیط نہیں
ہے اور کوئی مادی مرکب و بسیط نہیں ایک شبو پیدا تا محیط کل اشیا ہے اور رازق انبیا
و اشقیا ہے احاطہ شبو بہات نراکار ہے اور بصفات نربکار کا تعجب روح خدای محمدیہ
بصورت مرد خاجر ہوائی اور فارسلنا مریم میں بشکل بشر ناظر در آئی مریم اوسکو دیکھکر جھجکی
اوس نے ستر مریم میں ہوا پہونچی **قولہ** آکاش و ہوا و پانی اونکے ہر عضو کو مس ہی کرتا ہی فقط
یہ تمام اشیا بیجان ہیں اور عقل و حس سے بیکران ہیں اگر پانی وغیرہ سے مراد اوسکا موکل
دیوتا ہے تو سلانی پہ نازل تہر غضا ہے کہ ہر قطرہ پانی کے ساتھ ایک فرشتہ نازل کرتا ہے
وہ اوسکو جس جگہ کہ چاہے داخل کرتا ہے لہذا اسی اعتراض سے لازم آیا کہ جسوقت مومن وضو
کے اعضا پر قطرات سحاب از بس گذرتی ہیں تو بیشمار ملایکہ بیشین وہیں اترتے ہیں **قولہ**
جب بارش بہت ہوتی ہیں تو برن دیوتا الخ برن دیوتا محیط عنصر آب نہیں ہے صاحبجی کو
تمیز آب و سراب نہیں جو کچھ دل میں آتا ہے وہ لکہتے ہیں کتب وید یا نات میں لکہے ہیں ع
ایک دلائے جس میں کیا کیا تو ہ اگر مولوی جی کو مذہب ہنود سے سر مو آگاہی ہوتی تو
کسواسطے اونکی گفتگو واہی ہوتی چونکہ برن دیوتا محیط عنصر آب نہیں ہے آپکی رای صواب

مین شامل اسیطرح جبرئیل محمد و عائشہ کو بلی دکہاسے عرض کرتا تہا کہ بروقت بشری کو دو
کے لیتے تہین عرض کرتا تہا قطع نظر ازین جبکہ جبرئیل نے بصورت انسان ظہور کیا اور بانند
شی مذکور کا رخ عصیان جو کیا تو وہ دوسری نوع کی فرد نہ ہا غیر نوع عورت و مرد
کا بین انسان ہوا مشکل تھی نے ایمان ہوا اگر مولوی جی اتنے پر بہی جبرئیل کو عین باشنگی
کو کرشن کو کیونکہ نوع انس مانین کہ کیونکہ کرشن اوتار ہین جلوہ آفرید گار ہین الوہیت کو
جنسیت سے بری ہو مخزن جواہر بزرگی و برتری ہو اگر وہ ننگی عورتون کو دیکہین تو عیب
نہین ہو کہ کوئی چیز پوشیدہ از عالم الغیب نہین ہو اسکے بعد مولوی محمد علی نے جناب کرشن
مین بدسگالی کی ہو اور گالی دی ہو بندہ اونکی نسبت کلام نہین کرتا اور ارادہ انتقام نہین
رکہتا ہرگز نسبت گوی خرد شی نیز نم ٥ دارم بدل حرارت وجوشے نیز نم ٥ اسی عبارت مین
مولوی جی نے چار جگہ لفظ عرصہ بمعنی مدت ایراد کیا ہو اور اظہار استعداد سے معلوم ہوا کہ اوکو
معنی لغات سے آگاہی نہین ہو اور اونکی برابر کوئی مخطی و ساہی نہین کیونکہ لفظ عرصہ بمعنی
مدت نہین ہو اور کسی اہل زبان کی یہو شست نہین بلکہ معنی میدان ہو جو کہ درمیان خانہ و بیابانہ
ہے کذا فی بہار عجم پس ازین مولوی جی نے ایک صفحہ قرآن کی تعریف مین سیاہ کیا ہو اور
گرداب جہالت مین شناہ کیا ہو کیونکہ یہان تعریف قرآن کا کچہہ کام نہین ہو اور موقع
مقام نہین لہذا ہم اوسکی ترد سے قطع نظر کرتے ہین اور مطلب ملی سر **سوط البحار**
بیان اوج غور کرین کہ جب وہ کے مذہب مین وید ماحواس اور دیوتا آگ اور پانی اور ہوا
اور آکاش اور شبنو کا محیط ہونا جملہ اشیا پہ مین اونکا مذہب ہو اور یہہ بہی ظاہر ہو کہ مرد عورت
کو بہی اکثر اوقات بسبب ضرورت کو برہنہ ہوتی ہین اور آکاش جو ادیانی اونکی ہر عضو کو
مس بہی کرتا ہو اور جب دریا مین برہنہ ہوتی ہین تو تہن دیوتا کا محیط اعضا ب ہوا ہو کون
سے عضو کو مس نہین کرتا ہین اپنے دیوتون کو باوجود اعتقاد ترکیب ہیبات بہی پس کیا
حکم نا اعدو تا کہ یہہ ترکیب شہوت سے ہے ہے سے منزہ ہین الزام دیا بابت مشتری کو بنا کر

اور ستائے مریم پر نظر لگائی اوسکی جای ستر مین پہونک دی دیکھئے جبرئیل کی شیلو کاری
اگر وہ اپنی اصلی صورت پر رہتا تو اوسکو عاشق کوئی کیونکر کہتا جبرئیل پہلے کی تو کیا عمل
ہو اگر خدا سے محمد یہ بھی جسم خبر اختیار کریگا اور انکی عورت پر گذار کریگا تو اوسکو آسرا ئی نا تعجب کی
دی جائیگی اور تشہیر زنا کاری کیجائیگی اب جبرئیل طبیعت صورت انسان پر قبول کرتا
ہے اور دامن مریم سخن مین بسان تیر دخول کرتا ہو **قولہ** اکثر دیوتا ہر وقت آپکے عقیدہ
کی بموجب ہر آدمی کے ساتھ موجود رہتے ہین الخ ہمارا یہ عقیدہ ہرگز نہین ہو کہ ہر آدمی
کے ساتھ دیوتا موجود رہتے ہین اور خلاصہ اوسکے اعمال مذموم و محمود کہتے ہین اگر ہمارا
ایسا عقیدہ ہوتا تو علماء ہنود کو غائت حق شمار ہو چکیدہ ہوتا حالانکہ کسی کتاب مین مذکور
نہین ہو اور صرف ہمارا ہند و پنجاب مین مشہور نہین البتہ کوئی دیوتا موکل چشم و گوش ہو اور
اوسیکی سپرد حفاظت بر دوش ہو یہی حال دیگر اعضا کا ہو ہر ایک کا موکل کوئی
دیوتا ہو اس سے یہ لازم نہین آتا کہ دیوتا انسانون کے ساتھ بود و باش کرتے ہین اور سیر
پاتال اور آکاش البتہ ملائکہ مسلمانون کے یمین و یسار رہتے ہین اور اونکی سپرد حفظ
سوا ابھر یا غافل اونکا کام ہو اور کاتب اعمال اونکا نام ہو طرفہ یہ ہو کہ مرد و زن مسلمان
کا ہمسایہ ایک شیطان سے رہا ہو اور اونکو ترغیب عصیان دے رہا ہو بلکہ محمد و عائشہ کے
ساتھ بھی شیطان ہو غارتگر دین و ایمان ہو خدا خیر کرے بلا ناگہانی نصیب عجیب
کرے جنے مومنین محمدیہ سے یہ بات سنی ہو اور صحیح مسلم سے ساری واہیات جنی
ہے چنانچہ قال رسول اللہ ما منکم من احد الا وقد وکل بہ قرینہ من الجن و قرینہ من الملائکۃ
قالوا و ایاک یا رسول اللہ قال و ایای و لاکن اللہ اعانني عليه فاسلم فلا يامرني الا بخير
یعنی محمد صاحب نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی نہین مگر اوسکے ساتھ ایک شیطان اوسکا ساتھی
نزدیک رہنے والا اور ایک فرشتہ اوسکا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا گیا ہو لوگون
نے کہا کیا آپکے ساتھ بھی یا رسول اللہ شیطان اور فرشتہ مقرر ہو حضرت نے فرمایا کہ

کی تصریحات مین وہ خیال ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ جو شخص محی الدین ابن عربی کی نصوص کو
نہ کہے کہ وہ شریعت سے خارج ہے اور وہ سب کو گمراہ کرنیکے واسطے تصنیف کیا ہے اور جو کوئی اوسکو
مطالعہ کرے وہ ملحد ہو گیا لازم ہے اس قایل پر یعنی ممدوح نے جواب دیا کہ ہان اوس کتاب مین
چند کلمات مخالف شرع ہین اور بعض اہل تکلف نے اون کلمات کو پھیر دینے مین شریعت
کی طرف بناوٹ کی ہے لیکن ہمکو یقین ثابت ہو گیا ہے کہ بعض یہودون نے اون کلمات
کو شیخ قدس اللہ سرہ پر افترا کیا ہے تو واجب ہے احتیاط کرنا اون کلمات مخالف شریعت
کے مطالعہ کرنے سے اور البتہ صادر ہوا ہے حکم سلطانی اوسکی عدم استعمال پر تو واجب ہو گیا
پرہیز کرنا ہر وجہ سے یعنی نہ اوس مین نظر کرے نہ یاد رکھے ختم ہوئی انتہی مولوی جی نے جس
کتاب کے بہروسے ابطال قرآن گوارا کیا ہے اہل اسلام نے اوسکا بطلان آشکارا کیا ہے
اب آپکا کہین ٹھکانا نہین ہے اور واسطے برائت جبرئیل کے کوئی بہانہ نہین کیونکہ اگر
آپکو صحت قرآن منظور ہوگی تو برائت جبرئیل بہت دور ہوگی اگر نصوص پر اعتماد ہوگا
تو عقیدۂ نصوص برباد ہوگا ع غم صیاد و ظلم باغبان ہے وہ دعلی مین تہا ما آشیانے
ہے ۵ سوط الجبار آپکے عقیدہ مین بشنو محیط کل اشیا ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ عورات
ہنود کی بسا اوقات برہنہ ہوتی ہین اور اکثر دیوتا ہر وقت آپکے عقیدہ کی بموجب
ہر آدمی کے ساتھ موجود رہتے ہین پس اگر تخلیہ کی حالت مین حضور دیوتاؤن کو آپ جب
اہتمام اونکا سمجھتے ہین تو اونکی حضوری اور احاطہ سے دست بردار ہوجیے کیونکہ تخلیہ
ایک نوع کی فرد کا دوسری نوع کی فرد کے ساتھ اور عریانی اور ستار ایک نوع کی
فرد کا دوسری نوع کی فرد کے سامنے اگر باعث اہتمام کا ہوگا تو جتنی گائین بھینسیان گہوڑیان
جناب کی مملوک رہتی ہین سب کو لنگے پہنا دینے پڑینگے جواب احاطہ بشنو مین احتمال
قباحت نہین ہے اور خیال شناعت نہین کیونکہ وہ احاطہ بطریق روح ہے لہذا سب کے
نزدیک صحیح ہے ہان قباحت وہ ہے کہ روح الہی بصورت انسان ہو کی دیار زناکاریا

قولہ • زبان مقال بود تلخیص مقابلہ کرد • دست تاکہ حدیث تیسم ترنہ ھ

اس لیئے اوسکے سامنے ایسی حکمتون کا بیان کرنا اندہے کے سامنے شمع روشن کرنا ہے

فقط **قطعہ** عدو نے مجکو جو اندہا کہا تو غم کیا ہے • چراغ کذب کو ہرگز کہین فروغ نہین

• عوض مین اوسکی مین کہتا ہون اوسکو بینا ترے جزا دروغ کی عالم مین جز عدو نہین

• اصل یہ ہے کہ جب میانجی نے جانا کہ اوس حکمت کی کچھ بنیاد نہین ہے تو کہنے لگے کہ کسیکو

اوسکے سمجھنے کی استعداد نہین ہے یاد رکھیے کہ جسوقت آپ حکمت مذکور کی تفصیل کرینگے

ہم جناب کا رنگ تر و تبدیل کرینگے اوسکی تردید مین اسقدر دلائل لائینگے کہ آپ غیرت کو

ادے زہر ہلاہل کہا جائیگا شاید کہ مولوی جی کو اوس حکمت پہ عبور نہین ہے اور تمیز سایہ و نور

نہین لہذا حیلہ حوالہ کرتے ہین اور وہ لا علمی سے آہ و نالہ ھ حکمت پاک صاف

کہہ نہ چھپایا • ورنہ خاموش کرنہ وا ویلا • **قولہ** توفص عیسوی فصوص الحکم کا ملاحظہ فرمائیے

فقط آپ تو سواے قرآن و حدیث کے کسی کتاب کا اعتبار نکرتے تھے اور تصنیفات علماے

محدث جلال الدین و شیخ عبد الحق وغیرہ کو معتبر شمار نکرتے تھے اب کیا ہوا کہ اعتماد فصوص

کیا شیوہ تردید فصوص لیا کیونکہ فصوص بالکل خلاف قرآن ہے تکذیب سبحانی کی بنیاد ہے

ایک جگہ فصوص مین لکہا ہے کہ ابلیس سب سے پہلے داخل جنان ہوگا اور واصل حور و غلمان

کہ وہ سردار موحدان ہے اور دانا اسرار عرفان چونکہ اوس نے سجدہ مخلوق سے نفرت کی ہے اس

واسطے اوتعالیٰ نے اوسکو یہ منزلت دی ہے اسیواسطے علماے محمدیہ کہتے ہین کہ جسقدر فصوص

مین کفر کا جزو ہے وہ تحریف یہود ہے چنانچہ در المختار کی کتاب جہاد مین ہے فی المعروضات المزبور

لاسنادہ عن من قال عن فصوص الحکم للشیخ محی الدین بن العربی انہ خارج عن الشریعۃ وقد

صنفہ للاضلال ومن طالعہ ملحد ماذا یلزم ماجاب نعم فیہ کلمات تباین الشریعۃ وتکلف بعض المتصلفین

لارجاعہا الی الشرع لکن تیقنا ان بعض الیہود افتراہا علی الشیخ قدس اللہ سرہ فیجب الاحتیاط

بترک مطالعۃ تلک الکلمات وقد صدر امر سلطانی بالنہی فیجب الاجتناب من کل وجہ انتہی یعنی مفتی ابو سعود

آپنے اکثر جعفر شراب بے انصافی نوش کر کر کوئی افسوس تماشا جوابات کی گردش کرو کیونکہ ہمارے
پاس مسلمان کی ہر ایک بات کا جواب دندان شکن حاضر ہے کیونکہ کام آگے خدا الشکر بس نام
سے اب جبرئیل طبیعت کو بیقراری ہے بتلاش مریم ہم سیاہی تیاری ہے **قولہ** پس اگر
وہ خوبصورت متشکل ہوئی یا بدصورت الخ فرض کیا ہم نے کہ فرشتوں کا صورت نیک بدین
بر آنا اسکیلئے کچھ معیوب نہیں ہے مگر ننگی عورت سے بدکھانا اور اوسکے غنچۂ ناشگفتہ پر نظر
لگانا خوب نہیں ہے جبرئیل کی سب سے زیادہ ناہنجاری ہے کہ اوس نے عورت عفیفہ کی جا خاص
مین پہونک ماری ہے پس جبرئیل کی بدکاری مین تامل نہیں ہے اور میاں جی تو جناب استکاری
مین توسل نہیں **قولہ** اور متشکل ہونا بااشکال مختلفہ برعایت کسی حکمت کے ہوتا ہے الخ
شاید کہ امرد خوب رو جدید کی صورت پر متشکل ہونے مین یہی حکمت ہو وے کہ مریم کو جبرئیل
سے الفت ہو وے جھٹ پٹ قبول کرے دولت عصمت کی دہول کرے مگر مریم نے جبرئیل
کو منظور نہیں کیا اور اوسکا کاخ مراد معمور نہین پس وہ حکمت لاطائل ہوئی اور جبرئیل
کی عصمت زائل اگر وہ حکمت اور کوئی ہے اور متعلق بحق جوئی ہے تو زبان پر لائیے اور محک
امتحان پر آزمائیے **ع** ہو کوئی مصلحت تو کہو صاف ☆ ورنہ قول آپکا ہے لاف و
گزاف ☆ اگر آپکو بیشرمی سے عار نہیں ہے تو بیان حکمت چندان درکار نہیں ہے **ع** چون
حیا را کندہ از بیخ و بن ☆ ہرچہ میخواہی بیان کن زین سخن ☆ **قولہ** اگر لاکہ جی کچھ بھی علوم
حکمیہ طبعیہ والہیہ مین دخل رکہتے الخ **ابیات** یہ طعنہ زنی تیری بیکار ہے ☆ ابھی گیسۂ
ودوگان طیار ہے ☆ کرے گر سخن تو مرے روبرو ☆ ملادون ابھی خاک مین آبرو ☆ جو
اوسوقت نکلیگا منہ سے کلام ☆ تو ہوگا تیرا ہمصفیرون مین نام ☆ نہ اونٹ آئے جسوقت
تک زیر کوہ ☆ نہ کم ہوگی اوسکے دل کی شکوہ ☆ خدا شاہد ہے کہ جسوقت محمد علی کے سامنے آپ کی گردن
آپکا بالکل حوصلہ گفتگو جاتا رہیگا ہوش پراگندہ ہونگے اور منہ سے جہاگ آئینگے پاے فکر
لنگ ہوگا اور سر ہوش برسنگ نئے بان فصاحت بستہ ہوگی اوصاف لیاقت شکستہ

جدہ سو کے مقابلہ مین اوسکا ذکر صریحاً نہین ہے اور آپکو عقل وانیہ ذرا نہین **قولہ** وہ مرد بدمعاش تہا الخ وہ مرد تو نور اعلی نور تہا اور آلائش جسم و نفس سے دور تہا قطع نظر اس سے اوس نے اپنی اصلی صورت پر ظہور کیا تہا اور زندان رداے کنس کو رشک شادی طور کیا تہا جبرئیل کی طرح امرد گلعذار نہین بنا تہا اور اوسکی نیت زنا کا نہین بس اوس مین و جبرئیل مین تفاوت کل و خار ہے اور فرق جنت و نار ہے **ع** فرق کہ میان این و آن ست ما بین زمین و آسمان ہے علاوہ اسکے اوس امرد نے اس طرح پر ظہور کیا تہا کہ دیوکی نے اوس پر گمان بد کیا تہا اگر جبرئیل بھی بصورت برخوردار سعادت آثار برآتا تو البتہ میاںجی کا الزام کارگر آتا مگر جبرئیل نے برخلاف اسکے صورت بدمعاش بنائی اور خلل اوباشی سے قاش کہائی ---

**سوط الجبار** اب آپ سنئے کہ جب ہم نے یہ امر عقلاً اور نقلاً ثابت کر دیا کہ ملائکہ شہوات خواب و خور و جماع سے کہ صفات بہیمی ہین مبرا اور منزہ ہین بس گر وہ خوبصورت متمثل ہونگے یا بدصورت کسی حال مین اون پر گمان فاسد نہین ہو سکتا اور تمثل اونکا باشکال مختلفہ بر بنا کسی حکمت کے ہوتا ہے کہ وہ اشکال اوس مدعا مین کہ جنکو حصول کے واسطے تمثل اونکا بمقتضاے مصلحت ہوا ہے نہایت موثر ہوتی ہین اگر لالہ جی کچھ بھی علوم حکمیہ طبیعیہ الہیہ مین دخل رکھتے تو ہم بیشک اس مقام پر اوس حکمت کو جو مقتضی اسکی ہوئی کہ اس وقت مین جبرئیل خوش طلعت کی شکل پر مریم کی نظر مین متمثل ہوا بیان کرتے لیکن چونکہ وہ کچھ استعداد ہی نہین رکھتے اس لئے اونکے سامنے ایسی حکمتون کا بیان کرنا اندہے کے سامنے مشعل روشن کرنا ہے لیکن صاحبان استعداد کی جناب مین التماس ہے کہ اگر اس حکمت کے دریافت کرنیکا کسیکو شوق ہو تو فص عیسوی فصوص الحکم کا ملاحظہ فرماوین

**جواب** کیون جھوٹ بولتے ہو کسو اسطے فضا سے شیرازہ زبان مین تولتے ہو آسمان اور عقل بہتان اور اصل حاصل آنکہ ان دونون مین مجید زمین و آسمان ہے بہتان کی اصل و آسمان کو عقل کہان ہے جو کچھ تمنے برائت ملائکہ مین سند دی وہ بالکل ہیچ بدلائل ردکی اسطرح

بدمعاش و عیاش تھا کہ اپنے تئین ظاہر و خوش طلعت بنا کر آدھی رات کو مریم کے گھر پہنچا۔
**جواب** بلا تشبیہ اوسوقت جبرئیل بد تھا اور فسق و فجور اوس کا دستور نہ تھا ورنہ کسواسطے وہ مبعوث
تقی زناکار ہوتا اور بغرض عشق بیقرار لگاتا ہرگز نہ کہتا کہ یہ شخص تیرا یار و محرم راز ہے اور تو زیبا حسنا
سے جیسے ظاہر ہے اگر جبرئیل کے پاس فسق و فجور کا سامان ہوتا تو مریم کو اوسیر تقی نہ کہنا کیا
نہ ہوتا ظاہر جبرئیل سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مشکر فسق و فجور کا عامل تھا اور بشکل تقی زناکار آپ وہ
خاصہ مولوی جی کی ایکبار انکار کی تلاش کرتا ہے اور علیحدہ علیحدہ ہر ایک کا پردہ فاش **قولہ**
لالہ جی جبرئیل کی خوش طلعتی کو وضع عیاشانہ الخ میاں جی صاحب صرف خوش طلعتی کو کوئی
طرز بدمعاشانہ اور وضع اوباشانہ نہیں مانتا جبرئیل نے تو سوائے خوش طلعتی کے انداز زنا
کار بنایا تھا خوش طلعتی کو بسیار بسیار سراہا تھا ؎ زشت باشد روئے نیکو و بدکہ بود حور
نا زیبا۔ اگر اوسوقت جبرئیل صرف خوش طلعت ہوتا تو کسواسطے مریم کو خوف عصمت ہوتا
کیونکہ عورتوں کے پاس اطفال پری تمثال اکثر بار جاتی ہیں اور بہار گلزار رخسار دکھاتے
ہیں مگر کسیکو اون پر گمان زانی نہیں ہوتا اور کوئی اون میں سے شیطانی نہیں گر اوسدن
جبرئیل بشکل زناکار نہ ہوتا تو اوسپر مریم کو تقی بدمعاش کا گمان نہ ہوتا **قولہ** تو جواب ترکی
بترکی سن لیں فقط یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ میاں جی نے ہمارا اعتراض قبول فرمایا اور اپنے جواب کو ناقص
ٹھیرایا کیونکہ اپنے ہی جواب کو باب میں کلمہ ترکی پسند کیا اور ہمارے اعتراض کی تکذیب سے لب
بند کیا ورنہ بمثل مشہور میں کسواسطے ترمیم کرتے بلا تامل اسطرح پر ترمیم کرتے ہیں (جواب ترکی بترکی
سن لیں **قولہ** کہ لالہ جی تحفۃ الاسلام صفحہ ۱ پر لکھتے ہیں فقط میاں جی کو کلمات اضافت سے
آگاہی نہیں ہے اور ترکیب اردو سے خبر کیا ہی نہیں اگر ازین سو ماندہ و ازان سو ماندہ نہ ہوتے
اور محض ناخواندہ نہ ہوتے تو تحفۃ الاسلام کے بعد کلمہ کو اضافت کی علامت تو کسواسطے یار واعیہ
کے ساتھ ندامت اوٹھاتے **قولہ** آدھی رات کے وقت وہ مرد جو کسی صفت سے موصوف
نہ تھا الخ میاں جی صاحب آپکو معلوم نہیں ہے وہ شخص نورانی تھا اور پاک از آلایش جیسا فرماتے ہیں

گذرا جبکہ مصنف قرآن نے ذکر جوان خوبرو و فصیح کیا اوس کلمہ کا ترجمہ بھی درج کیا بہرین
تقدیر صحت روایت حسین واعظ مین اشتباہ نہین ہے اور مولوی محمد علی کو تمیز سفید و سیاہ
نہین اگر وہ اسنے پر بھی گفتگو سے لاطایل کرینگے تو تمام قرآن کو باطل کرینگے کیونکہ مولف
قرآن نے بلاغت و فصاحت زبان عربی خرچ کی ہے اور گفتگوے زبان موسی و عیسی و داؤد درج
درج کی ہے حالانکہ ان پیغمبرون کی ملک و دیار مین اوسوقت تک زبان عربی فاش نہین ہوئی
تھی اور ملک حجاز مین کسی پیغمبر کی بود و باش نہین پس دو ثلث قرآن کی بے اصلی ثابت ہوگی
تکذیب روایت حسین واعظ سے خود بخود زبان مولوی جی ساکت ہوگی شکر خدا کہ باعث
بے اعتباری حسین واعظ تحصیلدار بلاری ہوا اور دریدہ واسطے نیست و نابود کرنے قرآن
کے حکم جاری ہوا مولوی جی کس کن کے شریک ہوئے اور تاریخ بیاس و بالمیک ہوئے ؎
بعد مدت یار ہمسے مل گیا ؞ خرمی سے غنچۂ دل کھل گیا ؞ **قولہ** پس صاف ظاہر ہوا کہ یہ جنون
سے اصل محض ہے فقط یہ وہی الفاظ صاف ہوکر بے ساختہ آپکی زبان سے نکلتا ہے جیسے کہ منہ مستان
سے نکلتا ہے چونکہ سیاںجی نے اپنی کتاب الفاظ زائدہ سے بھری ہے لہذا اسوط الجبار کا کام
کی گرمی ہے اب قلم قہرکن شرر باری کرتا ہے اور اصل مشہور ہے کم جہان یا کم جہان یہ جاری مضمون
حسین واعظ کو بے اصل کہنا محمد علی کی دروغگوئی ہے اس شخص نے ساری عزت و آبرو جھوٹ بولکر
کھوئی ہے دروغ سے فروغ نہین ہوتا اور آگ کے دود وہ دروغ نہین ؎ یا وہ گوئی
تعلق انسانی ہو چکا کہ شتاب نورانی ہو ؞ اب سیاںجی تو جو ملزم ہے کم ظرف کرتا تو
مین جام تو گلفام ہے **سوط الجبار** دلیل دوم لالہ جی کی یہ ہے کہ اگر جبرئیل کا ارادہ فاسد تھا
تو شکل جوان خوش رو مین متمثل ہوا تھا اور شکل مرد صالح اور کہن سال کیون نہین متمثل ہوا
اور لالہ جی جبرئیل کی خوش خلقی کو وضع عیاشانہ و بدمعاشانہ قرار دیتے ہین تو جواب ترکی
بہ ترکی یہ ہے کہ لالہ جی تحفۃ الاسلام صفحہ ۱۱ پر لکھتے ہین کہ آدھی رات کے وقت وہ مرد جو کہ صفت
سے موصوف تھا مانند ماہ غیب چہار دہم دیوکی کے پاس ظاہر ہوا تھی مہاراج وہ مرد بڑا

اردو بھی آپکی زبان نہین ہی اور تالیف و تصنیف کا ر دہقان نہین مہربان من (قطع نظر
اسکی غلط ہی) قطع نظر اس سے چاہیئے فارسی مین بہی یہ لفظ بعبلا ز زبان زدی جیسا کہ
بہار عجم سے پایا ہی غرض آنکہ تحریر حسین واعظ حجت ہی کہ وہ مفسر اہل سنت ہی **قوله** بلکہ ہم
یہو کہتے ہین کہ یہہ بعض بڑا صل بات ہی الخ جبکہ تمہارا امام مؤلف ہدیۃ الاصنام تفسیر حسینی کو
سند مان چکا اور معتبر زیادہ از حد جان چکا تو تمکو اوسکا رد مناسب نہین ہی مخالفت پیہم
مقتضی رای صائب نہین شاید کہ میانجی کی عقل مین خلل ہی اور قول و فعل مین بل کہ جس
شخص کی اقوال کتاب مین شکر گذاری کرتی ہین اور جسکی تائید مین بار بار جان سپاری
بہہ اوسیکی بڑا عتباری بیان کرتی ہین فی الواقع اپنی خاکساری عیان کرتی ہین **قوله**
(عف) وبیل صحیح اوسکی بے اصلی پر ہی کہ تقی لفظ عربی ہی الخ تسلیم کیا ہم نی کہ تقی لفظ عربی ہی اور تفسیر حسینی عربی مگر اکثر الفاظ کا ایسا حال ہوتا ہی کہ روز اول سے متعدد زبانون مین اونکا
استعمال ہوتا ہی مثلا لفظ آدم کے عربی و فارسی و سنسکرت مین ایک معنی ہین اور اسی قسم
کے اکثر الفاظ انگریزی و ترکی و یونانی ہین ممکن ہی کہ لفظ تقی بھی زبان عربی و ملک مریم
کی زبان مین شائع ہووے اور مولوی جی کا تفحص ضائع ہووے قطع نظر اس سے
وہ تقی زناکار در اصل باشندہ عرب ہو وے اور اہل عرب کا دیا ہوا اوسکو یہہ لقب ہووے
اور کسی ضرورت سے اوس نے ملک مریم مین قیام کیا ہووے اور آرام لیا ہووے وہان
بہی اوسکا یہی لقب جاری ہوا و شہرت زناکاری ہو چنانچہ سلمان فارسی کہ در اصل
باشندہ ایران تہا اور مشہور بلقب سلمان تہا جبکہ بطرف عرب گیا اوسی لقب کے
ساتھ ملقب رہا قطع نظر ازین مصنف قرآن گذارشات شنیدہ و دیدہ اپنی زبان
مین تحریر کرتا ہی اور بطور خود قدرے تبدیل و تغیر کرتا ہی زناکار مذکور بپیغمبر کا رکو مرادف
لفظ کے ساتھ نوشتہ ہو دیار مریم مین بنام مذکور ہو گا اور اوسکا قصہ میان مرد و زن ہو
ہو تا مریم پر جسوقت بصورت خاص جبرئیل اوترا اوسکی زبان پر وہی کلمہ بلا تغیر و تبدیل

عاید کریگا جو کوئی کہ عیب جوئی امام زاہد کریگا جو کچھ مولوی محمد علی نے حصہ سوم سوط
مین صورت برامد مراد نکالی ہی اوسپر بان آرد و برائت جبرئیل کی بنیاد ڈالی ہی اب ہم
اوسکا زد آغاز کرتے ہین اور گوہر اندیجر کو خذف ریزہ سوط الجبار سے ممتاز **سوط الجبار**
اگر تفسیر حسینی مین ایسا لکہا ہی ہو وے تب مفید لاجی کے حق مین نہین کیونکہ اس سے نہین
نکلتا کہ اوس نے ارادہ فاسد کیا ہو قطع نظر اسکے یہ لکہنا حسین واعظ کا حجت نہین ہوسکتا
بلکہ ہم یہہ کہتے ہین کہ یہہ محض بہ اصل بات ہی کسی روایت صحیح مین نہین آیا کہ اوس زمانہ
مین کوئی ایسا شخص تہا اور دلیل صحیح اوسکی بہ اصلی کی یہہ ہی کہ تقی لفظ عربی ہی اور یہہ سب
ظاہر ہے کہ اوس زمانہ تک زبان عربی بلاد عجم مین شایع نہ تہی اور یہہ لفظ نہ عجم کو اعلام
مین سُنا گیا نہ زبان سے دیگر اسما جامدہ و مشتقہ مین مستعمل ہی پس صاف ظاہر ہوا کہ یہہ
مضمون بہ اصل محض ہی **جواب** میانجی طفل شیرخوار بن گئے نادان تر از طفلان ہوگئے
بن گئے اتنا نہین جانتے کہ تفسیر حسینی مین یہہ مضمون ہی یا نہین اور جبرئیل بطعن مفسرین مطعون
نہین ہے یا ہین اس تجاہل عارفانہ مین کچہ اسرار ہی دل سے مولوی جی کو مضمون مرقوم برقرار
ہے ؎ بزم مین رو دینگے یاردن کے سمجہانے سے ٭ راز دل چھپ سکا ہم سے چشم تر کی آنکہ
سے ٭ بلاشبہہ تفسیر حسینی مین مضمون ہذا قلمبند ہی اور ہمارے لیے بہت فایدہ مسنددہ ہی کیونکہ اگر
جبرئیل کا بازار کاسد نہوتا اور ارادہ فاسد نہوتا تو کسواسطے اپنے منہ پر در عقل و شعور بند کرتا
اور کسواسطے صورت تقی مذکور پسند کرتا بلکہ بصورت جوان صالح برآتا یا بجسم انسان ناصح
درآتا چونکہ اوس نے شکل بدکار قبول کی اور دولت ورع و تقوی کی دہول کی لہذا فسق
و فجور جبرئیل مین اشتباہ نہین ہی اور صدق مقالی کعبہ کن مکے لئے احتیاج گواہ نہین ہی اب
بلبل طبیعت بسیر گلزار مناظرہ ورآتی ہی اور شاخسار بحث و مباحثہ سے برکہاتی ہی **قولہ**
قطع نظر اسکے یہہ لکہنا حسین واعظ کا حجت نہین ہوسکتا فقط جیسے کہ میانجی کا پا فکر تنگ
فارسی مین تنگ ہی ویسے ہی بروقت تحریر و تقریر آرد و سر ہوش بر سنگ ہی اصل تو یہہ ہی کہ

قولہ گفتگو کہ بیان آمدیم ازطرف او نبود واضح البتہ جبرئیل نے دعوی کیا کہ مین رسول نامدبر
ہون اور خداسے محمدیہ کا پیغام گذار ہون صحبت مرد کو خدا کو پیدا کرنا فرزند کا دشوار نہین ہی
مانند اجتماع لیل ونہار نہین مگر جب تک کہ مولوی جی کی طرف سی اس دعوی کا ثبوت
داخل نہوگا کعبہ کہن اوسکو ابطال سی غافل نہوگا کیونکہ قرآن مین کہین مذکور نہین ہی کہ دعوی
جبرئیل لائق تصدیق ہی اور طایفہ محمدیہ شایق تحقیق ہے جسقدر کہ مولوی محمد علی نے حصہ اول
سوط التجار مین جبرئیل کی برائت کی تھی اور گفتگو ے خلاف آیت یہان تک وسکا بطلان
ہوا مخالف متعصب عمم سے نیم جان ہوا اسکے بعد مولوی محمد علی نے سوورشن وغیرہ کی حکایات
بطور الزام لکھی ہین تین وجہ سے خلاف موقع و مقام لکھی ہین وجہ اول آنکہ ریت جبرئیل
قرآن مین ہی اور حکایات سوورشن وغیرہ تاریخ و پران مین ہی حالانکہ تاریخ قرآن کی مقابل
نہین ہی کیونکہ کتب آسمانی مین داخل نہین ہی اگر مخالف ویدا قدس سی الزام لاتا تو جواب حملا
علاوہ منزلت و مقام پاتا وجہ دویم آنکہ حکایت سوورشن وغیرہ کا جواب ہم نے یادداشت اسلام وغیرہ
رسایل مین بتفصیل تمام دیا اور خاطرخواہ معترض کو ذلیل کیا ہی چونکہ مولوی جی نے ہمارے جواب
مین کسی طرح کی گفتگو نہین کی اور ہمارے شرایط سے وہ ہوئی نہین بلکہ بالکل مان لیا اور میدان
خاطر مین خیمہ تسلیم تان لیا لہذا سوط التجار مین اونکا ذکر کرنا برخلاف مدعا کام ہی اور
برعکس اقتضا مقام وجہ سوم آنکہ ہم نے اصل عبارت قرآن سے جبرئیل کو عاشق تجویز کیا
اور زنا کو بقدر تراز انہ کیا جیسا کہ چاہئے قلعی اسلام کہولی اور سب زراندودہ
سوط التجار سے امتحان مین سحر و شام تولی مولوی محمد علی نے تواریخ کی غلط حرفون
سے جواب الزامی دیا اور روبرو صغیر و کبیر اونکا جاہل کیا ہی لہذا ہم اونکی نسبت بات
نہین کرتی اور تحصیل حاصل مین تضیع اوقات نہین فسق جبرئیل مین جا شک نہین ہی اور کلام
اندر مین کوئی حرف سزای ملک نہین اگر جبرئیل فسق و فجور سے اندک یا بسیار عار کرتا
تو کیونکر شکل تقی زنا کا اختیار کرتا مفسرین نے واعظ یہ وہی شخص دروغگوئی کا الزام

جاے نہانی مین پہونک ماری یہہ سارا حال سورہ تحریم مین ہی مشہور اسکا ہفت اقلیم مین ہی
مولوی محمد علی نی اس مقام کے اعتراضات کا حساب نہین لیا اور اچہا اور برا جواب نہین دیا
بلکہ بالکل تسلیم کئے اور آویزہ کعبہ تکریم اصل تو یہہ ہی کہ مفسرین نی جبرئیل پر اتہام کیا ہی اور ناحق
بیچارہ کو الزام دیا ہی یہہ بالکل خداے محمدیہ کی کارگذاری ہی اوسی نی مریم کے عضو خاص مین
پہونک ماری ہی وہی جوان خوبرو جسد ہو بنا اوسی کا خیمہ میدان فسق مین تنا اوسی نی مریم
ننگی دیکہی اور اوسی نی زن عفیفہ کی جاے پوشیدہ مین ہوا پہونکی سورہ مریم کی (فارسلنا
الیہا روحنا فتمثل لہا بشرا سویا) اس آیت کی یہی معنی ہی اور باقی مفسرین کی نادانی ہے
اسیواسطے سورہ تحریم مین خداے محمدیہ کہتا ہی کہ یہہ سب میری ہی دستکاری ہی اور مین نی ہی
جاے مخفی مریم مین پہونک ماری ہی چنانچہ ومریم ابنت عمران التی احصنت فرجہا فنفخنا فیہ من روحنا
یعنی مریم بیٹی عمران کی جسنے محافظت کی فرج اپنی کی پس پہونکی ہم نی درمیان اوسکے روح اپنی
سے فقط اب اپنے اتہام اور ہمارے الزام مین اس طرح امتیاز دیجئے کہ پران مین کہ جسکا ہمارے نزدیک
اعتبار نہین ہی اور بیار کرتا نہین لکہا ہی کہ کرشن نی حالت شیرخواری مین ننگی عورتون کا اسباب
لیا اور اونکی حرکت پر عتاب کیا اور قرآن سے کہ مسلمانون کے نزدیک بنیاد مسلمانی ہی
اور کتاب آسمانی ثابت ہی کہ خداے محمدیہ نی بقالب انسان پر آکر اور صورت نوجوان بنا کر مریم
ننگی دیکہی حسن بیحجاب کی نیرنگی دیکہی موضع خاص مریم مین پہونک ماری مشقت تنزل سہی کی
بلکہ اوسکو اندر اپنی روح داخل کی اور کیفیت کتاکش حاصل کی جو کوئی صاحب عدل و
انصاف ہوگا اور جسکا دامن خاطر غبار تعصب سے صاف ہوگا بخوبی جانیگا کہ کرشن و خداے
محمدیہ مین گناہ سے کون بری ہی اور کس کے لئے سروری ہی ع لایق دولت نبود ہر سرے
بسوے فلک رہ نبرد ہر پرے ٭ **قولہ** پس ازین آیات واضح شد کہ جبرئیل سفیر محض بود
فقط اگر جبرئیل محض سفیر ہوتا تو کیونکر اسقدر شریر ہوتا کہ بغیر حکم خدا بصورت بشر پر آیا اور ننگی
مریم پر اتر آیا اور اسکو اندام نہانی مین پہونک ماری اور اپنی دنیا و آخرت سنواری ـــ

گویا سے خجالت سے سراد شہادت کا مقام ملتا اور گلبن تملّت سے غنچہ مرام کہلتا مریم نے بھی جبرئیل
کی بات دروغ جانکر اور مانند صبح کاذب بیفروغ مان کر گرفت کی اور راہ شگفت
لی **قوله** قالت انی یکون لی غلام الخ یعنی مریم نے کہا کہ میرے لڑکا کیونکر ہوگا کہ مجکو کسی
بشر نے مس نہین کیا اور مین بدکار نہین ہون جبرئیل نے کہا کہ جیسے تو کہتی ہی حقیقت اسیطرح ہی
مگر تیرے ربنے کہا ہی کہ وہ میرے نزدیک آسان ہی فقط معلوم نہین کہ مولوی جی نے کس واسطہ
کیفیت جواب سوال مریم و جبرئیل لکہی ہی اور اس مین عبارت روح اللہ کی کیا بیل لکہی ہی
لہذا ہم میدان مباحثہ مین تنگ تاز نہین کرتی اور روے مخالف پر باب رد و قدح باز نہین
**قوله** یعنی بعد ازانکہ مریم پنداشت کہ این فرشتہ امین خدا است الخ خدا کو حاضر و ناظر
جانکر کہیئے کہ آیت مین کون سا کلمہ ہی کہ جسکا یہہ ترجمہ ہی صریح جہوٹ بولتے ہو مسیلمہ کذاب کی
جونٹہ سے روزہ کہولتے ہو آیت مین ذکر فرشتہ و امین خدا نہین ہی سوا رحمان الیمامہ کے
کوئی آپکا رہنما نہین از خود روایت کرتی ہو اور اسکا نام ترجمۂ آیت دہرتی ہو تف ہی آپکے درد
وا بیان پر اور تفسیر و بیان پر علاوہ اس تمام کو میان محمد علی نے فقرہ ہذا مین لفظ پنداشت سے
مریم کی غلط کاری ثابت کی ہی اور جبرئیل کی ناہنجاری کیونکہ پنداشتن کے معنی غلط جاننے کے
ہین پس محمد علی کی غرض یہہ ہی کہ جبرئیل امین نہین ہی مریم کی غلط فہمی یقین ہی اس صورت
مین اگر مسلمان انصاف کرین تو محمد علی کے ارتداد پر اعتراف کرین مگر ان لوگون مین
انصاف نہین ہی اور کسی کا اندرون صاف نہین ہی **ع** مدار چشم ازین کور باطنان انصاف
که گشته است بمقام آشیان انصاف **قوله** تخشیدن فرزند بدون مس بشر بر من آسان ست
فقط اگر فی الحقیقت یہہ پیغام گذاری جبرئیل نے دی تو اسنے فسق و فجور کی عمدہ دلیل دی کہ اوسنے دخل
ملک کی گنجایش رکہی اور اپنے لئے وسعت استادگی رکہی کہ تولد مسیح بصحبت بشر پر موقوف نہین ہی
دسترس ملایک سے کوئی بات دور نہین ہی یعنی ہماری محنت سے بھی تیرے فرزند ہو سکتا ہی اور
تیرا نام بلند ہو سکتا ہی اس قیل و قال کی بعد روح اللہ مریم کے قریب ہاری یا اور اوسکی

بالرحمن منک ان کنت تقیا الخ اس آیت سے ظاہر ہے کہ خدا نے جبرئیل کو نوجوان انسان بن جانے کے لئے مامور نہیں کیا اور حکم فسق و فجور نہیں دیا بلکہ وہ بخواہش خود جوان طرحدار بن گیا اور بشکل تقی زناکار کیونکہ (فتمثل لہا بشرا سویا) کے معنی یہ ہین کہ پس صورت پکڑ لی انسان تندرست کی فقط یعنی اوس نے بخواہش خود صورت حسین بنائی ہرگز اس بات کے لئے اجازت رب عالمین نہ پائی لہذا مریم ڈر کر کہنے لگی (انی اعوذ بالرحمن منک ان کنت تقیا) یعنی مین پناہ مانگتی ہون تجہہ سے طرف خدا کی اگر ہے تو تقی فقط یہان تقی کے معنی وہی بالیقین ہین پرہیزگار کبہی نہیں ہین کیونکہ پرہیزگار سے کوئی نہیں ڈرتا اور پناہ بہی نہیں کرتا جو کوئی یہان کلمہ تقی بمعنی پرہیزگار مانیگا وہ پناہ پکڑنا مریم کا برخلاف عادت اہل روزگار جانیگا **قولہ** قال انما رسول ربک الخ یعنی جبرئیل نے کہا کہ سوائے اسکے نہیں کہ مین رسول پروردگار تیرے کا ہون تاکہ تجہکو لڑکا پاکیزہ بخش جاؤن فقط بر تقدیریکہ خدا کو مریم کے لئے پسر دینا منظور تہا تو یہہ کیا ضرور تہا کہ جبرئیل بشکل جوان خوبصورت برکر برہنہ عورت کے پاس جائے اور اوسکی جائے خاص مین پہونک دے پہر اس لگائی یہہ تمام کام فاسق بیباک کے ہین یا عاشق ناپاک کے قرآن کے کسی لفظ سے ثابت نہین ہے کہ جبرئیل نے خدا سے ان امور کی اجازت لی اور خدا نے اوسکو فسق و فجور کی رخصت دی **قولہ** ترکیب قصر الموصوف علی الصفت فایدہ تخشید الخ ہمنے فرض کیا کہ ترکیب مذا نے یہی فایدہ دیا مگر اس سے برات جبرئیل نہین ہوئی اور متانت تاویل نہین کیونکہ یہہ قول جبرئیل اسی طرح کہ اوس نے جانا اپنے تئین سراپا بقول شخصے دست خوبان خود ہر ایک بیباک و چالاک اپنے منہہ سے اپنی تحسین کرتا ہی لیکن کون یقین کرتا ہے **ہ** نہین زیبا کہ وصفت اپنی زبان سے اپنا مردان کرے کہان پاتا مزا عورت سلے جو اپنی پستان کو جبکہ اپنی برات مین اپنی ہی نعمت استوار ہوویگی تو تمیز نیک بد نہایت دشوار ہوویگی اگر خدائے محمدیہ اپنے منہ سے جبرئیل کی تعریف کرتا اور کوئی آیت اوسکی برات مین تصنیف کرتا تو البتہ مولوی جی

کوساختہ معترض قرار دیتے ہو اپنی چالاکی کے بیچ پھنسیتے ہو اگر قرآن وحدیث کو
معترض نے بنایا ہے یا ان مین سوقع تصرف پایا ہے تو دونون ساقط از پایۂ اعتبار ہین بکار آنکا
مسلمانی زیر مشق اغیار ہین مولوی صاحب کی تقریر کا یہی حاصل ہے کہ قرآن وحدیث
مین آیت تصرف نازل ہے جبکہ مولوی جی کی یہہ طلاقت ہے تو ابلیس کی کیا حاجت ہے ۵
کوئی ابلیس کا ذرا نام ہے ان دنون فیض مولوی ہے عام ہوا اب روح الامین خاص
مولوی جی کی مریم فصاحت پہ نگاہ ڈالتا ہے اور حسرت دل خاطر خواہ نکالتا ہے **قول**
بلکہ از آیات قرآن واضح است الخ وہ آیات کہان ہین زیر زمین یا بالائے آسمان ہین
مولوی جی کی چالاکی ہے اور فریب کی کہ دعوی اکثر آیت کرتی ہین اور بر وقت ثبوت
تین لفظ پر کفایت کرتی ہین شاید کہ تین لفظ کا نام آیات رکھا ہے حرف کا نام قرات
رکھا ہے پھر ان تینون لفظ سے یہہ اصلا ثابت نہین ہے کہ جبرئیل بحکم الہی مریم کے پاس پہنچا
بلکہ اسیقدر واضح ہے کہ ہم نے جبرئیل کو مریم کی طرف بھیجا فرض کیا ہم نے کہ خدا نے محمد نے
جبرئیل کو بطرف مریم روانہ کیا اور کیسے انزال کو شانہ کیا مگر ممکن ہے کہ جبرئیل نے راہ انحراف
لی ہووے اور کوئی حرکت خلاف کی ہووے جیسے کہ خدا نے ہاروت وماروت کو اجازت
رعیت پروری وجہانداری دی اور اونہون نے بت پرستی وشراب خواری کی عشق زہرہ
مین اسقدر سرگشتہ ہوے کہ شاہ راہ ایمان سے برگشتہ ہوئے **قولہ** فارسلنا الیہا روحنا
ازین آیت واضح شد کہ روح الامین محض بحکم الہی بسوی وی رسیدہ الخ اس آیت سے یہہ
ہرگز نہین نکلتا کہ جبرئیل بحکم الہی مریم کے پاس پہنچا کیونکہ معنی آیت یہہ ہین کہ بھیجی ہم نے
طرف مریم کے روح اپنی فقط اس سے یہی واضح ہوا کہ اوتعالی نے جبرئیل کو بطرف
مریم راہی کیا اور اوسکے ہاتھ مین فرمان شاہی دیا اس سے یہہ نہین ہوا تا کہ جبرئیل نے
اپنا تصرف نہین کیا اور جبہ تحرف نہین سیا پس کہان سے تحقیق ہوا کہ جبرئیل اپنی خواہش
سے درگذرا اور مریم پہ بحکم خدا سے اکبر اترا **قولہ** فتمثل لہا بشرا سویا قالت انی اعوذ

وہ کیونکہ بہاگوت پر اعتراض کرنیکو طیار ہوتا کیونکہ بہاگوت والا کرشن کا وہ حال لکھتا
ہے کہ وے از قبیل اطفال تہے ملک تنال تھا اونکی عمر سے پانچ برس گذر چکے تھے حالت
شیر خواری سے کچھ اوپر سے تھے غرضکہ مولوی صاحب اپنے قول سے آپ احمق ہین اور گمگشتہ
از راہ حق ہین **قولہ** چونکہ ہنوز از شہوت جماعیہ فارغ اند الخ چون کے بعد ایراد کا فن
طرز اردو ہے فارسی دانی سے رکہتے ہے علاوہ اسکے شرط ہذا کی جزا مذکور نہین ہے مولوی جی
کو ترکیب عبارت کا شعور نہین باوجود اس کج مج زبانی کے دعوی یکتائی ہے کیسی
بیشرمی و بے حیائی ہے **س** نہ بیند مدعی جز خویشتن را چہ کہ دارد پردہ پندار پیش
**سوط الجبار** از روایات مخترعہ معترض ہم اصلا یافتہ نمی شود کہ روح الامین نزد مریم
بارادہ فاسد در آمدہ بلکہ از آیات قرآن واضح است کہ رسیدن جبرئیل بنزد مریم بحکم
الہی بود نہ از راہ شہوت حیوانی چنانکہ فرمودہ فارسلنا الیہا روحنا ازین آیت واضح
شد کہ جبرئیل بحکم الہی بسوی مریم رسیدہ نہ بحسب خواہش خود فتمثل لہا بشرا سویا قالت انی
اعوذ بالرحمن منک ان کنت تقیا چون در دل مریم بدیدن این واقعہ بر عفت و عصمت
خود خوف خطور کرد لہذا انچہ مذکور شد بر زبان آورد جبرئیل برای دفع آن توہم قال انما
انا رسول ربک لاہب لک غلاما زکیا ترکیب قصر الموصوف علی الصفۃ فایدہ بخشید کہ نہ
من چنانم کہ تو از ان اندیشہ میکنی من متصف بہیچ صفت نیستم بجز صفت رسالت قالت
انی یکون لی غلام و لم یمسسنی بشر و لم اک بغیا قال کذلک قال ربک ہو علی ہین یعنی
بعد ازانکہ مریم پنداشت کہ این فرشتہ امین خدا است جبرئیل گفت کہ خدا فرمودہ است کہ
بخشیدن فرزند بدون مس بشر برمن آسان تر است پس ازین آیات واضح شد کہ جبرئیل
سفیر محض بود و گفتگو کہ بمیان آمد ہم از طرف او نبود آن ہم از جناب احدیت بود **جواب**
معترض نے کوئی روایت اختراع نہین کی اور ہرگز مسلمانون کو جہوٹی روایت سے اطلاع نہین
دی یہہ مخالف کا اتہام ہے بلکہ کسر کسی کے حق مین دشنام ہے خوف خدا نہین کرتے کہ روایات صحاح

دعوا علیا فاتیت بیتہ فنادیتہ فلم یجبنی فعدت فاخبرت رسول اللہ فقال لی عد الیہ
او عد فانہ فی البیت قال فعدت انادیہ فسمعت صوت رحی تطحن فشارفت فاذا لرحی تطحن
ولیس معہا احد فنادیتہ فخرج الی منشرحا فقلت لہ ان رسول اللہ یدعوک فجاء ثم لم ازل
انظر الی رسول اللہ وینظر الی ثم قال یا اباذر ما شانک فقلت یا رسول اللہ عجبت من العجب
رایت رحی تطحن فی بیت علی ولیس معہا احد یدیرہا فقال یا اباذر ان للہ ملائکۃ سیاحین
فی الارض وقد وکلوا بمعونۃ آل محمد یعنی ابوذر غفاری کہتا ہے کہ حکم دیا مجکو رسول خدا نے واسطے بلانے
علی کے پس میں علی کے گھر آیا اور پکارا مگر کسی نے جواب دیا میں نے واپس آکر حقیقت حال
رسول خدا سے عرض کی رسول اللہ نے ارشاد کیا کہ تو پھر جا اور بلا لا علی گھر میں ہے میں نے پھر
آکر پکارنا شروع کیا اور سنی آواز چکی پیسنے کی اور دیکھا کہ چکی خود بخود گھومتی ہے اور کوئی
آدمی پیسنے والا نہیں ہے پس میں نے پھر پکارا علی برآمد ہوا میں نے عرض کی کہ تجکو رسول خدا
بلاتے ہیں پس علی آیا اور میں نظر تعجب سے جانب رسول کے دیکھتا تہا اور رسول میری طرف دیکھتے
تھے بعدہ پوچھا کہ اے ابوذر کیا حال ہے میں نے عرض کی کہ مجکو حیرت یہ ہے کہ علی کے گھر بغیر آدمی
کے چکی گھومتی ہے محمد صاحب نے فرمایا کہ ملائکہ سیاح روئے زمین پر پھرتے ہیں اور خدا نے انکو
اعانت آل محمد میں موکل کیا ہے **قولہ** سنے ہیں کہ اطفال خورد سال نزد مادران و
دیگر زنان درحال بہ ہنگی پیش می آیند الخ ہوتی ہوئے کلمہ نزد کے لفظ پیش درکار نہیں
ہے مولوی جی کو زیادہ گوئی سے عادت ہیں علما و فضلا کے نزدیک زیادتی الفاظ قباحت
میں داخل ہے اور میاں جی کے ساتھ فصاحت میں شامل ہے آپکا ہر ایک معاملہ معکوس ہے
طبیعت فضول گوئی سے مانوس ہے رسالہ سوط الجبار الفاظ بہرتی سے مالا مال ہے ایسا ہی
بیٹھے ہے لد ابو اخرو جال ہے لفظ خورد کے بعد کلمہ سال کا بہی یہی حاصل ہے کہ مانند
انفاس گرامی فاضل ہے فضول مولوی جی کا مرض موروثی ہے نہیں نہیں خاصہ محمد علی ہے
اب بحث معنی ہے فصیح تر از آیات قرآنی ہے اگر مولف سوط الجبار کا یہ قول [illegible] درست ہوتا تو

سواری ہنوگی حالانکہ نکاح زینب مین گواہی جبرئیل منظور ہوئی اور بوقت معراج ساتھی
جبرئیل شکور ہوئی اسی طرح ایک جنس دوسری جنس کا یار و مددگار بھی ہنو دیکا اور پیغام گذار
بھی ہنوویگا حالانکہ فرشتون نے مسلمانون کو ہمراہ کفار سے لڑائی کی ہے اور انصار احادیث سے
جبرئیل نے پیغمبرون کو گواہی دی ہے جبکہ فرشتے سارے کامون پر مامور ہین تو احکام عربانی
دستر مین کیونکر معذور ہین **قولہ** براے کارے کہ مامور اند آنرا بجاے آرند الخ جبرئیل کو خدا
نے یہ حکم ہرگز نہین دیا کہ تو انسان بن جا اور مریم کے پاس جا نے کے لئے نیکو قامت جوان
بن جا طرۂ فسق سنوارے اور اسکی جاے معلوم مین پھونک مارد اگر یہ امر قرآن مین موجود
تو بر لائیے ورنہ سر جبرئیل پر سنگ ملامت برسائیے قرآن سے اسیقدر ثابت ہے کہ خدا نے جبرئیل کو
بسوے مریم روانہ کیا اور اوسکے ہاتھ مین پروانہ دیا مگر بصورت مرد خوشرو بن آنا اور ننگی عورت
پر جانا اور اسکی جاے خاص مین پھونک لگانا اور طرح طرح کی باتین بنانا جبرئیل نے از خود
کیا اور بہ نیت بد کیا تفصیل اسکی عنقریب آئیگی اور مسلمانون کو زد سوط التجار کی ترغیب دلائیگی
**قولہ** در آمدن کسانیکہ بر قواے بہیمیہ مجبول اند الخ اگر فرشتے معصوم ہوتے اور قواے بہیمیہ سے محروم
ہوتے تو کیونکر ہاروت و ماروت خود پسندی گوارا کرتے اور کسواسطے شرک و زنا پر کمر بندی
آشکارا اگر کوئی کہے کہ اول ہاروت و ماروت کو قوت شہوت رانی دی گئی بعدہ ملکوت
جہان فانی تو جواب یہ ہے کہ اسیطرح قیاس کرلو کہ جسوقت جبرئیل کو مریم کے پاس جانے کی اجازت
ملی اسیوقت اون حضرت کے لئے قباے شہوت سلی جیسے کہ ہاروت و ماروت کا بیہوکر
فسق و فجور مین جکبار ڈالنے لگے ویسے ہی حضرت جبرئیل بھی موضع مخصوص مین پھونک مارنے لگے
پس تینون کا دین و ایمان بیرہ تین ہے اور رہنماے ابلیس لعین ہے اگر فرشتے قواے بہیمیہ سے
پاک ہوتے تو کیونکر جکی پیسنے مین چالاک ہوتے حالانکہ علی بن ابو طالب کے گھر آسیا گردانی کرتے
تھے آل محمد کے سامنے پانی بھرتے تھے پس قواے بہیمیہ سے بیگانہ نہین ہین اور بیتاز انگاوتی
وغیرہ نہین چنانچہ ازالۃ الخفا کے صفحہ ۲۷۳ مین مرقوم ہے وعن ابی ذر قال بعثنی رسول اللہ

مطلق شہوت ہی تو یہی محض غلط ہی کیونکہ اگر بلا تنگ شہوت سی مبرا ہوتی تو ہاروت ماروت
کیونکر عشق زہرہ مین مبتلا ہوتی شاہ عبد العزیز نی جلد اول فتح العزیز مین روایت ہاروت
و ماروت کو قبول کیا ہی اور منکرین کو بدلایل عقلی و نقلی معقول کیا ہی اگر مولوی محمد علی
تفسیر عزیزی سے اظہار برگشتگی کرینگے تو اقرار برگشتگی کرینگے کیونکہ جس صورت مین آپ وس
پر اعتبار بہت بار کر چکے اور جابجا اوسکی عبارت داخل سوط الجبار کر چکے تو اب وس سی پہرنا
بہت زبون ہی علامت جنون ہی اگر مولوی صاحب کا یہی دین و ایمان ہی تو قرآن سی
برگشتہ ہونا بھی آسان ہی **قولہ** بہ نسبت ذات شان عریانی و ستر جنس دیگر بہر دو
یکسان ست فقط البتہ جس شخص کو کہ عیب و صواب عریانی و ستر معلوم نہین ہی اور جو کوئی
کہ باحکام شرعی محکوم نہین اوسی کے نزدیک عریانی و ستر برابر ہی چنانچہ اطفال خرد و مجانین
کو عریانی و ستر سی کام نہین ہی اور طغیانی و شر سے الزام نہین مگر جو کوئی مکلف باحکام ہی
اور واقف از مناہی و اوامر ہی اگر وہ کسی برہنہ عورت کے قریب جائیگا تو تازیانہ تعذیب کھائیگا
درینصورت اگر جبرئیل مکلف باوامر و نواہی ہی اور خبردار از شریعت الہی تو بلاشبہہ اونھون
نے راہ گناہ لی کہ ننگی عورت پر نگاہ کی یہ ہرگز نہین ہی کہ اپنے جنس کی عریانی ملحوظ
رکھین اور غیر جنس کی عریانی سے محظوظ ہین قطع نظر ازین جبکہ جبرئیل بصورت انسان
بن آیا اور باغ مریم سی بہکایا تو وہ غیر جنس نہ تہا بلکہ جنس انسان مین داخل ہوا اور
جنسیت جسم پر ہی نہ روح پر نہ اسم پر مثلا جسوقت روح بلعم باعور جسم سگ مین جائیگی
تو سگ ہی کہلائیگی اور جسوقت روح سگ جسم بلعم باعور مین آئیگی تو بلعم باعور ہی
لقب پائیگی اسیطرح اگر پتہر کا نام حیوان رکہین تو وہ حیوان نہین ہوتا جب تک کہ آنکہ
و کان وغیرہ سامان نہین ہوتا **قولہ** از عریانی جنس دیگر کہ دیو بود آن عصمت ایشان
نرفتہ شد فقط جبکہ ایک جنس کی عریانی سے دوسرے جنس کی عصمت نہین جاتی اور نقص
منقصت نہین پاتی تو غیر جنس کی گواہی سے بہی کار برآری نہوگی اور [illegible]

تو کیونکر مریم سے اسطرح مشغول سخن گستری ہوتا کہ مین تیرا یار ہون اور طالب دیدار مجکو غیرت
جان کعبہ کو دیست مان جبرئیل کی ان باتون سے جانا جاتا ہے کہ وہ مریم کا عاشق تہا اور
بڑا فاسق تہا یہہ ساری باتین مولوی تدم ذکستی تفسیر مین سے متی ہین یا جبرئیل کو ماننے
سے مستی ہین چنانچہ **ابیات** دید مریم صورتے بس جانفزا ✤ جانفزائے دلربائے در خلا
پیش او بررست از روئے زمین ✤ چون مہ و خورشید آن روح الامین ✤ لرزہ بر
اعضائے مریم اوفتاد ✤ کو برہنہ بود ترسید از فساد ✤ گشت مریم بیخود و بیخویش او ✤ گفت بجہم
در پناہ لطف ہو ✤ زانکہ عادت کردہ بود آن پاک جیب ✤ در ہزیمت رخت بردن
سوئے غیب ✤ چونکہ مریم مضطرب شد یکزمان ✤ ہمچنان کہ بر زمین برماہیان ✤ بانگ برے
زو نمودار کرم ✤ کہ امین حضرتم از من مرم ✤ از سر فرازان عزت سرمکش ✤ از چنین خوش
محرمان وم در مکش ✤ آن گفتے نبود بتر از ناشناخت ✤ تو بر یار مدانی عشق باخت ✤
یار را اغیار پنداری ہمے ✤ شادئے را نام بنہادی غمے ✤ نعفا سرفراز محرم و یار و عشق
وغیرہ سے جبرئیل کی بے ادبی و قصور ثابت ہے بلکہ فسق و فجور ثابت ہے اگر جبرئیل کو ذکورت سے
سروکار نہوتا تو اوسکا اسطرح یہ گفتار نہوتا ممکن ہے کہ نوع ملائکہ انوثت و ذکورت سے
پاک ہووے اور بری از پوشاک و خوراک ہووے مگر جبرئیل ضرور وجد ہو کہ مریم پر نمودار
ہوا اور اوسکی جا خاص مین ہوا جبکہ کنیے پر طیار ہوا اوسکے مخنث ہونے مین کوئی برہان
نہین ہے اور ثبوت حدیث و قرآن نہین **قولہ** واز شہوت حیوانی مبرا اند فقط قید حیوانی
سے واضح ہوتا ہے کہ ہر چند فرشتے خالی از شہوت حیوانی ہین مگر مخلوط شہوت انسانی
ہین لہذا جسوقت جبرئیل بصورت انسان بر آیا بیدان عصیان در آیا کاندھے سے
چادر حیا او تاری اندام نہانی مریم مین پہونک ماری پس فرشتون کے لئے بہتری کا ہیرہ ہے
اور بنسبت انسانون کے بہتری نہین اگر قید حیوانی سے مراد کوئی رمز نہانی ہے جس سے ردتہا
مسلمانی ہے تو اوسکو بیان کیجئے اور خاطر نشان ہندو و مسلمان اگر شہوت حیوانی سے مراد

می شود و آنانکه از ذکورت و انوثت مبرا اند و در سرشت شان قوت بہیمیہ نہادہ اند
از شہوت حیوانی مبرا اند بہ نسبت ذات شان عریانی و ستر جسے دیگر ہر دو یکسان ست
و از عریانی جنس دیگر کرد و برد امن عصمت شان گرد نشیند بنا بر کار یکہ مامور اند آنرا بجا
مے آرند و شان را با عریان و ستر بکار در آمدن کسانیکہ بر قواے بہیمیہ مجبول اند پیشتر
عورات برہنہ البتہ محل اتہام ست و آنانکہ ازین قواے منزہ اند برآنہا ہیچ الزام نمی نیا
ید اطفال خرد سال نزد مادران و دیگر زنان در حال برہنگی پیش می آیند چونکہ ہنوز از
شہوت جماعیہ مانع اند اگر کسے گوید کہ این طفلان در حال از وسواس شیطانی بری نیستند
کمال احمق و ابلہ خواہد بود **جواب** بلاشبہ برہنہ عورت پر نمودار ہونا خبث باطن کی
دلیل ہے اور سراسر قصور جبرئیل ہی ہے طفل کم سن کو دہی ننگی عورت پر او تر یگا کہ جسکو سیدا
دل میں نشانہ گذریگا جو کوئی فعل جبرئیل کو دلیل عشق نہیں جانتا اور برہان فسق نہیں
مانتا وہ بڑا احمق ہے اور برگشتہ از راہ حق ہے اب ملک طبیعت بصورت مرد صالح حلول کرتا
ہے اور مولوی جی کی ابکار افکار پر جدا جدا نزول کرتا ہے **قولہ** زیرا کہ در صورت تسلیم
آن ہم الزامی عاید نمی شود فقط جبکہ تم نے ہمارا اعتراض تسلیم کیا اور اپنے بھتیجوں مین کار
عظیم کیا تو بحث و مباحثہ کا کام نہ رہا اور آپکی کتاب پر مدار اہل اسلام نہ رہا اب اہل اسلام
کو لازم ہے کہ سو طابخبار پر پیشاب کرین اور اوسکا نام امر مسئلہ کذب مبرین نہین بلکہ
نیک سے بدکی تمیز کرین اور اوسکا نام رد اسلام تجویز کرین **قولہ** آنانکہ از ذکورت و
انوثت مبرا اند الخ فرض کیا ہم نے کہ ملائکہ اسلام نہ مذکر ہیں نہ مونث ہین بلکہ مانند مخنث ہین
مگر یہ تو فرمائیے کہ جبرئیل نے جو جسم خوبصورت وجمیل اختیار کیا تہا اور جسکی حسن و خوبی کو ساتہ
یوسف کو ذلیل بسیار کیا تہا اوس جسم کو مخنث ہونے کی آپکے پاس عقلی و نقلی دلیل کیا
ہے اور ذکورت و انوثت سے برائت کی سبیل کیا ہے اگر بالفرض وہ مخنث تہا تو لاجرم
طالب مفعولیت ہوگا اور زیر مشق نامعقولیت بر تقدیر یکہ وہ انوثت و ذکورت سے بری ہوتا

تھی کہا فقط بعد قیل و قال کے فتح مریم مین ہوا ہو نگی اور مشائخ عصمت آلکش فسق مین
بے محابا ہو نگی مریم فی الحال بار دار ہوئی اور بچہ ہوا کوچہ و بازار یہ تمام نکات آیات قرآ
سے پیدا ہین اور روایات مفسرین سے نمودار **فائدہ** دلالی و میانجی گری بھی بیت
جبرئیل ہے جو کہ حضرات کی راے مین حامل وحی و تنزیل ہے بقول جامی **سہ** نہ آید دبیر از پی لا
کا سے بدگر دیکھو قصہ زیبا نگار سے پھر محمد صاحب کو جبرئیل نے عالم رویا مین صدیقہ دکھلائی غرض
صبر مین آتش سودا کی رفیقہ لگائی چنانچہ صحیح بخاری مین لکھا ہے عن عائشہ ان النبی قال
لها اریتک فی المنام مرتین اری انک فی سرقۃ من حریر و یقول ہذہ امراتک فاکشف فاذا
ہی فاقول ان یک ہذا من عند اللہ یمضیہ یعنی عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا
کہ تجھکو خواب مین مین نے دو بار دیکھا کہ تو پارچہ حریر پر لپٹی ہوئی ہے پس فرشتہ نے کہا کہ یہ جورو
تیری ہے پھر آنکھین کھل گئین تب مین نے دل مین کہا کہ اگر یہ خواب از جانب خدا ہے تو وہ
جورو ملیگی اگر خواب شیطان ہے تو نہ ملیگی فقط شارحین صحیح بخاری نے یہی تفصیل کی ہے
کہ یہ تمام کارروائی جبرئیل کی ہے مولوی محمد علی نے حصہ اول و سوم سوط الجبار مین
عبارت فارسی و اردو جواب یا ہے اور سلسلہ سخن کو نہایت مناسب پایا ہے اکثر جگہ سند
آیات قرآن شریف دی ہے مگر معنی و مطلب مین تحریف کی ہے کہین کہین عبارت قرآن
بھی کم ہے اور آستین امانت اشک خیانت سے تر ہے اب ہم اول بلفظہ مولوی جی کی
عبارت نیک و بد لکھتے ہین بعد ازان خاطر خواہ رد فارسی و اردو دونون جگہ جسقدر
مدعا ایک ہے اوسکا حصہ سوم سے تحریر کرنا نیک ہے کیونکہ ہماری کتاب بعبارت اردو
ہے اور سارد و کا جواب رد وین جنکو ہے جسقدر مطلب کہ حصہ اول مین زیادہ معلوم ہوتا ہے
وہ سب سے پہلے عبارت فارسی مرقوم ہوتا ہے جواب دندان شکن دیا جاتا ہے اور استعمال
لعینہ نقل کیا جاتا ہے **سوط الجبار** از نمودار شدن جبرئیل در حالت برہنگی مریم کہ
استدلال بیہودہ کردہ عین حماقت اوست زیرا کہ در صورت تسلیم آن ہم الزامی عائد

ہوئی اوسوقت سری کرشن کی عمر پانچ برس کی ہی سے یا دن تک عصمت ہی کی
دامن شہوت نفس سے پاک تہا مانند باشندگان فلک الافلاک تہے ہمیا گوت مین لکہا ہے
کہ اوس ہنگام مین سری کرشن پنج سالہ تہے گلشن عصمت و عفت کو لالہ تہے ہنوز [illegible]
اس بات کے قائل ہین اور انکے کتابون مین بہت مسائل ہین کہ اگر اطفال خرد
روبرو زنان برہنہ جاوین تو مضایقہ نہین ہے کہ اونکو جماع و شہوت کا ذایقہ نہین
مولوی محمد علی نے سوط الجبار کے صفحہ ۱۳۰ مین مشابہت اطفال خرد سے ڈہال بنائی ہے
اور خنجر شہوت و جماع سے جان جبرئیل بچائی ہے تشریح عبارت سوط الجبار عنقریب
آئیگی اور مدینہ اسلام پر تاریکی تکذیب چہائیگی پہر مولوی خود ستا اور اوسکے ہمزبان
ناقص رائے کی بیحیائی و تماشائی دیکہئے کہ بعد ازان اوس ڈہال سے اپنے سرین ڈہانکتے
ہین اور میدان احقاق حق سے گہوڑے ہانکتے ہین نند اور یشودا کے بن کم سن برہنگی
عورتین دیکہنے کا اعتراض کرتے ہین اپنے قول سے آپ اعتراض کرتے ہین اگر فرض کیا
جاوے کہ کرشن نے عورات کو ننگا دیکہا تو بہی احتمال گناہ نہین ہے کہ اطفال خرد کا جوہر
شہوت سے دل سیاہ نہین ہے پس مصنف سوط الجبار بطرف از راہ حمق ہے اور اپنی زبان
آپ احمق ہے فی الحقیقت لایق طعن صاحب وحی و تنزیل ہے جسکا نام جلیل جبرئیل ہے
کہ جسوقت اوسکا دامن عصمت گندگی فسق و فجور مین سن گیا تو وہ بصورت جوان خوبرو
وجیہ موزون قامت سراپا قیامت بن گیا جس مکان مین کہ مریم برہنہ ہوکر غسل حیض کرتی
تہی داخل ہوا کہ مریم کو بنظر فساد دیکہے اور برہنہ مادر زاد دیکہے گلشن حسن سے گل مراد چنے
اور غنچہ دہن سے سخن استماع کرے جبکہ مریم نے دیکہا کہ کوئی شخص میرا قصد رکہتا ہے تو کہا کہ اگر
تو متقی ہے تو مین تیری شرارت سے پناہ مانگتی ہون تفسیر حسینی و زاہدی وغیرہ مین لکہا ہے کہ
اوس عہد مین ایک جوان شہوت پرست و زناکار تہا کہ وہ لوگ ہنسی کے طور پر تقی کہتے تہے جس
[illegible] کا نام بطور رکہتے ہین مریم کو اوسوقت گمان ہوا کہ جبرئیل وہی شخص ہے اوسواسطے

رجیم کچھ بنا ہرین خدای محمدیہ نے موسی کو عیب سے پاک نہین کیا بلکہ زیادہ تر عیب ناک کیا
اگر خداے محمدیہ کو یہہ ہی منظور تہا کہ موسی کو اتہام بنی اسرائیل سے پاک تمام ظاہر کرے اور خوشی
اندام ظاہر تو اسکی کیا ضرورت تہی کہ لوگون کو اسکی شرمگاہ دکہلائے اور چاروں طرف
سے تماشا کرائے بلکہ موسی سے یہہ ہی کہتا کہ تمام بدن کو پوشیدہ نرکہو اور شکوک خوشی
اندامی کو پوشیدہ نرکہو بتقدیریکہ موسی انکار کرتا اور حیل حجلی پر اصرار تو خدا کو اختیار تہا
اور موسی شایان سزا کے کروا رتہا لیکن اس صورت مین بھی بہتر یہہ ہی تہا کہ اوسکی شرمگاہ
مین راہزن نگاہ نہ آتا اور شکر تماشہ راہ نہ پاتا صرف سینہ و شکم وغیرہ اعضا جلوہ
ہو تا اور خاطر بنی اسرائیل سے خطرہ برص سر بسر کہو تو علاوہ اسکو موسی ذکیا سوچا تہا کہ
تمام بدن کو ننگے رکہتا تہا عورت یہہ وہ مین نہین تہا بس کس طرح اسقدر شرمگین تہا اگر اوسکو
تمام اندام کو ننگے کے لئے فرمان کبریا تہا تو پتہر کو کس نے روان کیا تہا غرض کہ حرکت
موسی موافق احکامات شریعت نہین تہی کوئی بات سوا تعریضات بیست نہین اگر مطابق حکم
کتاب مجید ہوتی تو تمام بنی اسرائیل کو اسی بات کی تاکید ہوتی **قولہ** کرا دینکا بدن ننگا
دیکہو فقط معترض خاین نے یہہ مضمون بہاگوت پیار خود زیادہ کیا ہے اور مسلمانون کو شبہہ
بابت ہے کتاب بہاگوت مین لکہا نہیں ہے کہ کرشن نے عورتون کا بدن ننگا دیکھنے
کے لئے اونکے کپڑے لئے بلکہ دشم مین یہہ ہی لکہا ہے کہ کرشن نے بدست مبارک تازیانہ
لیا اور جیسا کہ چاہیئے عورات کو ادب دیا کہ برہنہ ہوکر جمنا کے پانی مین گئی تہین اور کچھ بے
مشابہت مسلمانی مین رہی تہین جو کوئی مشابہت مسلمانی کریگا وہ چاہے نادانی سے پانی
مین گیا دیکہو موسی بہی جنہے سبیل مسلمانی ہی اندکا مادہ لیا تہا اور مشابہت کا ارادہ کیا
تہا فورًا اذیت دیا گیا اور بطرح فضیحت کیا گیا اوسکی مقعد ہزارون لوگون کو دکہلائی
گئی اور سفاک مین عزت و آبرو ملائی گئی جبکہ زنان برج آپ جمنا مین ننگی نہاتی تہین
وہ مین حیا و شرم بہاتی تہین شری کرشن کو اوسکی تنبیہ منظور ہوئی اور مدنظر سزا قصور

چند روز مصلح مستبلی و رقی کرده لی کیجاوینگی اور بلا توقف داد ظلم ای دی جاوینگی یا ان
گفتگو مین نہ آئینگی اسواسطے مجبور ہین دینا بینگی **قولہ** ایک مدعی عدد مین سنگی نہاتی تہین
اونکے کپڑے لیکر کدمب درخت پر چڑہ گیا فقط بہاگوت مین یہہ ہرگز نہین ہی کہ شری کرشن
نے اونکا دستبا براہ جفا جو لیا اور برخلاف شریعت آونکا ادرکیا بلکہ یہہ بھی مرقوم ہی کہ
عورات برج کے واسطے ندی مین برہنہ نہانے کی سزا تجویز کی اور نیک و بد کی تمیز کی
موسی پیغمبر نے بہی یہہ ہی خطا کی اور او تعالی نے اوسکو یہہ ہی سزا دی مگر موسی اپنی خطا
سے خبردار نہین ہوا اور رجوع بہ توبہ و استغفار نہین بلکہ راہ جفا جوئی لی اور آیت الہی
کی بے آبروئی کی چنانچہ صحیح بخاری مین مروی ہی کہ ایک روز موسی پیغمبر اپنے کپڑے ایک
پتہر پر رکہکر پانی مین نہانے کے لئے برہنہ ہوا وہ پتہر موسی کے کپڑے لیکر بہاگا اور موسی
اوس پتہر کے پیچہے دوڑا یہہ کہتا ہوا کہ اے پتہر میرے کپڑے دیدے اے پتہر میرے کپڑے دے
یہان تک کہ موسی اوسی حال سے جماعت بنی اسرائیل تک پہنچا اور اونہون نے موسی کو
برہنہ مادرزاد دیکہا پس موسی نے پتہر کو مارنا شروع کیا حتی کہ پتہر مین موسی کی مار کے
نشان پڑ گئے فقط بخاری نے جو شروع روایت مین کہا ہی کہ موسی شرم کے مارے تمام بدن ڈہانکے
رہتا تہا اور بنی اسرائیل کہتے تہے کہ موسی کا بدن ڈہانکنا بسبب جذام کے ہی لہذا خدا نے
پتہر کو روان کیا تاکہ موسی کی بے عیبی ظاہر کرے وہ محض غلط ہی کیونکہ درین صورت
لازم آتا ہی کہ خدا نے موسی کے اندام نہانی سے پیراہن ستر اتروایا اور اوسکی نیت
کسی و ہر یک نظر گذروایا بے عیبی ظاہر کرنیکا یہہ طریق نہین ہی اور مانند بخاری کوئی گروہ
جہالت مین غریق نہین ہم محدث بخاری سے دریافت کرتے ہین کہ آیا خدای محمدیہ کا یہہ ہی
دستور ہی کہ جسکا عیب زائل کرتا ہی اوسکے حق مین آیت فضیحت نازل کرتا ہی واہ رے
خدا اور واہ رے موسی اصل تو یہہ ہی کہ کسیکو عیب کے ساتہ منسوب کرنے سے اوسکی شرمگاہ
عوام الناس کو دکہلانی عصیان عظیم ہی مرتکب اوسکا خواہ خدای کریم خواہ شیطان

وہ چیز مانگو جو موجود نہین ہی تب پہر عمر کہتا ہی کہ مین نے حضرت سے کہا کہ ظلم ہو گیا یعنی
تعریض طلاق کے لیے کچھہ عرض کیا جاوے فرمایا اجازت ہی پس عمر نے کہا کہ یا رسول اللہ کہ پہلے
ہم اپنی عورتون پر غالب تہے جب کہ وارد مدینہ ہوئے دیکہا کہ عورتین اپنے شوہرون پر غالب
رہتی ہین ہماری عورتون نے بہی اونکی عادت اختیار کر لی یہہ سنکر حضرت نے تبسم کیا
پہر عمر کہنے لگا کہ ایک دن مین نے اپنی زوجہ پر آواز بلند کر کے کچھہ کہا اوس نے بہی
مجہکو کہا میرے تئین بہت ناخوش آئی اوس نے کہا کہ میری بات سے کیون ناراض ہوتا ہی
پیغمبر کی عورتین بہی حضرت کو ویسے ہی اولٹ کر جواب دیتی ہین اور ایک روز تک
تیری بیٹی حفصہ بہی تو حضرت کی بات کو ویسے ہی اولٹ مارتی ہی فقط یعنی اگر محمد صاحب
اوس کو کہتے ہین کہ تو زبان دراز ہی تو وہ جواب مین کہتی ہی کہ تو بہی زبان دراز ہی
علی ہذا القیاس ان روایتون سے ظاہر ہی کہ اصحاب حضرت مضامین تمسخر یاد کرتے تہے اور
موقع و مقام پر ایراد کرتے تہے ایضاً محمد صاحب اپنی عورتون کے درمیان تمسخر کی ترکیب ڈالتے
تہے اور اونکو بطرف ہزلیات ترغیب دلاتے تہے چنانچہ مروی ہی کہ ایک مرتبہ محمد صاحب کی
بی بی سودہ اونکے پاس شوربا لائی عائشہ نے سودہ سے کہا کہ تو اس طعام مین سے
کچھہ کہا لے اوس نے نہ کہایا عائشہ نے دوسری بار کہا کہ کہا لے ورنہ یہہ طعام تیرے
منہہ سے لیپتی ہون سودہ نے پہر بہی نہ کہایا پس عائشہ نے سودہ کا منہہ طعام سے آلودہ کیا
محمد صاحب نے ہنسکر سودہ سے فرمایا کہ تو بہی عائشہ کا منہہ سان دے تب سودہ نے بہی عائشہ
کے منہہ پر طعام لیپٹ دیا اور حضرت نے خندہ کیا فقط ان روایتون سے ثابت ہی کہ
طبیعت حضرت پر اسقدر تمسخر غالب تہا کہ مرد و عورت اور شہدیا جو آتے دل لگی کرتے
تہے اور اپنی دہرائی و بیگانی دل لگی سے خوش طبعی کرتے ہوی محمد علی ان حرکات پر
انظار التفات کرینگے اور وہ اہل عقل پر ما تحقیقات دہرینگے تو جانینگے کہ حقیقت مین
و کرامات یہہ فسق و فجور کی علامت ہی پس حضرت کی اسقدر عادتین مگر

کہلاتا تہا اور یہ آپ کرامت ماسن ما طرف سے علامت و منافقت پاتا تہا کہ دولت عیب دل
شتیہ سے اجتناب کرتا تہا اور نفس امارہ کو آتش احتساب بیکباب کرتا تہا اگر کوئی شخص مرض
علت آپہ میں مبتلا آتا تہا فی الحال شفا پاتا تہا اور جب اس کام سے کام نرکہتا تہا کہ بعض لوگ کا
حرام کہتا تہا افسوس اس بزرگ کے نے پہلے تا درین کہ موت وجود ذلی اصطلاح ہوئے
سلی کہ عبد اللہ بن مبارک یحیی بن اکثم وغیرہ بزرگان اسلام کا علاج کرتا ملک عاصی ہے
خلافت مآب حضرت ابن خطاب سے ماؤہ علت ابنہ اخراج کرتا ایسا اگر شیخ بوصیری کے
سامنے کوئی زانیہ عورت یا بابون پسر گذرتا تہا تو حضرت شیخ دست اقدس اوس عورت
کی فرج پر یا اوس امرد کی کون پر دہرتا تہا گاہے اوس زن و امرد کا دہان چومتا تہا اور
گرد بیت الحرام خذلان گہومتا تہا بس وہ عورت زانیہ دار انتفائے صلاحیت سے
وہ اکہاتی تہی او مرض زناکاری سے شفا پاتی تہی اوس امرد کی طرف کوئی نظر شہوت
نہین ڈالتا تہا اور کلفت دل پر وحشت نہین نکالتا تہا اس سے ہی لطیف تر یہ ہے کہ
ایک دن کسی شخص نے بارادہ زنا راہ کا شانہ جانا نہ لی اور واسطے اوسکے معہ گل مل روانہ
کی راہ مین اوسکو شیخ بوصیری نے اپنے پاس بلایا اور بدست مبارک اوسکی ذکر کو مسا
فرمایا فی الفور اوسکے دل سے خواہش زنا دور ہوئی اور آئندہ کو بالکل بندش فسق و
فجور ہوئی فقط جبکہ دست حضرت شیخ ایسا اثر عظیم رکہتا تہا اور ایسی برکت فخیم کہ اگر مس
اوبار و فروج و ذکور کرتا تہا تو دل مظلم و ماہون و زانیہ و زانی سے فسق و فجور دور کرتا تہا بخبر
تقدیر اگر شیخ صاحب کی دیگر اعضا اور ان مواضع مین کسیوقت ملاقات پیدا ہوتی تو
عجیب غریب کرامات ہویدا ہوتی سرگذشت شیخ بوصیری بہی لوامع الانوار مین جو کہ
بیان کردہ ہو فقط اور لیا کہا رمین سے تصنیف شیخ عبد الوہاب شعرانی ہے جسکی تصنیف شاہ
عبد العزیز اور اوسکے والد ماجد و عزیز تر از دولت دنیا و آخرت مانتی ہے جو کہ مرزا
محمد علی اصل عبارت کہ جسکا ہو ذین لہذا عبارات لواقح الانوار بلفظ حوالہ کلک گہر بار

عاقه على الحمار ويسج ويمارى قطعها حكاه لا عقلها وكان اهل حسينية ينكرون عليه اشد
الانكار وكان يامر عبيده بان ينكحوا الحمار ان الشيخ يفعل فيها فاحشة فيرد ادون عليه
انكارهم ثم يطلب كل من انكر الى ان قال الشعرانى وكان رضى الله عنه اذا رأى امرأة او امرد
حسس بيده على مقعدتها ولو كانت امرأة امير او ابنة امير او احد انهم افتا نكروا عليه عظيم وكان
اذا حضر قوال انشد او يحمل القوال على كتفه ويصير يرقص به كانه عصفور واخبرنى الشيخ يوسف
الحريثى قال كنت فى دمياط فنزلنا فى المركب نسافر الى القاهرة واذا بابى خودة حاضر هو
وعبيده فقال لنا ان نزل هذا الكلب معنا غرقت المركب فاخرجه الريس من المركب
فضربها بالعصا وقال تم لك ست شهور فجعدوا فيها وصارت فى البر بالمدة المذكورة
قال ونزلنا معه فى مركب مرة اخرى فدخلت المركب فى وسط البحر فضربها فلم تتحرك فنزل
هو وعبيده يمشون على الماء حتى وصلوا البر والناس ينظرون وكان يضرب امير كبيرة قدم امير
بحكارة بحضرة الامراء فاحرق الضرب بعدة دخل بيتا له يجرى وراءه فاذا
فعل الباب خلفه فلا يزال يضربه حتى يقضى وطره منه ولا يقدر احد ان يمد يده اليه ولو مدا
عديدة شلت ويبست يده فجمعت كثيرا فقالت له مرة اوصنى بوصية فقال احذر ان
تنساك امك فقالت لسيدى عبيده ما معنى هذا فقال احذر ان تميل الى الدنيا فيحكم
فيتحكم عليك بالخونة بين الرجال واخبرنى بعض الثقات انه دخل يوما من اصحابه فتركه صاحب
وانصرف ثم دخل فوجده يقبل زوجته فرجع واخبر الناس فقال له الشيخ خنا قد ما خذ
روحك فطلعت له الخناقة فقال له النحاد وسم وذهب بنا فقال حتى يحضر وعند فدنه ثم
انصرف وكان يحيى الحجاج من البلاد من النساء فاتشت منهن واحدة ان تعطيه عادة
فلما سافر الشيخ بالحجاج عوى عليها الذئب فقال الحوى علينا واذهب الى فلانة وكل دجاجها فقال الذئب
وجاجها كلها لكن الثقة واخبرنى الشيخ احمد بن الشيخ محمد الشربينى ان ابا خودة جاءهم بالزيارة
والدى فقال يا احمد انظر الى ابوك فقلت له انا رسخ اكثر قال فقصى ما ذهب نقسى فى كت

یا ما تحلف شیخ اوس سے ہوئی اثنا سے برکت شیخ تعالی اونکا ہمیں کی اور بہر زمان اونکی
ہمیشہ ملازمت میں تھے خلعت فقیری حاصل ہوکر جو کچھ کیا اوسکے کارن میں تھی دولت جاوید کو
پہنچی فقیر بہ مناصحت و یادگر تو یہی اور مناسب اوسکا خرق عادت و اعجاز و بیرون بیچ
شیخ عبد الوہاب شعرانی اپنے کتاب لواقح الانوار میں بعد ذکر شیخ محمد شربینی کے لکہتا
ہے کہ شیخ علی ابو خودہ اپنے غلام کو حکم دیتا تہا کہ لوگون سے کہدو کہ شیخ میرے ساتھ
بیٹا کام کرتا ہے غلام باطاعت شیخ چلا تا پہرتا تہا اور موافق حکم اظہار کرتا تہا ہر گاہ لوگ
اس خبر شنیع کو سنکر انکار کرتے تہے وہ اختیار رہتے تہے پہر جسوقت شیخ علی ابو خودہ کو
سامنے کوئی عورت یا امرد نکلتا تہا شیخ اوسکی جا مخصوص پر ہاتھ ملتا تہا ہر گاہ کوئی
اس حرکت قبیح سے کہ باجماع اہل اسلام حرام ہے اور بہرمن ننگ نام ابا کرتا تہا
قدم ہائے فساد ہوتا تہا ایکدن شیخ اپنے صحابہ میں سے بعض کو گہر گیا وہ ساده لوح
شیخ کو وہاں چہوڑ کر ادہر ادہر گیا جب واپس آیا تو دیکہا کہ حضرت شیخ اوسکی منکوحہ
کے بوس و کنار میں مشغول ہیں اور فاعل مفعول ہیں شراب وصال نوش کر رہے ہیں اور
تقبیل سینہ و دوش یہہ حال دیکہکر اوسکے پاؤن پہرا اور چاہ اشاعت فاحشہ میں گرا
شیخ صاحب اس بات سے غضبناک ہوئے اور اوس بیچارہ کے درپئے ہلاک بددعا دی کہ
خناق پیدا ہوگا اور تیری روح بہ صدمہ شدید ہوگا پس ویسا ہی ہوا کہ اوسکی روح
بخناق مہلک مبتلا ہوئی اور راہی بسوی دار بقا ہوئی فقط یہہ کرامت شیخ کا اول بیان
کا گوہر آبروئے خاک رلایا اور بعدہ بدست دعا اوسکی گردن بخنجر ہلاک چلایا لواقح
الانوار کی اصل عبارت یہہ ہے منہم صاحب المعارف باللہ تعالی الشیخ علی ابو خودہ رضی اللہ
عنہ کان علی راسہ خودۃ حدید ہیئتہا وستۃ ونہا قنطار وثلث وکان رجلا اسمر قصیرا
عیناہ کالجمر الاحمر ... یصومہا اکثر ... کل من قربہا صرعہ
کان لہ ... وکل عبد ... وتحتہ ... بیدہ ... وکل ما حصل ...

[illegible] ماست شنید کہ باساقی خود میگفت کہ [illegible] جنگی [illegible]
کہ [illegible] مصنف [illegible] است [illegible] گفت پس مرد [illegible] است [illegible]
[illegible] مصاحب [illegible] دیگر [illegible] قدح [illegible]
[illegible] قدح [illegible] ساقی شاعر ساقی گفت ساقی [illegible] فاضل است [illegible] کید ششم

بھاگوت دسویں میں لکھا ہے کہ کرشن رات دن برج کی عورتوں کے ساتھ مشغول
رہتا تھا [illegible] کرتا تھا اور انکو بانسری سنتا تھا ایک مرتبہ کئی عورتیں ننگی نہاتی تھیں انکے کپڑے
لیکر کدنب کے درخت پر چڑھ گیا کہ انکا بدن ننگا دیکھے **جواب** ہمارے یہاں بھاگوت کی
اسقدر بے اعتباری ہے کہ مصنف قرآن کی آنکھوں سے اشک رشک جاری ہے یعنی بھاگوت
قرآن سے زیادہ نا معتبر ہے اور دوسری پرانوں سے بڑھکر ان دونوں بھاگوتوں میں جو مشہور ہیں
اور دونوں میں اکثر غلطیاں ہیں مذکور ہیں ایک کا کرشن بھاگوت نام ہے اور دوسری دیوی
بھاگوت زبان زد خاص و عام ہے کسی میں بالکل نکوئی نہیں ہے اور بیاس کی بنائی کوئی
نہیں ایک بشنو بوپ دیو نامی کی بنائی ہے اور دوسری کسی بامی کی کرشن بھاگوت کو وہی
لوگ پران مانتے ہیں کہ جنکو بشنوؤں کی جناب میں خضوع ہے اور دیوی بھاگوت کو وہی
لوگ پران مانتے ہیں کہ جنکو بامیوں کی طرف رجوع ہے اہل حق کو تو دونوں کا اعتبار
نہیں ہے بلکہ پرانوں کی کسی بات پر امور دینی کا مدار نہیں ہر چند پران کی رد سے اہل حق
الزام نہیں آتا اور پران بحث دینی میں کام نہیں آتا لیکن چونکہ اعتراض جیسا [illegible]
پران نہیں ہے اور دونوں بھاگوتوں کے درمیان نہیں لہذا ہم اس شخص کا اتہام ثابت
کرتے ہیں اور زبان عام اہل اسلام ساکت مصنف بھاگوت کہتا ہے کہ بانسری بجانا ایک دو
بار مثل شیر خواری میں تھا اور برج کی ایام گذاری میں عبد اللہ نو مسلم تہمت استعمال دہر تا
اور بخلاف بھاگوت اظہار کرتا ہے کہ ہمیشہ اسی بات میں طبیعت کرشن مصروف رہی اور تمام
عمر میں بجانا وقت رہی حالانکہ یہ صحیح بہتان ہے اور برعکس قرآن ہے اگرچہ کرشن پر الزام

[illegible] ان کے غلام [illegible] پینا [illegible] بالفعل [illegible] شہید [illegible] ہوا فضل [illegible]

[illegible] کے پڑھنے میں [illegible] وفات کیا اور [illegible] سرور کائنات نے یہ خبر سنی کہ [illegible]

شروع ہوئی گو کہ [illegible] شروع ہوئی بحالت غضب وہان تشریف ارزانی

کی اور [illegible] اوس [illegible] شان عمر میں آیہ (انما

من عمل الشیطان) نازل ہوئی اور عمر کو تا مدت حرمت حاصل ہوئی علی نے بہی شراب پی

اور پیر [illegible] اصحاب کی چنانچہ جامع ترمذی میں روایت ہے کہ علی نے خمر نوشی کی اور حالت

نشہ میں بانگ [illegible] گوش کی پس واسطے نماز کے ایستادہ ہوا اور سورہ قل یا ایہا الکافرون

کے پڑھنے پر آمادہ ہوا لیکن بسبب نشہ کچھ پڑہی اپنی طرف سے نئی سورہ گڑہی یعنی اصل سورہ

الصحیح تہی (قل یا ایہا الکافرون لا اعبد ما تعبدون ولا انتم عابدون ما اعبد ولا انا

عابد ما عبدتم ولا انتم عابدون ما اعبد لکم دینکم ولی دین) اور علی نے اسطرح پڑہی (قل یا

ایہا الکافرون لا اعبد ما تعبدون ونحن نعبد ما تعبدون) پس شان علی میں آیت

(یا ایہا الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری) نازل ہوئی اور اوسدن سے

حالت نشہ میں نماز گذاری باطل ہوئی اصل عبارت جامع ترمذی یہ ہے حدثنا ابن حمید نا

عبدالرحمن بن سعد عن ابی جعفر الرازی عن عطا عن ابن السائب عن ابی عبدالرحمن

السلمی عن علی بن ابی طالب قال صنع لنا عبدالرحمن بن عوف طعاما فدعانا وسقانا

من الخمر فاخذت الخمر منا وحضرت الصلوۃ فقدمونی فقرءت قل یا ایہا الکافرون لا اعبد

ما تعبدون ونحن نعبد ما تعبدون فانزل اللہ (یا ایہا الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ وانتم

سکاری حتی تعلموا ما تقولون) ہذا حدیث حسن غریب صحیح مصنف علمائے محمدیہ نے فتویٰ دیا ہے

کہ اگر ایسا شخص کہ جسکی [illegible] پر غالب ہو کر واسطے صحت بدن کے شراب پئے [illegible]

تو یہ بات اوسکے لئے قادح عدالت نہیں ہے اور باعث بطالت نہیں چنانچہ

[illegible] بن [illegible] فتح [illegible] حاشیہ میں لکہا ہے کہ من اصحابنا من قال اذا کان الرجل

ہے فاکہی نے تاریخ مکہ میں روایت کی ہے کہ محدثین و مفسرین نے شراب کشی ابوبکر کی حکایات
کی ہے حضرت عمر تو مے نوشی میں باکمال تھے اور حلت و حرمت خمر سے فارغ البال ابن عبد ربہ
نے باب مکانی الصبیون مستطرف میں لکھا ہے کہ عمر فاروق نے بعد نزول آیت (یسئلونک
عن الخمر) کے استعمال شراب کیا اور اطاعت آیت سے اجتناب کرکے حظ نفسانی
سے احتراز کرتا تو کس واسطے مخالفت قرآن آغاز کرتا خوب جان لیا کہ عمر گناہ عظیم پر بودہ
اوسکا پیچھا الا راندہ درگاہ کریم ہے اصل عبارت مستطرف یہ ہے (انزل اللہ تعالی فی الخمر
ثلاث آیات الاولی قولہ تعالی یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیہما اثم کبیر و منافع للناس
واثمہما اکبر من نفعہما فکان فی المسلمین من شارب ومن تارک الی ان شربہا رجل ودخل
فی الصلوۃ فہجر فنزل قولہ تعالی یا ایہا الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری فشربہا
من شربہا من المسلمین وترکہا من ترکہا حتی شربہا عمر رضی اللہ عنہ فاخذ لحی بعیر فشج بہ راس
عبد الرحمن بن عوف ثم قعد ینوح علی قتلی بدر بشعر الاسود بن یعفر وہو **ابیات** ؎
وکاین بالقلیب قلیب بدر ۞ من الفتیان والشرب الکرام ۞ ایوعدنی ابن کبشۃ ان
سنحیی ۞ وکیف حیاۃ اصداء وہام ۞ ایعجز ان یرد الموت عنی ۞ وینشرنی اذا بلیت
عظامی ۞ الا من مبلغ الرحمن عنی ۞ بانی تارک شہر الصیام ۞ فقل للہ یمنعنی شرابی ۞ وقل
للہ یمنعنی طعامی ۞ فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج مغضبا یجر رداءہ فرفع شیئا کان
فی یدہ فضربہ بہ فقال اعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسولہ فانزل اللہ تعالی انما یرید
الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ و
عن الصلوۃ فہل انتم منتہون فقال عمر رضی اللہ عنہ انتہینا انتہینا) بیان سے واضح
ہوا کہ عمر نے معنی آیت پر خیال نہیں کیا اور مسکرات کا ابطال نہیں بلکہ ہر مجلس علم میں
مے نوشی کی اور مدہوشی کی حالت نشہ میں فتنہ و فساد شروع کیا اور مطرب
اور رجوع سے عقل پر ہوش پر آب ہیم وخوف لیکن کیا اور سر عبد الرحمن بن عوف

واجب ہے کہ ان فرشتون کے چار منہہ ہوئے مین بہی کوئی بات بنا اور عصمت ملائکہ پر لا
لگائے اب مؤلف ہدیۃ الاصنام یا حماقت پر بہر عقل و شعور دہرتا ہے اور انوار لیلۃ القدر
تصدیق ظلمت دیجور کرتا ہے **ہدیۃ الاصنام** بر ہمہ آن روے شق شدہ را ہم نسبت
کردن نتوانست پیدایش کردن مخلوقات چہ معنی دارد وہم کسی کہ در چہار شخ در ہر
طرف داشتہ باشد چہ قدر مہیب صورت و وحشت انگیز خواہد بود فرض کردم کہ سر ایل فرشتہ
نسبت سر داشت لیکن این معنی از کجا ثابت شد کہ آن سر بجہت کدام صدمہ منشق شدہ نسبت
سر شیع باشند و آن سر سایل قادر بر خلق کائنات بود و آن را درست کردن
نتوانست **جواب** یہان سے ظاہر ہے کہ ملا قطب الدین عقل و ادراک سے بہرہ نہین
رکہتا اور تحفۃ الاسلام کے معنی و مطلب سمجہنے کا زہرہ نہین باوصف اسقدر جہل جلی کے
مرتکب جواب ہوا ہے مولا مقابل عتاب ہوا ہے ای نادان کون کہتا ہے کہ روے برہما
چارون طرف سے شق ہوا اور رنگ روے تندرستی فق کوئی تدبیر نہ چلی اوسطرح تقدیرنہ
ٹلی ہمارا ہرگز یہہ بیان نہین ہے اور سمجہنا مضمون تحفۃ الاسلام کا آسان نہین جسوقت تکو
خدا لیاقت دیگا اور فہمید سخن کی طاقت اپنی حماقت پر اقرار کروگے اور ہمارا اعتراض
اسقوار اہل حق کا تو یہہ ہی مذہب ہے اور آیات وید اقدس کا یہہ ہی منتخب برہما کے
چار منہہ پیدایشی و اصلی ہین اور ماخذ اسرار دانشی و عقلی یہہ کوئی نہین کہتا کہ ایک سے چار
ہوگئے اور کسی صدمہ سے چار ناچار ہوگئے فرمائیے حاملان عرش کے چار منہہ کب سے ہین
اور کس سبب سے کسی صدمہ سے شق ہوئے ہین یا بقدرت حق شاید کہ مفسرین بر طرف
از احقاق حق ہین یا اشد احمق کہ ایک کو چار کہتے ہین سوزن کو تلوار کہتے ہین بتقدیر یکہ
اونکے چار دہن ہونگے تو نہایت مہیب صورت و بد شکل ہونگے چارون
طرف سے مشغول شرب و اکل ہونگے اگر مسلمانون کو اون کا دیدار نصیب ہوگا دیکہتے
ہی حال عجیب ہوگا حواس پریشان ہونگے اور ہوش پران جبکہ خود تمہاری کتابون

तस्य ध्यानांतःस्थस्य ललाटात्स्वेदोऽपतत् ताः इमाःअ
तताऽभ्रापस्ताःसुतेजोहिरण्मयमंडंतत्रब्रह्माचतुर्मुखो
ऽजायत॥

یعنی دہیان مین بیٹھے ہوئے بشنو کی پیشانی سے عرق گرا وہ یہہ احاطہ کرنیوالا پانی ہوگیا
وہان برہما پیدا ہوئے اس حال مین کہ چار منہہ رکہتی تھے انہی جو کچہہ کہ ویداقدس کی
اغصان مین ہو وہی پران مین ہی چنانچہ۔

चतुर्मुखस्ततोजातो ब्रह्मा लोकपितामहः॥

یعنی بعد ازین تمام دنیا کے دادا برہما مخلوق ہوئے اسطرحپر کہ چار منہہ رکہتی تہے فقط
غرضکہ برہما برے کام سے بری ہین اور یہہ فرمان بری وہ ہرگز سزاوار حد نہین ہین اور
اون سے اصلا ذنوب سرزد نہین عبید اللہ جو برہما کے چار منہہ ہونی مین سرسوتی کو سبب
ٹہیراتا ہی اپنے تئین مورد غضب ٹہیراتا ہی یقین ہی کہ اوسپر قہر آسمانی ٹوٹیگا اور صدائے
لعنت سے سرسلامتی پہونچیگا اسیطرحپہ جہوٹون کا علاج ہوا ہی لہذا قرآن مین مضمون لعنة اللہ
علی الکاذبین اندراج ہوا ہی اگر عبید اللہ قرآن کا اعتبار کرتا تو کسواسطے پیشۂ
دروغگوئی اختیار کرتا اب اوسکو لازم ہی کہ اسیطرح ملائک کی تعداد اعضا مین کوئی علت
ٹہیرائے اور ایک نئی ملت چلائے سورة الحاقہ کی تفسیر معالم التنزیل مین ہی کہ حاملان
عرش آج کے دن چار ہین اور روز قیامت آٹہہ ہوونگے اونکے قدم سے کانٹہ زانو تک پانسو
برس کی راہ ہی اور ہر ایک کے چار منہہ ہین ایک آدمی کا دوسرا گاو کا تیسرا شیر کا چوتہا
کرگس کا فقط معارج النبوت مین ہی کہ محمد صاحب نے معراج کے وقت ایک فرشتہ دیکہا کہ
اوس کے ستر سر تہے دوسری روایت مین ہی کہ ستر ہزار سر تہے اور ہر ایک سر پر ستر روئے
تہے اور ہر ایک روئے مین ستر ہزار دہان تہے اور ہر ایک دہان مین ستر ہزار زبانین تہین
فقط ابو الموالید خوارزمی نے لکہا ہی کہ اسرائیل فرشتہ تئیس سر رکہتا ہی فقط ابتعرض کہ

بربکم قالوا بلی شہدنا ان تقولوا یوم القیامۃ انا کنا عن ہذا غافلین یعنی لیا اللہ نے
عہد اولاد آدم سے جو پشت سے نکلی تھی درمیان نعمان کے یس نکالی پشت اوسکی سے
ہر ذریت کو کہ پیدا کرنا تہا اونکو یس پہیلا دی آگے اوسکے مانند چیونٹیون کے پہر باتین
کین اللہ نے اون سے روبرو فرمایا کیا نہین مین پروردگار تمہارا کہا سب نے مقرر ہے تو رب
ہمارا فرمایا اللہ نے گواہ کیا مین نے اسواسطے کہ نہ کہو تم دن قیامت کے کہ ہم اس سے غافل
تھے فقط اس مضمون کی کتب حدیث مین بہت روایتین ہین اور قرآن مین اکثر آیتین ہین
اسکے یہ معنی کہ جسقدر اجسام کہ تن آدم سے برآئین تمام اوسکے پسر و دختر کہلائین مگر ایک
حوا سب سے سرفراز ہوے اور معرکہ اختصاص مین یکتا ز بقول شخصی مرگ انبوہ جشنی دارد
جو سب کی راہ ہوگی وہی اپنی راہ ہوگی جو سرگذشت سیاہ ہوگی وہی سرگذشت سیاہ
ہوگی تخصیص حوا جائے تعجب ہے لاکلام مسلمانون کا تعصب ہے جبکہ چیونٹی کی صورت پشت
آدم سے نکلی ہوئی مخلوق اوسکی اولاد مین شریک ہے تو حوا اس نسبت کے لئے قریب تر
ہے کیونکہ وہ اگرچہ اپنی پیدایش مین اکیلی ہے مگر شکل آدم اوسکے جسم سے نکلی ہے درصورتیکہ چیونٹی
اولاد ابو البشر مین مل گئی اور اوسکے لئے ردای بشریت سل گئی تو خود حوا کہ بصورت بشر
جسم آدم سے جلوہ گر ہوئی بدرجہ اولی دختر ابوالبشر ہوئی یہان سے بقول شاہ عبدالعزیز
وغیرہ کے ثابت ہوا کہ آدم نے اپنی بیٹی سے نظر بازی کی اور بقصد زنا اوسکی طرف
دست درازی کی **قولہ** سرستی بسبب شہوت کے ایک طرف کو پہر گئی برہما کی صورت مین ایک
اور منہ ظاہر ہو گیا الخ یہ بھی دروغگوئی مسلمان ہے اور بہتان بے بنیان جو کوئی گلخن
مسلمانی جہوکتا ہے وہ لوگون کو شاہراہ راستی سے روکتا ہے جو شخص آتش اسلام تیز کرتا
ہے وہ میدان صدق و صفا سے گریز کرتا ہے ہر دم دروغ تازہ گہڑتا ہے اور مکر و خدع
مین زیادہ از حد اندازہ بڑہتا ہے اتہرب وید کی مہا اونیشد سے قطعی ثابت ہے کہ برہما
کے چار منہ فطری ہو پیدایشی ہین چنانچہ —

بیجا ہوتا بار او تار و مہا دیو بہی بغیر زندگی برہما ندکور ہوئی اور شور برہیشوائی و بنیاد عقلی
مشہور ہوئی کہ اونکے پاؤن سے نکلی ہین غرضکہ ہماری بیان یہہ کلیہ ہرگز نہین ہے کہ جو کوئی
کسی کے جسم سے خروج کرے وہ اوسکی فرزندی کے ساتھ عروج کرے یہہ تو خصائص اسلام
مین داخل ہے اور حوّا اولاد آدم مین شامل ہے کیونکہ جسقدر شخاص جسم آدم سے روز الست
بصورت مورچہ برآمد ہوئے اور بار امانت کے اوٹہانے مین جن و ملک کے سرآمد ہوئے
مصنف قرآن و حدیث اونکو اولاد آدم شمار کرتے ہین اور اس بات کو ثبوت مین نقل
اسناد تفصیلوار کرتے ہین چنانچہ سورۂ اعراف مین ہے واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم
ذریتہم واشہدہم علی انفسہم الست بربکم قالوا بلی شہدنا یعنی جب نکالی پروردگار
تیرے نے بیٹون آدم کے سے اصلاب اونکی سے اولاد اونکی اور گواہ کیا اونکو اوپر جانون
اونکی کے کیا نہین ہون مین رب تمہارا کہا اونہون نے البتہ تو ہی گواہ ہوئے ہم فقط حاصل یہہ
ہے کہ خدا نے آدم کی پشت سے اوسکی اولاد اور اون سے اونکی اولاد نکالی سب سے
اپنی خدائی کا اقرار کرایا پھر پشت مین داخل کیا کذا فی ترجمہ عبد القادر فقط مسند احمد
بن حنبل مین ہے خلق اللہ آدم حین خلقہ فضرب کتفہ الیمنی فاخرج ذریۃ بیضاء کانہم الذر و
ضرب کتفہ الیسری فاخرج ذریۃ سوداء کانہم الحمم فقال للذی فی یمینہ الی الجنۃ ولا ابالی
وقال للذی فی کتفہ الیسری الی النار ولا ابالی یعنی پیدا کیا اللہ نے آدم کو جبکہ پیدا کیا
اوسکو پس مارا مونڈہے داہنے اوسکے پر ہاتھ پس نکالی اولاد سفید کہ گویا چیونٹیان ہین
اور مارا مونڈہے بائین پر بعد غصہ پس نکالی اولاد سیاہ گویا کہ وہ کوئلے ہین پھر کہا واسطے
اوس اولاد کے کہ اوسکو داہنی طرف مین تہی یہہ طرف بہشت کی جانیوالی ہین اور نہین پروا
رکہتا مین اور کہا اوس اولاد کے لئے کہ بائین مونڈہے اوسکی مین تہی یہہ جانیوالی ہین جانب
دوزخ کے اور نہین پروا رکہتا مین فقط یہہ مسند احمد بن حنبل مین ہے اخذ اللہ المیثاق من ظہر
آدم بنعمان فاخرج من صلبہ کل ذریۃ ذراہا فنثرہم بین یدیہ کالذر ثم کلمہم قبلا قال الست

بہی از روے دہرم کے سیرکہن سال کا باپ ہی فقط دیکہو جبکہ بسبب باوہ وکہلاوی وہرم کے
طفل کم سن بہی پیرسال خوردکا باپ ہوتا ہی تو برہما کو بباعث راہ نمائی کے باپ کہنی مین
کیا پاپ ہوتا ہی اہل اسلام محمد صاحب کو پدر مسلمین اور اونکی جوروون کو امہات المومنین کیونکر
جانتی ہین اور اپنے تئین اور اپنی بی بیون کے تئین کس طرح اونکا پسر و دختر مانتی ہین چنانچہ
سورۂ احزاب مین ہی ازواجہ امہاتہم یعنی محمد کی بیبیان مسلمانون کی مائین ہین فقط تفسیر
حسینی و زاہدی مین لکہا ہی کہ یہہ آیت مصحف ابی و قرأت ابن مسعود مین اسطرح ہی کہ
ہو اب لہم و ازواجہ امہاتہم یعنی محمد مسلمانون کا باپ ہی اور اوسکی عورتین مادر مومنین ہین
فقط اب جان لو کہ جیسے مسلمان محمد کے فرزند ہین ویسے ہی بسشٹ و کشیپ وغیرہ برہما
کے پسر ارجمند ہین دونون جگہہ مدار گفتگو مجاز پر ہی اور سر اعتراض تیغ احتراز سے فرزند
حقیقی وہی مولود ہی کہ جسکی پیدائش بعادت معہود ہی ہمارے مذہب مین یہہ مسئلہ اسکی برخلاف
نہین ہی اور اس بات پر کہ کشیپ بسشٹ وغیرہ برہما کے فرزند حقیقی ہین کسیکو اعتراف نہین
شائستی پر سکا جو آپنے حوالہ دیا ہی وہ مایۂ دروغگوئی سے تو الہ لیا ہی صاحب مہابہارت نے
ہرگز ایسا کلام نہین کیا اور کسی نے اوسکو الزام نہین دیا یہہ آپکا اتہام ہی اور تمرۂ اتباع
ہدیۃ الاصنام ہی قابل اعتماد گفتگوے جناب نہین ہی اور مہابہارت فارسی کی کتاب مین
فقرات فارسی سے الزام کامل نہین ہوتا اور پانچ سوارون مین معترض کا نام شامل
نہین اگر آپکو اپنی گفتگو پر اعتماد ہی اور صحت ترجمہ پر استبداد تو کاہی بگاہ اصل عبارت
داخل کتاب کیجئے اور راہ سرخروئی شتاب لیجئے ۵ کبہی تو خوش کیا کرو دل کسی رند
مستان کا ۔ لگا دے منہ سے منہ ساقی ہمارا اور گلابی کا ۔ اگر آپکو علم سنسکرت سے
بہرا نہین ہی تو کسی پنڈت سے بہی میل کہا نہین ہی تعجب ہی تمہاری تحریر و تقریر پر اور خود
وتندیر پر شائستی پر سب مہابہارت کا ذکر کیا ذکر ہی ہماری کسی کتاب مین مرقوم نہین ہی کہ
جو کوئی جسم سے برآئے وہ پسر و دختر کہلائے اگر کہین لکہا ہوتا تو گلہ گو سپند مثل بہائی بہن

کہ جیسے بسشٹ وغیرہ ذی برہما سے گیان لیا اور اونکی بدولت بحر عرفان مین سنان کیا
اسواسطے کہیں کہیں اونکو بیسر برہما قرار دیا ہے اور طریق مجاز اختیار کیا ہے کیونکہ جو کوئی کسیکو
معرفت ذات و صفات تعلیم کرتا ہے اور اسرار الہیات تفہیم وہ بجاے باپ کے ہے اوسکو پدر
حقیقی سمجھنا غلطی اسکی ہے چنانچہ

सहिविद्यातस्तंजनयतितच्छ्रेष्ठंजन्म॥

یعنی گرو گیان سے جنم دیتا ہے وہ بہتر جنم ہے فقط منوسمرتی کے دوسرے ادھیاے مین ہے -

अध्यापयामासपितॄन्शिशुरांगिरसःकविः पुत्रका
इतिहोवाचज्ञानेनपरिगृह्यतान्॥१॥तेतमर्थमप्र
च्छंतदेवानागतमन्यवःदेवाश्चैतान्समेत्याहुर्न्या
य्यंवःशिशुरुक्तवान॥२॥बालोपिविप्रोवृद्धःस्या
त्पिताभवतिमंत्रदःअज्ञंबालमित्याहुःपितेत्येवच
मंत्रदं॥३॥

یعنی انگرا رشی کے بیٹے کم سن پنڈت نے اپنے چچا وغیرہ کو وید پڑھایا اور اونکو اپنا شاگرد
سمجھکر (اے پوترون) اس لفظ کے ساتھ بلایا اونہون نے غضبناک ہوکر لفظ پوتر کے
معنی دیوتون سے دریافت کئے دیوتون نے ایک انجمن کرکے کہا کہ تمہارے لیے جو لڑکے
نے ... وہ ٹہیک ہے کیونکہ جو شخص علم وید پڑھا ہے وہ لڑکا ہے اور جو کوئی وید پڑھاتا ہے
وہ باپ ہے ایسا ہی کہا ہے کہ گیان دینے والا پتا ہے اور اگیانی بیسر ہے فقط غرضکہ
جنم دو ہیں کا ہے ایک نطفہ سے دوسرا علم سے چنانچہ اسی ادھیاے مین ہے -

ब्राह्मस्यजन्मनःकर्तास्वधर्मस्यचशासिताबालोपि
विप्रोवृद्धस्यपितामवतिधर्मतः॥१॥

یعنی جو کوئی علم وید کے لایق جنم دیتا ہے اور دہرم کی ہدایت کرتا ہے وہ عالم وید کمسن

بات کا پاس کریگا تو حوا کو پارۂ تن و لخت جگر آدم قیاس کریگا پھر بھی ہمارا مدعا حاصل
ہے اور اولاد آدم سے امتیاز حوا باطل ہے کیونکہ فرزند و دختر پارۂ تن ہے چنانچہ بخاری و
مسلم سے مبرہن ہے (فانما ابنتی بضعۃ منی) یعنی محمد صاحب نے اپنی دختر کے حق مین فرمایا کہ میری
بیٹی جو فاطمہ زہرا ہے میرے بدن کا ٹکڑا ہے فقط اس سے اور بھی چند امور نکلتے ہین جن سے
مسلمانی کے ہوش و عقل و شعور جلتے ہین ہم اونکو موضع و مقام پہ مذکور کرینگے اور سرفرہنگ
محمد علی جواد سنگ فتور البتہ جو کوئی جسم سے خارج ہوتا ہے اوسپر حکم اولاد جاری نہین ہوتا
اور وہ ہرگز بسر و نسل تمہاری نہین ہوتا اگر اوسکو بھی اولاد شمار کروگے کہ مکان نشکم تو
داخل خویش شمار کروگے اس بنا پر بھی حوا دختر آدم بلا تامل ہے اور سوتی دختر برہما
ہونے سے بری بالکل ہے غرضکہ مولوی صاحب کے جواب سے ظاہر ہے کہ اونھون نے بخوبی الزام
اٹھایا اور ہمارے اعتراضات نے زیادہ استحکام پایا آپ نے حوا انسانی ندیا اور شہوت پرستی
آدم کا علاج کافی نکیا لہذا باحسن وجہ ثابت ہوگیا کہ وہ ایسا شہوت پرست و فرعشق
سے بدمست تھا کہ اپنی لخت جگر سے نکاح نسبت شہوت رانی کی جسکے عوض مین عصمت
کانی کی بیس وہ ہرگز اسباب شرافت نہین رکھتا تھا اور طاقت و تاب عداوت نہین
**سوط الجبار** آپ ہی کی کتب معتبرہ مین سرتی و اتپ وغیرہ کو بیٹی بیٹا برہما
کا قرار دیا ہے معترض نے اپنی طبیعت سے یہ مضمون نہین بنایا آپکے مذہب کی اصول پر کچھ قید
اسکی نہین ہے کہ عبادت سے ہو و جو مولود متولد ہووے وہی اولاد کہلاوے بلکہ ہزارون جگہ پتا
اسکی آپکی کتب معتبرہ سے ظاہر ہے چنانچہ شانتی پرب مین لکھا ہے ... گفت کہ چیزیکہ
از قالب بر آمدہ باشد او پسر میشود **جواب** ہماری کسی کتاب معتبر مین سرسوتی برہما
کی بیٹی نہین لکھی ہے سوا عبید اللہ نومسلم کے کسی نے ایسی غلطی نہین کی ہے فی الواقع یہہ
اوسکا اتہام ہے خاصیت دین اسلام ہے کہ جو کوئی مسلمان ہوتا ہے اوسکا دروغ و افترا
ایمان ہوتا ہے بسنت وغیرہ کہ جسکو بعض نے برہما کا بیٹا کہا ہے یہی سبب اسکا لکھا ہے

سبب کہ سرسوتی برہما کی دختر کہ ہوئی اور حوا کی دختر آدم ہونے مین شک ہوئی حالانکہ نطفہ برہما سے پیدایش سرسوتی نہین ہی لہذا وہ اونکی لڑکی نہین بلکہ وہ اونکی استری ہے اور مظہر بزرگی و برتری ہی **سوط الجبار** بلکہ یہہ کہتے ہین کہ آدم کی پسلی سی کچھہ اجزاء خدا تعالی نے لیکر اوس سی حوا کو بنایا اور بجاے اوسکے گوشت بہر دیا اور ظاہر ہی کہ بلا تقطاع کسی پوست یا استخوان کسی آدمی یا جانور سے اگر اوس سی کوئی چیز بنائی جاوے تو وہ حکم اولاد ہرگز نہین رکہتی **جواب** (کہتے ہین) کا فاعل کون ہی اور برعکس قرآن و حدیث کی قائل کون ہی اپنی طرف سی بات بناتے ہو اور علما کو تہمت بہتانات لگاتے ہو نہ ایسا مصنف حدیث و قرآن نے کہا ہی نہ آپکے سوا کسی مسلمان نے براہ مخالفت حدیث و قرآن چلتی ہو اور پنڈت دیانند برپا شیطان ملتو موقف ہی آپکے دین اور ایمان پر اور اس تفسیح و بیان تو سورہ نسا و اعراف و زمر مین یہی لکہا ہی کہ حوا جسم آدم سی بر آمدہ ہوئی اور زوجیت آدم مین در آمدہ یہی محدثین کا بیان ہی چنانچہ بخاری و مسلم سے عیان ہی (استوصوا بالنساء فان المرأة خلقت من ضلع وان اعوج ما فی الضلع اعلاہ) یعنی محمد صاحب نے فرمایا کہ میری وصیت قبول کرو عورتون کے مقدمہ مین اسواسطے کہ عورت پیدا ہوئی ہی پسلی سی اور ہر پسلی مین زیادہ ترکجی اوپر کی طرف مین ہی فقط مفسرین و مورخین نے بھی اسیکی مطابق لکہا ہی جسکا خلاصہ ہمنے تفسیر عزیزی و مدارج النبوت وغیرہ سے سابق لکہا ہی آپکا امام و مولف ہدیۃ الاصنام بھی تابع تفسیر و قرآن ہی اور اوسکا بھی وہی تقریر و بیان ہی مثلاً صفحہ ۱۰ مین ہی کہ بمجرد خروج حوا دختر بودن حوا لازم نمے آید فقط مقصود آنکہ قرآن و تفسیر و تواریخ اسلام مین اور نیز ہدیۃ الاصنام مین یہی مرقوم ہوا ہی کہ حوا جسم آدم سی خارج ہوئی اور بتجدد تقدر کی خارج ہوئی یہہ کہین نہین لکہا ہی کہ خدا نے آدم کی پسلی سی کچھہ اجزا الگ کرکے اون سی حوا کو مخلوق کیا اور بجاے اوسکی گوشت ملصق کیا فقط یہہ مضمون مولوی جی نے خود اختراع کیا ہی اور مصنف قرآن و حدیث سی نزاع کیا ہی اگر کوئی آپکی

شاید اسیواسطے لکہا ہی کہ درمیان برہما اور سرسوتی کے معاملہ بیٹی اور شوہری ہوگا
اور حوا دختر آدم ہونے سے بری ہوگئی تھا کہ حاضر و ناظر جانکے اپنے سرسوتی اپنی بیٹی
بیٹی ہونے کے ساتھہ نکاح اختصاص پایا اور حوا نے قید دختریت آدم سے کیونکر خلاص
پایا جہوٹ کو پایداری نہین ہو سکتی کی دیوار کو استواری نہین اگر حوا دختر آدم ہوویں تو
عجب نہین ہی کہ مسلمانون کا اصلی مذہب یہی ہی کہ جو موجودات سے پیدا ہوئے
ہو وہی اولادون شمار ہوئے اور باقی خارج از جبلت تبار ہوئے اگر اپنے مذہب مین
یہی قاعدہ جاری کروگے تو بہت حدیثون کو نہ پاسے اعتباری دہروگے ازان جملہ
اجسام کہ پشت آدم سے خارج ہوئے تہے اور بعد میثاق پھر خارج اون تمام کو
آدم کی اولاد نہ سمجہو اور احادیث صحاح کو قابل اعتماد نہ سمجہو حالانکہ تمام محدثین مومنین
اونکو آدم کی اولاد جانتے ہین اور بعض اونکے بہت سے ہونگے ذریہ آباء ماضی ہین
جو کوئی اون اجسام کے اولاد آدم ہونے سے انکار لائیگا وہ حدیث و قرآن کو نہ
مانیگا ہم عنقریب نقل آیات و احادیث رنگ رنگ کرینگے اور عقل مولوی محمد علی [illegible]

**سوط الجبار** آپ جو یہہ لکہتے ہین کہ حوا دختر آدم کی تہی یہہ آپکی ہرزہ سرائی ہی کیونکہ
کوئی شخص اہل اسلام سے اسکا قائل نہین کہ حوا آدم کے نطفے سے پیدا ہوئی **جواب**
یہہ آپکی ہرزہ سرائی ہی تو بلا تامل آپنے بنگ کہائی ہی اگر آپ بنگ کہاتے تو ہم آپنے زبان
کلمہ ہرزہ سرائی بیدرنگ لاتے ہمکو تو جیسے مؤلف ہدیہ کی تاتہ خائی ہی کا مشہور ہی ویسے
ہی آپکی ہرزہ سرائی مین کلام نہین ہی تم دونون کی ترانہ خائی و خامہ فرسائی سنتے
سنتے لوگون کے کان بہر گئے اس ملک کے مسلمان آپکے مشفق مہربان ڈر گئے کہ کہیں
مولوی جی کو صدمہ ہوگا اور دو ملانی تمام منہ ملے خاب مین جسپر کوئی مسلمان
قائل نہین ہی کہ حوا نطفہ آدم سے پیدا ہوئی ہی اسیطرح کوئی ہندو بہی نہین کہتا ہی کہ
سرسوتی نطفہ برہما سے پیدا ہوئی ہی دونون کا ایک حال ہی اسپر قول دال ہی کیا

سر سوتی ادھا ایک انداز پر ہے دونون صاحب کا تاز ایک مجازیکہ یہہ قید ہوا کہ نہین کہ مشبہ
و مشبہ بہ کا ساری باتون مین اتحاد ہووے اور بالکل طرح استبعاد ہووے بلکہ ایک امر
مین تشبیہ ہوتی ہے اور ایک ہی وجہ تشبیہ ہوتی ہے مثلاً شاعران اسلام اپنے معشوق
سے کہتے ہین کہ تو اقلیم حسن کا بادشاہ ہے اور تیرا رخ مانند ماہ ہے اب ملا قطب الدین کو لازم
ہے کہ انوری و نظامی و سعدی و جامی پر زبان طعن دراز کرے کہ گدا و شاہ مین مناسبت
نہین ہے اور رخ و ماہ مین مشابہت نہین کہ رخ معشوق روی خاک پر ہے اور جرم ماہ مرکز افلاک پر
جرم ماہ بہت عریض و طویل ہے اور عرض و طول رخ نہایت قلیل ہے اسیطرح کے اکثر امور
درمیان رخ و ماہ حائل ہین کہ منافات باہمی کی دلایل ہین اگر علماے اسلام خطا کرین تو جاے
خندہ نہین ہے کہ ستارہ عقل انسان ہمیشہ تابندہ نہین مصنف قرآن نے خطاے صریح کی ہے کہ نور
الہی کو طاق سے تشبیہ دی ہے مثلاً سورۂ نور مین ہے (مثل نورہ کمشکوۃ فیہا مصباح)
یعنی مثال نور خدا کی مانند ایسے طاق کے ہے کہ درمیان اوسکے چراغ ہووے مختصر اب صاحب
ہدیہ کو لازم ہے کہ مصنف قرآن سے کہے کہ ثبوت مشابہت نور الہی و طاق دو یا عروس دعوی
فصاحت کو طلاق دو کہ من بعد نہ کہے کہ عبارت قرآن بے نظیر ہے لہذا تصنیف خداے قادر
و قدیر ہے ظاہر ہے کہ نور خدا و طاق مین کسی طرح تشبیہ نہین ہے اور کوئی صورت تشبیہ نہین
بلکہ تفاوت آسمان و ریسمان ہے اور عداوت کفر و ایمان جب تک کہ طاق کسی وصف
مین نور الہی سے فایق نہو گا تا ابد الاباد مشابہت کے لایق نہو گا حالانکہ کوئی شی
کسی وصف مین اوتعالی سے زیادہ نہین ہے اور کسی کام مین اس خدا سے بڑھ کر نہین لہذا
تشبیہ مذکور حماقت کی علامت ہے اور ایسے مصنف قرآن بناے ملامت ہے اس قسم کی خرافات
مین بہت تشبیہین ہین جو کہ داغ شاعری ہین کہ یہہ ہین ایک جگہ مصنف قرآن نے اعمال
کفار کو خاکستر سے تشبیہ دی ہے بحث اوسکی رسالہ ھذا مین ہو چکی ہے یہان گنجایش
تفصیل نہین ہے تکرار شیوۂ عقیل نہین قطع نظر اسکے ہم ہرگز نہین سمجھے کہ تشبیہ جو مین امر

منا شاہیں ہو اور ملک جنت نا اہل تا ابد بن گیا جس سے قصد نا اہل اصح ہی ہوا ان
کو ننگ حیا بایں کہ حوا کا نکاح آدم پر حلال تھی اور اسکو خالہ عام تھی جنکا آدم نے خود حرام
حرمت کا عزم کیا اور برعکس حیا کو شرم کیا تو اوسکو فسق و فجور میں کلام نہیں ہو اور اسکو
پردے ننگ تمام میں کر اوس فریب کے لحاظ سے سوائی کا طواف کیا اور کعبہ بیچاری کا
اعتکاف نیاب تشبیل ان ہماشی ہیں کر حوا نا آدم کی منکوحہ تھی اور نہ مملوکہ پس بغلبۂ شہوت
اوسکو پکڑنے کے لیے ہاتھ دراز کیا اور بے نماز نامحرم پر سرنیاز و ہر نالا کلام حرام کاری
ہے اور باتمام نامہنجاری بیچارا آدم وہی شخص ہو کہ جس نے عبدۂ شامت تکالی بجا لایا اور توڑ
اطاعت شیطانی کا یا دماغ بیہودہ پکایا اور شجرۂ ممنوعہ سے ثمرۂ مردودہ کھایا اپنا یا
کیا عصیان چھپاتے ہو اور یہ بہتان لگاتے ہو تمہاری برابر لایق کون ہو اور تہمت طرازی
میں تم سے فایق کون یہاں مؤلف ہدیہ نے فریب ابلیس کہا یار اور ایک تلبیس بنایا ہو
ہم اوسکی نقل داخل رسالہ عماد کرتے ہیں پس از آن خاطر صاحب ہدیہ شاد کرتے ہیں

**ہدیۃ الاصنام** اولا آدم را خالق کل موجودات و خالق حوا و بودن حوا از اوام
در عندیہ اوشان و دختر او شان ثابت کند بعد از ان الزام وارد کند و بمجرد خروج حوا
از پہلو دختر بودن حوا لازم نمی آید ار کو سرسوتی دختر برہما است کہ از تکلم برہما ظہور یافتہ بعد
بودن او اختصاص نپذیرفتہ **جواب** اب ہمکو معلوم ہوا کہ مؤلف ہدیہ طریق کلام نہیں
جانتا اور اقتضائے مقام نہیں پہچانتا صحرائے مناظرہ میں بل یا کبے لگام چلتا ہو اور مرغزار
دریا بس بحث و خام نکلتا ہر جب یا ید الزام کہتا ہو تو تمام ناکام و مقام ہنساتا ہو
مثلاً بیان مناظرہ صرف اصطلاحات میں ہو اور جو کوئی کسی کے جسم سے پیدا ہوتا ہو وہ لقب دختر
و پسر پاتا ہو یا نہیں بر تقدیر اول حوا آدم کی دختر ہوئی اوسکے پہلو سے جب ظہور گرتی بر تقدیر
آدم سرسوتی دختر برہما نہیں ہو کہ اوسکے منہ سے پیدا نہیں بلکہ دختر با ہمین لنگ سو یہ دی ہو
جیسے پہلو سے آپ آدم سے پیدا نہیں حوا کی یہاں اسی امر کی تنقیح ہو کہ برہما اور آدم کو

اپنی بیٹی سے قصد نکاح کیا تھا سے حصول مراد میں سا... گشتہ کیا جلد اول تفسیر عزیزی میں ہے
ہے کہ آدم در دل خود آرزو میکرد کہ کاش شخصی ہم جنس من پیدا شود کہ بصحبت او انسیت گیرم
حق تعالی این خواہش ایشان رحمت فرمودہ و رسید دیگر در حالت خواب فرشتگان را
فرمود تا پہلوے چپ ایشان را چاک کردند و از انجا نوخ خوش شکل برآوردند و یک لمحہ
قد و قامت او درست شد بعد از آن پہلوی چاک کردہ را وصل نمودند و درین الم و درد بحضرت
آدم محسوس نشد حضرت آدم چون از خواب بیدار شدند دیدند کہ از جنس من شخصی دیگر پہلوی
من نشستہ است پرسیدند کہ تو کیستی فرمان رسید کہ این کنیز کیاست حضرت آدم خواستند
کہ دست بوے برسانند حکم رسید کہ دست باو مرسان تا وقتیکہ مہر او را ادا نکنی انتہی جلد دوم
مدارج النبوت میں ہے کہ چون آدم را در بہشت در آوردند ایشان از جنس خود میخواست کہ با وے
انس گیرد و با خاطر وے ذکر حق بستہ گردد حق تعالی برو خوابے بگماشت در آن خواب از
استخوان ضلع یسری حوا را آفرید چون دید آدم حوا را دراز کرد دست خود را بسوئے وے
پس گفتند ملائکہ آہستہ باش اے آدم تا نکاح کنی او را و بدہی مہر او را انتہی خلاصۃ الانبیاء
صفحہ میں ہے کہ جسوقت خدا تعالی نے حوا کو بنایا خوبصورتی و نیک روئی و ملاحت و
حسن و جمال جو کچھ کہ عورتوں کے لئے زیبا ہے حق تعالی نے اسکو بخشا بعد اسکے آدم کو خواب
سے بیدار کرکے حوا کو دکھلایا آدم نے بے اختیار چاہا کہ اوسپر دست انداز ہووے تب حضرت
الہی سے آواز آئی کہ اے آدم ٹھہر اسکو مت چھو بے نکاح اسکی صحبت حرام ہے اوسوقت آدم
نے حوا سے نکاح کرنے کی خواستگاری کی پس حق تعالی نے آدم کے ساتھ حوا کا نکاح
کر دیا انتہی بیان سے واضح ہے کہ اگر خدا مانع نہوتا تو آدم علیہ السلام منع نہوتا بلکہ بجبر و دست درازی کرکے
دھر پکڑ کر نالی میں جل لگاتا اور نمک کی طرح پانی میں گل جاتا فی المحال ... ...
ہوتا زانی نہیں نوشیطان ... ہوتا آنا فانا گنج ... سے مہر ادا ... اسکو ... ... ...
ملحد گرسنہ ... ... بر جوان ... عقل باد ... کند ... ... ... ... ...

ذکر ہو کہ بدی چیز وگندی کیچڑ سے منصب عالی ہوا اور مرکز تا سیارگان اگر خدا سے محمدیہ اس بحث
کا کوئی جواب پسند کرتا تو ابلیس کا منہ بند کرتا بلکہ اسے غرض اپنی تحسین کرتا اور بطریق
سہولت اوسکی تسکین کرتا چونکہ خدا ئے محمدیہ سے اعتراض شیطان کا جواب باصواب
نہ آیا اور سوز حکمت ازلی مین علاج پیچ و تاب نہ پایا بقول شخصی دیوانہ را ہوئی بس است خدا ن
حکومت دکھلانی لگا او سخنان خصومت بنانے لگا ہ وقت ضرورت چو نماند گریز
دست بگیرد سر شمشیر تیز ہ علاوہ اسکے سجدہ آدم توحید کے برخلاف تھا بلکہ شرک صریح
و صاف تھا ابلیس نے قباحت شرک پر غور کی بنا برین مخالفت حکم فی الفور کی اہل توحید
جانتے ہیں کہ خدا ئے مسلمان نے کام بیہودہ کیا اور رواں وحدت ملایکہ چرک شرک سے
آلودہ کیا اگر ابلیس بھی سجدہ آدم مین ملائکہ کا شریک ہوتا تو روز توحید تیرہ و تاریک ہوتا
اسیواسطے فرید الدین عطار نے ابلیس کو رہبر موسی قرار دیا ہے اور اس سرگذشت مین ایک
قصیدہ طیار کیا ہے اب ہم اوسکا انتخاب کرتے ہیں اور بعض ابیات داخل کتاب نظم

روزی بود موسی کلیم اللہ ہ خاص برشد ز ایزد داور ہ شد ندا از برای او کہ برو ہ پیش ابلیس
مغبسالار ہ زین سخن ہیچ شد سر پیچید ہ جست از خانقاہ چو شرار ہ راہ سر کرد ہ ہم بحکم خدا
در رفت و پیش آن لعین ناچار ہ گفت ایزد ہ برسر ارشاد ہ برسر تو نہاد تاج مدار ہ گفت
من از وجہ ازل دارم ہ طوق لعنت بگردن اد بار ہ تو کلیم اللہی نداری ننگ ہ تو نعیم اللہی
نداری عار ہ من کجا و طریق این احکام ہ من کجا و طریق این اطوار ہ بزبان نیاز باتکرار
گفت ہ کای تو در راہ عشق پاک عیار ہ شکر و بیان تو شگفتی ہ نکتہ از براین بکار ہ در
تکلم در آمد بگشود ہ لب گوہر فشان و شکر بار ہ من نکو گفت تا چو من نشوی ہ این سخن یاد
در بخاطر دار ہ یعنی اول چو من نشوی بیاد ہ زخم اوست سینہ بیاد ہ چون نشوی ہمچون
ہنر بین از ان ہ ہر چہ آید بگو و باک مدار ہ آب با تو تمام ز الثکہ ہ تر الناصین ایسکہ
پند از خویشتن ہا نمود میانہ بین ہ شد سکندر انبیان بمعادہ الخ بیان ثابت ہوا

کہ بالکل فتور مالک ہی اور خدا نیا ربی قصور سا لک ہی بلا شبہہ عطا مہلت برعکس مسلمانی کے لئے
خضاب روسیاہی ہی اور ابلیس کے حق مین اسباب گمراہی چنانچہ جسوقت ابلیس نے مہلت پائی
خدا کو اسکی قباحت سمجہائی منتگا سورۂ حجر مین ہی قال رب بما اغویتنی لازینن لہم یعنی ابلیس نے
کہا کہ اے رب میرے بسبب اسکے کہ گمراہ کیا تو نے مجکو البتہ زینت دونگا مین واسطی انکے
فقط یہی مضمون سورۂ اعراف مین ہی اور عقل و دانش خدای محمدیہ کے اوصاف مین ہی کہ عطائے
مہلت ابلیس کے حق مین موجب سرگشتگی ہی اور مسلمانی کے لئے سبب سرگشتگی اگر ابلیس ضلالت
کیش نہوتا کوئی مسلمان بطالت اندیش نہوتا جملہ اطاعت اسلام کرتی آب کوثر و تسنیم سی
اپنا جام بہرتی کون فاسق و زناکار ہوتا اور کون شناعت اعمال سے فی النار حسیقدر کہ
مسلمانون مین روز بروز گناہ کی بیشی ہی بالکل خدای محمدیہ کی کوتاہ اندیشی ہی اگر انجام کار
پر خیال کرتا اور عطائے مہلت مین اہمال تو مدینۂ اسلام مین پریشانی بادشاہ نہوتی اور
ابلیس کے ہاتہ سے مسلمانی تباہ نہوتی اصل وہی ہی کہ خدائے محمدیہ کو عقل نہین ہی لہذا اوکی
کاروبار مین بندہ کو دخل نہین اگر وہ عاقل ہوتا تو کسواسطی فریب ابلیس سے غافل ہوتا بڑے
تعجب کی بات ہی کہ ابلیس نے تو قباحت مہلت پہچانی اور خدائے مسلمان پر سنان طعنہ
تانی خدا پر اوسکی قباحت نہ کہلی اور میزان عقل مین شناعت نہ تلی اسی طرح ایک عورت
کی درخواست قبول فرماکر جریج نامی عابد کو باتہام زنا بدنام کرایا اور بنی اسرائیل کے ہاتہ سے
اوسکا عبادتخانہ انہدام چنانچہ بخاری و مسلم مین ہی کان جریج رجلا عابدا فاتخذ صومعۃ وکان
فیہا فاتتہ الخ یعنی جریج ایک عابد تہا اوس نے عبادتخانہ بنایا اوسی مین رہتا تہا اوسکی مان
وہان آئی وہ عبادت مین مشغول تہا پس اوسکی مان نے پکارا کہ اے جریج اوسوقت اوس نے
کہا کہ یا رب میری مان پکارتی ہی اور مین عبادت مین ہون پس وہ عبادت مین متوجہ رہا
اوسکی مان پہر گئی اسیطرح جریج کی والدہ تین بار آئی اور وہ عبادت مین مشغول رہا پس اوسکی
مان نے یون دعا مانگی کہ اے خدا اسکو مت مار یہانتک کہ بدکار عورتون کا منہ دیکہہ لیوے

فرشتون کو تحقیق مین پیدا کرنیوالا ہون آدمی کو بجنے والی مٹی سے کہ بنی تھی کیچڑ گندی
سے پس جب درست کرلون مین اوسکو اور پھونک دون درمیان اوسکے روح اپنی
سے پس گر پڑو واسطے اوسکے سجدہ کرتے ہوئے پس سجدہ کیا سب فرشتون نے مگر ابلیس نے
انکار کیا اس بات سے کہ سجدہ کرنیوالون کے ہمراہ ہووے کہا اے ابلیس کیا ہوا تجکو کہ نہو سجدہ
کرنیوالون کے ساتھ ہو بولا کہ مین اس بات کے لایق نہین ہون کہ سجدہ کرون واسطے
انسان کے کہ پیدا کیا اوسکو مٹی آواز دینے والی سے کہ بنی تھی کیچڑ سڑی ہوئی سے فرمایا
پس نکل یہان سے پس تحقیق تو رانده ہوا اور تحقیق اوپر تیرے لعنت ہے دن قیامت تک کہا اے
پروردگار میرے پس مہلت دے مجکو اوسدن تک کہ زنده کئے جاوین فرمایا پس تحقیق تو مہلت
دیا گیا ہے وقت معلوم کے دن تک کہا اے رب میرے بسبب اسکے کہ گمراه کیا تونے مجکو البتہ
زینت دونگا مین واسطے اونکے دنیا مین اور البتہ مین اون سب کو گمراه کرونگا فقط
مضمون سورۂ صاد تحفۃ الاسلام مین تحریر کیا گیا لہذا یہان اوسکے ایراد سے اغماض
ناگزیر گیا کہ جناب کعبہ کن مین اختصار پسند ہے اور زبان تکرار بند ان آیات سے
ظاہر ہے کہ اگر خداے محمدیہ فریب ابلیس سے خبردار و واقف کار ہوتا تو اجابت التماس کو
بیزار و دست بردار ہوتا ایسی دعا کہ جس سے مسلمان ذلیل و خوار ہووین اور انجام کار فی النار
ہرگز قبول نکرتا اور ابلیس کو داؤ مین آکر اپنے بندون کو مخذول نکرتا جبکہ ابلیس علانیہ
نافرمانی کر چکا اور داد طغیانی دے چکا اوسکی بات ماننا سزاے خدائی نہین ہے بلکہ اقتضاے
دانائی نہین فریب شیطان کہانا برخلاف شان یزدانی ہے بلکہ منافی تاب و توان انسانی
کہ اکثر انسان بھی فریب شیطان سے امن و امان مین ہین اور بفراغ خاطر خدا کے دھیان
مین تفاسیر مین بہت ناقصات مکتوب ہین اور گذارشات یحیی و ایوب مین اگر کوئی شخص کہے
کہ خدا نے دیده و دانستہ عرض ابلیس قبول فرمائی اور اپنی راضی سے خاطر مسلمانی ملول
کرائی تو لازم آتا ہے کہ بناے عدالت برباد ہووے اور گردن مسلمانی طوق جفا و سزا سے آزاد

یہ مضمون سورہ اعراف و حجر و صاد میں ہی جو کہ کلام الہی مسلمانوں کے اعتقاد میں ہی۔

## آیات سورہ اعراف

ولقد خلقناکم ثم صورناکم ثم قلنا للملایکۃ اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس لم یکن من الساجدین قال ما منعک الا تسجد اذ امرتک قال انا خیر منہ خلقتنی من نار وخلقتہ من طین قال فاہبط منہا فما یکون لک ان تتکبر فیہا فاخرج انک من الصاغرین قال انظرنی الی یوم یبعثون قال انک من المنظرین قال فبما اغویتنی لاقعدن لہم صراطک المستقیم ثم لآتینہم من بین ایدیہم ومن خلفہم وعن ایمانہم وعن شمائلہم ولا تجد اکثرہم شاکرین
یعنی تحقیق پیدا کیا ہمنے تمکو پھر صورتیں بنائیں ہمنے تمہاری پھر کہا ہمنے واسطے فرشتوں کے سجدہ کرو آدم کو پس سجدہ کیا اونہوں نے مگر ابلیس نہوا سجدہ کرنیوالوں سے کہا کس چیز نے منع کیا تجکو کہ نہ سجدہ کیا تو نے جب حکم کیا میں نے کہا کہ میں بہتر ہوں اوس سے پیدا کیا تو نے مجکو آگ سے اور پیدا کیا اوسکو خاک سے کہا پس اتر تو یہاں سے پس نہیں لایق واسطے تیرے یہہ کہ تکبر کرے تو درمیان اوسکے پس نکل تحقیق تو ذلیلوں سے ہی کہا مہلت دے مجکو اوس دن تک کہ قبروں سے اوٹھائے جاوین کہا تحقیق تو مہلت دیگیوں سے ہی کہا پس قسم ہی اوسکی کہ گمراہ کیا تو نے مجکو البتہ بیٹھونگا میں واسطے اونکے تیری سیدھی راہ پر پھر البتہ آونگا میں پاس اونکے آگے اونکے سے اور پیچھے اونکے سے اور داہنے اونکے سے اور بائیں اونکے سے اور نہیں پاویگا تو اکثر اونکے کو شکر گذار فقط

## آیات سورہ حجر

اذ قال ربک للملایکۃ انی خالق بشرا من صلصال من حماٍ مسنون فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین فسجد الملایکۃ کلہم اجمعون الا ابلیس ابی ان یکون مع الساجدین قال یا ابلیس ما لک الا تکون مع الساجدین قال لم اکن لاسجد لبشر خلقتہ من صلصال من حماٍ مسنون قال فاخرج منہا فانک رجیم وان علیک اللعنۃ الی یوم الدین قال رب فانظرنی الی یوم یبعثون قال فانک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم قال رب بما اغویتنی لازینن لہم فی الارض ولاغوینہم اجمعین یعنی جب کہا پروردگار تیرے نے واسطے

श्च वयो वक्षसश्चक्रे मुखतो वासस्पृष्ठवा
नुदराद्राश्च पार्श्वाभ्यां च प्रजापतिः ॥१॥ पद्भ्यां
चाश्वान्समानेगान्रासमान्गवयान्मृगान् ॥२॥

غرضکہ جسم سے اخراج کرنا سبب ولدیت نہین ہے اور عبید اللہ مین بوی انسانیت نہین کہ عمر
نے سچ کہا ہے کہ جو کوئی اسلام لاتا ہے وہ بات بات پہ الزام کہاتا ہے **قولہ** کا دیونے برہما
سے بخشش چاہی کہ وہ جسکو مل مین جا گہسے اسکی عقل ماری جاوے الخ یہ قول معتبر نہین ہے اور
کسی تاریخ مین اسکی خبر نہین عبید اللہ کا اتہام ہے نو مسلم کا خیال خام ہے جو کوئی بطرف
اسلام راغب ہوتا ہے بدبخت غایت کا ذب ہوتا ہے خواہ گہر لٹاوے خواہ خویش و برادر چہوڑے جہوٹ
کے بغیر آرام نہین پاتا اور مکر و فریب کے بنا آب و طعام نہین کہاتا دیکہئے اس نو مسلم نے
بیان کس قدر غدر و غبائی کی ہے اور راہ بے انصافی لی ہے اپنا عیب ہماری طرف منسوب کیا
ہے فی الحقیقت خدائے محمدیہ کو مجوب کیا ہے کہ اوس نے ابلیس کی کہنے سے اوسکی عرض قبول
کی اور اوسکو مہلت طویل و طول دی مسلمانون کی گمراہی پر خیال نکیا اور مدینۂ اسلام
کی تباہی پہ ملال نکیا تفسیر اس کلام کی اور تقریر اس مرام کی یہ ہے کہ جسوقت خدا نے آدم
کو خاک سے پیدا کیا ملائکہ کو حکم دیا کہ آدم کے سامنے پڑین اور زمین سجدہ پر سر دہرین
فرشتون نے تعمیل حکم ربانی کی اور ابلیس نے داد نافرمانی دی خدا نے ابلیس سے پوچہا کہ تو نے
کسواسطے آدم کو سجدہ نکیا وہ بولا کہ مین آدم سے افضل ہون کہ تو نے مجہکو آگ سے پیدا کیا
اور آدم کو خاک سے پیدا ظاہر ہے کہ آگ جوہر لطیف ہے اور بہ نسبت خاک کے شریف ہے
خدا نے اس بات کا ابلیس کو کچھ جواب دیا سوائے اسکے کہ اوسکو گروہ ملائکہ سے باہر نکالا
اور اوسکی گردن مین طوق لعنت ڈالا اوسوقت ابلیس نے عرض کی کہ اے رب مجہکو قیامت تک
مہلت دے خدا نے درخواست ابلیس منظور کی اور مہلت مذکور دی پس شیطان نے کہا کہ مجہکو
تیری عزت کی سوگند ہے کہ تیرے بندون کو گمراہ کرونگا بلکہ تا روز قیامت تباہ کرونگا

اوبرہماکی وغیرہ سہو وانام ہو اوسکو بیٹی اپنیا اوسکو کا اتہام ہو بلکہ سراسر دشنام ہو بیٹی اوسکو
کہتے ہین کہ جسکی پیدایش توالد وتناسل کے طور پر اپنے نطفہ سے ہووے حالانکہ بقول اکثر
سرتی برہماکی بائین نصف بدن سے پیدا ہوئی ہو اور بقول بعضے اونکے دہن سے پیدا
ہوئی ہو اس بات کا کوئی قایل نہین ہو کہ پیدایش سرتی کی نطفہ برہما سے بطور تناسل ہوئی مگر اتنی
پر بھی عبید اللہ سرتی کو دختر برہما قرار دیگا تو حوا کے دختر آدم ہونے سے کیونکر راہ انکار
لیگا کسواسطے کہ جو کچھہ سرتی وبرہما کی شان مین ہندون کی پران مین ہو وہی حوا وآدم
کے حق مین مسلمانون کے قرآن مین ہے بلکہ قرآن مین چند جا ہے جن کا نام سورۂ اعراف
وزمر ونسا ہو آیت سورۂ اعراف خلقکم من نفس واحدۃ وجعل منہا زوجہا یعنی پیدا کیا تمکو ایک
ذات سے پہر پیدا کی اوس سے جورو اوسکی فقط یہی الفاظ سورۂ زمر مین واقع ہین
آیت سورۂ نسا خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منہا زوجہا یعنی پیدا کیا تمکو ایک ذات سے اور پیدا
کی اوس سے بی بی اوسکی فقط اب ہم عرض کرتے ہین کہ حوا کو بالضرور دختر آدم قبول کیجیے
اور اپنا اعتراض طوق گردن رسول کیجیے کیونکہ جسطرح روز ازل بصورت ذریہ پشت آدم
سے نوع انسان کا اخراج ہوا اوسی طرح ظہور حوا پہلوے آدم سے ناکاج ہوا اسی کیا
سبب کہ خیل ہو رہیہ آدم کی اولاد ہووے اور حوا قید دختریت سے آزاد ہووے چونکہ حوا
لخت جگر آدم ہو لاجرم دختر آدم ہے پس آدم نے سفاح کیا کہ اپنی دختر سے نکاح کیا
اگر جسم سے پیدا ہونا بنتیت کا مستلزم ہو ویگا تو بالیقین آدم مجرم ہویگا کہ اوس نے بڑا گناہ
کیا کہ اپنی بیٹی سے بیاہ کیا اگر جسم سے پیدا ہونا ولدیت کا سبب کامل ہو ویگا تو کرکم
چرکین بھی اولاد مین شامل ہو ویگا کہ شکم مسلمان سے باہر نکلتا ہے اور اوسکے فضلہ سے پلتا
ہے اگر کوئی ہندو بام عقل سے گر یگا اور گرو عبید اللہ کے پیچھے لیگا تو بار اوتار کو برہما
کا پسر جانیگا اور بہیڑ بکری وغیرہ کو اونکی دختر مانیگا کیونکہ بارہ اوتار نے برہما کی ناک سے
صدور کیا ہے اور بہیڑ بکری وغیرہ ذی اونکی اعضا وجوارح سے ظہور کیا ہے چنانچہ پر انتر میں کہا ہے

ہٹ دھرمی کرتے ہو قدم براہ بیشرمی دھرتے ہو مظاہر حق مین ہی کہ خدا مظہر ہدایت دعوات
ہے اور محمد صرف مظہر ہدایت ہی پس محمد خدا سے برتر ہی کہ صرف ہادی و رہبر ہے خدا مسلمانون کو
گمراہ بھی کرتا ہے اور مدینہ اسلام تباہ بھی کرتا ہے پھر مظاہر حق مین مذکور ہی کہ ابلیس بصورت
ہدایت آسکتا ہے اور خرمن توحید جلا سکتا ہی بصورت محمد نہین بن سکتا اور تار و پود رسالت
نہین تن سکتا اس مجمل کی یہی تفصیل کی گئی ہی کہ خدا پر مصطفی کو تفضیل دی گئی ہے ـ

**چہارم** انکی کئی تواریخ مین لکھا ہی کہ پہلے برہما نے سرستی اپنی بیٹی بنائی اور کامدیو
یعنی شہوت کو بنایا کامدیو نے برہما سے کچھ بخشش چاہی کہ وہ جسکے دل مین جا گھسے اوسکی عقل
ماری جاوے برہما نے اوسکو یہی بر دیا کامدیو برہما ہی کے دل مین جا گھسا برہما کی عقل
رخصت ہوئی اپنی بیٹی سے جماع کا قصد کیا سرستی بسبب شرم کے ایک طرف کو پھر گئی
اوس طرف برہما کی صورت مین ایک و منہ ظاہر ہو گیا سرستی کو اوس منہ سے گھورنے لگا سرستی
پیچھے کو ہو گئی اوس طرف بھی ایک و منہ برہما کے ظاہر ہو گیا او نظر بد کرنے لگا سرستی دوسری
طرف ہو گئی یہی حال اوس طرف ہوا چنانچہ برہما کے چار منہ اوسی وقت سے ہین جب دیوتانون
مین اس بات کے چرچے ہوئے مہادیو نے اس گناہ کے بدلے برہما کا ایک سر اوپر کا کاٹ
دیا بعضے کہتے ہین کہ اس گناہ کی شامت سے برہما کی پوجا موقوف ہوئی بعضے کہتے ہین
کہ ایک دفعہ برہما نے پاربتی مہادیو کی بی بی سے آشنائی لگائی تھی اسواسطے مہادیو نے اوسکا
سر کاٹ دیا **جواب** تقدم خلق سرستی و کامدیو کسی کتاب مین نہین ہے اور اصلا تحقیقات کتاب
مین نہین جیسا اللہ تو مسلم کی وضع باقی ہی لہذا انصاف کے منافی ہی تواریخ ہنود کو بدنام
کرنا اور مورخین مین پڑا تھا مسلم مگر کل تاریخ مین یہی مرقوم ہی کہ اول برہما سے دیوتا آدمی ہیت
مخلوق کی پیدایش ہوئی بعد ازان سرستی اور کامدیو کی نمایش ہوئی منو سمرتی کے پہلے ادھیائے
مین بھی یہی ہی اگر اس امر کی تحقیق تفسیر ان ہی پر محصور ہی تو وہ کتنی دور ہی اوسکو تیسرے
[illegible] دلی منکہ [illegible] خلق بنی وہ دلی مسطور ہی سرستی برہما کی زوجہ کا نام ہی جو کہ ماں [illegible]

اونکو خدا خیال کرتا ہو وہ اپنے تئین رسول سے حق و مآل کرتا ہو اہل تثلیث کی بات کا اعتماد نہین ہو کہ اونکے سر مین سر سو عقل و دانہ نہین جو کچھ عقیدہ اہل تثلیث ہو وہ بدتر از دیگر قرآن و حدیث سے سراسر گذاف ہو اور ویدا قدس کے خلاف چنانچہ منڈک اُپنشد مین ہو

**यदा पश्यः पश्यते रुक्मवर्णं कर्तारमीशं पुरुषं ब्रह्मयोनिं तदा विद्वान् पुण्यपापे विधूय निरंजनः परमं साम्यमुपैति ॥**

یعنی جب عارف کامل خالق کو کہ نور مجسم و مالک و محیط و برہما کا پیدا کرنیوالا ہو بدیدہ دل دیکھتا ہو تب اعمال نیک و بد کی جزا و سزا سے رہائی پاکر اور لوث حوادث سے قدم اوٹھاکر نجات ابدی و سعادت کلی حاصل کرتا ہے انتہی شوتیا شوتر اوپنشد مین ہے۔

**यो ब्रह्माणं विदधाति पूर्वं यो वै वेदांश्च प्रहिणोति तस्मै तं ह देवमात्मबुद्धिप्रकाशं मुमुक्षुर्वै शरणमहं प्रपद्ये ॥**

یعنی جو پرماتما آغاز پیدائش مین برہما کو پیدا کرتا ہو اور جو پرماتما اونکے دل مین وید کو ڈالتا ہے اوسی علم روح ظاہر کرنیوالے پرماتما کی مین طالب نجات پناہ لیتا ہون فقط یہان سے ظاہر ہو کہ برہما پیدا کردہ اور پروردہ پرماتما ہین اس نو مسلم نے اپنے حماقت کو مساس کیا ہو اور اپنے عقیدہ پر دین ہنود کو قیاس کیا ہو کیونکہ مسلمان محمد کو پیغمبر کہا جاتا ہین بلکہ برتر خدا مانتے ہین کہ ہر چند کوئی توحید خدا پر ایمان لائے اور اوسکو زمین و آسمان کا خالق بتائے مگر اوسکے لئے صورت امن و امان نہو گی جب تک کہ تصدیق محمد و میان نہو کی تصدیق محمد پر مدار نجات ہو برتر از ذات خدا محمد کی ذات ہو اگر توحید خدا پر ایمان کا مدار سمجھتے تو ہر صاحب توحید کو رستگار سمجھتے قید مسلمانی نہ لگاتے سخن نادانی نہ بناتے چونکہ ذات محمد کو برتر از ذات باری مانتے ہین تو قصد اپنے ستان دین ہنود دیکھو کو نا ہی جانتے ہین جو کوئی

اوّل حمد خداوند کرتے ہین بعد باب دوم قلمبند کرتے ہین ۔ بنام آنکہ نام
او ہزار است ۔ قدیر و قادر و پروردگار است ۔ مولف تحفۃ الہند نے بعد کید دوم کو
کئی ورق تک جھوٹی باتین لکھی ہین اور روضۃ الاحباب و مدارج النبوت وغیرہ تواریخ
سے محمد و صحابہ کی کراماتین لکھی ہین ہم اسکے رد مین تضیع اوقات نہین کرتے اور درج
کرتے نہین کیونکہ اونکی تکذیب مین خود مولف سوط الجبار مشغول ہے اور اوسکی کتابین
بار بار چھپکر منقول ہے کہ روضۃ الاحباب و مدارج النبوت وغیرہ کا اعتبار نہین
ہے اور محدث جمال الدین و شیخ عبدالحق حقیقت وحنیہ سے خبردار نہین افسوس
ہے مولوی جی کے حال پر کہ اپنے مذہب کی اصول و فروع نہین جانتے اور کسی
کتاب مذہبیہ کا ختم و شروع نہین پہچانتے باوجود اس ہیچمدانی کے محققین دین سے
مکابرہ کرتے ہین اور ہم سے قصد مناظرہ باعث اس جہل مرکب کا زعم تحصیلداری
ہے اور عہدہ و منصب سرکاری اگر مولوی جی جاہل نہوتے تو علماے اہل سنت کی
بیدینی کے قائل نہوتے ہمارے لئے جاے شکرگذاری ہے کہ زبان مخالف
پر کلمہ حق جاری ہوا یقین ہے کہ بہت جلد تکذیب حدیث و قرآن کرینگے اور تقلید دین
و ایمان اب ہم رد باقی مکائد کرتے ہین اور اعتراضات تحفۃ الہند اوسی پر عاید —
**کید سوم** پیشوا ہندون کے دین کا یہ حال ہے کہ اوسکو رسول خدا بلکہ خدا
جانتے ہین **جواب** یہی اصل اصول ہے کہ ہر ایک پیغمبر رسول ہر جگہ کوئی